

عراق سیریز

رید پلٹنٹ
مکمل ناول

منظہر کلیم ایم مک

یوسف برادرز
پاک گیٹ
مستانے

عظیم مدق صاحب! عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی آپ حیات
پنی رکھنے اس لئے کہ وہ اپنی ذات یا اپنے مفاد کے لئے نہیں لڑتے۔ وہ تو
ملک و قوم کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں ہتھیلیوں پر اٹھاتے پھرتے ہیں اور ایسے
لوگ اگر دنیاوی لحاظ سے مر بھی جائیں تب بھی زندہ رہتے ہیں۔ ویسے جو بھی
سچے جذبوں کی خاطر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا جانتا ہو، موت بھی اس
سے حتی الامکان دور ہی بھاگتی ہے۔

لاہور ٹاؤن شپ سے محترمہ فرزانہ انجم صاحبہ لکھتی ہیں۔ آپ کے ناولوں
کی باقاعدہ قاری ہوں۔ آپ کے خوبصورت لفظوں اور کاٹ دار جملوں کی وجہ
سے آپ کی ذہانت کی بے حد معترف ہوں۔ اب تو آپ کے ناول جاسوسی ادب
میں ایک معیار کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے
قلم میں شوقی سپنس اور روانی اسی طرح برقرار رکھے۔

محترمہ فرزانہ انجم صاحبہ! آپ کے ان تعریفی جملوں کا میں بے حد شکور ہوں
قارئین کی پسندیدگی کسی بھی لکھنے والے کے لئے بچہ حوصلہ افزائی کا موجب بنتی
ہے۔ میں نے آپ کا یہ خط اس لئے شامل نہیں کیا کہ آپ نے میری تحریر کی تعریف
کی ہے بلکہ صرف اس لئے شامل کیا ہے کہ جب سے چند باتوں میں قارئین کے
خطوط کا سلسلہ شروع کیا ہے تمام قارئین کو یہ مسلسل شکایت رہتی ہے کہ وہ انتہائی
خلوص سے ناولوں کی پسندیدگی کے بارے میں لکھتے ہیں لیکن ان فقرات کو
شامل نہیں کیا جاتا اور صرف وہ اقتباس شامل کیا جاتا ہے جو تنقید پر مبنی ہوتا ہے
جب کہ ان کا اصرار ہوتا ہے کہ ان کے خلوص پر مبنی تعریفی کلمات کو بھی خطوط
میں ضرور جگہ دی جائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے کہ قارئین کی طرف
سے لکھے ہوئے تقریباً ہر خط میں تعریف کے کلمات تنقید کی نسبت کہیں زیادہ

تعداد میں ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک تنقید کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی
تعریف کی۔ کیونکہ تنقید میری رہنمائی کرتی ہے اور تعریف میری حوصلہ افزائی
آپ کے خط میں چونکہ تنقید کا کوئی فقرہ شامل نہ تھا اس لئے مجبوراً آپ کے
تعریفی کلمات ہی شامل کر دیئے ہیں۔ اُمید ہے آپ آئندہ خطوط میں حوصلہ
افزائی کے ساتھ ساتھ رہنمائی کا فریضہ بھی ضرور انجام دیں گی۔

کوہٹ جنگل خیل سے عامر۔ بشیر۔ وقار صاحبان لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول
پڑھ کر ہمارے جسم میں خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے اور ہمارا دل چاہتا ہے
کہ ہم بھی اپنے ملک و قوم کی خدمت کریں اور عمران جیسا نام پیدا کریں۔

عامر۔ بشیر۔ وقار صاحبان! ملک و قوم کی خدمت تو ہمارا فرض ہے خدمت
کا بظاہر چھوٹا سا کام بھی عظمت کی دلیل ہوتا ہے اور عزت دینا تو اللہ تعالیٰ کا
کام ہے آپ ملک و قوم کی خدمت کریں گے تو عمران جیسا نام اور عزت خود بخود
آپ کو مل جائے گی۔ بسم اللہ کیجیے۔

اللہ آباد ضلع رحیم یار خاں سے محمد ذوالفقار ہاشمی لکھتے ہیں۔ آپ کا ہر
ناول اپنی مثال آپ ہوتا ہے۔ ہماری ایک خواہش ہے کہ کسی ناول میں عمران
کا مقابلہ نجما تنظیم سے کرادیں تاکہ انہیں بھی پتہ چلے کہ فائٹ دراصل کہتے
کسے ہیں۔

محمد ذوالفقار ہاشمی صاحب! ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ نجما تنظیم
نے جب بھی پاکشیا میں آکر کسی جرم کے بارے میں سوچا، آپ کی خواہش
ضرور پوری ہو جائے گی البتہ مقابلے کا انجام کیا ہوتا ہے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے
محض صادق آباد سے گلزار احمد تبسم لکھتے ہیں۔ سلیمان رقم ہتھیانے
میں بہت مشاق ہو چکا ہے جس ناول میں بھی اس کا کردار ہوتا ہے تو شاید

حضرت قیام کریم نے عمران یا سو پر فیاض سے رقم نہ ہتھیائی
وہیں سے جو چندہ ہزار سے کم بات کرے۔ آپ یہ تو لکھیں کہ اب تک
میں کتنی بیس کتنا ہو چکا ہے۔

عمرز احمد تبسم صاحب اکیٹلی بیچاری میں کیا بلینس آئے گا اور سلیمان
کی، صولی کی جو رفتار ہے اس کے لئے تو آپ کو دیگر بلینس کا لفظ استعمال
کرنا چاہیئے تھا میرے خیال میں اب بلینس کے اعداد و شمار پوچھنے کی تو ضرورت
باقی نہیں رہی ہوگی۔ عقلمندانہ اشارہ کافی است۔

گو جرنالہ ت عمران علی کہتے ہیں آپ مجرموں کے جو حربے ناولوں میں
کہتے ہیں اگر واقعی مجرموں نے ان حربوں کو اختیار کر لیا تو پھر ان کا توڑ کون کریگا
عمران علی صاحب آپ نے وہ مثال نہیں سنی کہ ہر فرعون نے راموسی۔

میرے خیال میں آپ کے خط کے جواب کے لئے یہی مثال ہی کافی ہے یہ
قدرت کا قانون ہے جو اعلیٰ ہوتا ہے۔ علی عمران نہ سہی عمران علی ہی۔

رد اپنڈی سے نصیر حسین صاحب نے اپنے خط میں اپنی ذاتی مشکلات
کے بارے میں لکھا ہے اور مشورہ مانگا ہے۔

نصیر حسین صاحب! مشکلات اور مسائل تو زندگی کے ساتھ ساتھ رہتے
ہیں لیکن ان کا مقابلہ ہمت اور حوصلے سے کیا جائے تو کوئی ایسی مشکل یا مسئلہ
نہیں ہے جو حل نہ ہو سکے۔ آپ عمران کے ناول پڑھتے ہیں آپ نے خود بھی
محسوس کیا ہوگا کہ عمران ہمیشہ چیلنج قبول کرتا ہے اور اپنی پوری ہمت، حوصلے
اور ذہانت سے کام لے کر ہمیشہ سرخرو رہتا ہے۔ آپ بھی ہمت نہ ہاریئے۔
انشاء اللہ ایک روز کامیابی آپ کے بھی قدم ضرور چومے گی۔

والسلام۔ منظر کلیم ایم۔ اے

عمران نے کار ایک کمرشل پلازہ کی عظیم شان بٹھانک
کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور پھر
نیچے اتر کر وہ بڑے خوشگوار موڈ میں چلتا ہوا عمارت کے مین گیٹ
کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے جسم پر بڑے عرصے بعد اس کا
مخصوص ٹیکنی کمر لباس نظر آ رہا تھا۔ اور چہرے پر حاکموں کا آبشار آج کچھ
زیادہ ہی زور شور سے بہہ رہا تھا۔ ٹیکنی کمر لباس کے ساتھ اس کے سر
پر تنکوں کا بنا ہوا ایک بڑا سا ہیٹ بھی موجود تھا جس میں سامنے کے
رخ مور کا ایک پر لگا ہوا تھا۔ عمارت کا مین گیٹ کہ اس کو سٹے ہی
وہ سائینڈ میں موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا جس پر صرف انتظامیہ کے
لئے کے الفاظ نمایاں طور پر لکھے نظر آ رہے تھے۔ لفٹ کے
سامنے ایک باوردی نوجوان کھڑا تھا جو حیرت سے عمران کو اپنی طرف
آتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ لفٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے عمران

ہاتھ مار دوں تو آپ کی یہ ساری زبان درازی دھری کی دھری رہ جائے گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ دوسری طرف کا رخ کیجئے۔ ادھر ہر سیڑھیاں ہیں۔" نوجوان نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اچھلے۔ تو آپ ہاتھ بھی مارتے رہتے ہیں۔ ادھر پھر تو مجھے اپنی جیب پاکٹ سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ مشورے کا شکریہ۔“

عمران نے جلدی سے کوٹ کی سائینڈ جیب پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر لعنت کی طرف بڑھنے لگا۔

”عم جاتے ہو یا نہیں احمق آدمی۔ خواہ مخواہ گلے پڑتے جا رہے
ہو۔“ — نوجوان اب بڑی طرح کھٹ پٹا۔

”کیا بات ہے۔ ارشد کیوں الجھ رہے ہو۔۔۔ اچانک ایک طرف سے ایک بلے توڑ گئے آدمی نے قریب آتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر قیمتی کپڑے کا ٹھری پس سوٹ تھا۔ اور وہ اپنے چہرے مہرے سے کوئی بننس مین لگ رہا تھا۔“

”اؤہ جناب میٹھر صاحب۔۔۔۔۔ یہ صاحب خواہ مخواہ میرے
گلے پٹہ رہے ہیں۔ میں نے انہیں کہا بھی ہے کہ ادھر سٹیڑھیوں کی
طرف جائیں لیکن.....“ ارشد نے بوکھلا کر آنے
والے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے
آتے والا اس کا کوئی بہت بڑا افسر ہو۔

”کیوں صاحب۔۔۔ کیا ارشد نے آپ کو بتایا نہیں کہ یہ لفٹ صرف انتظامیہ کے لئے ہے۔“ منیجر نے اس بار قہقہے

’یہ طرح خوشنہد فتان میں انگشت دھن میں سیٹی بجاتا ہوا اس کھلے
عدو نے کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے ایک سرسری سی نظر اس
جعدی نوجوان پر ڈالی ضرور لیکن اُسے اس طرح نظر انداز کر دیا جیسے
اس کا وجود ہی نہ ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لفٹ میں داخل ہوتا۔
نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹاکہ کے اشارے سے
اُسے رکنے کے لئے کہا۔

”یہ لفظ صرف انتظامیہ کے لئے ہے۔ پیسک کے لئے
سیٹرھیاں ہیں۔“ نوجوان نے قدرے سخت اور ناگوار لہجے
میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اچھا۔۔۔ واہ۔۔۔ بہت خوب۔ تو تم یہاں صرف یہ اطلاع دینے کے لئے کھڑے ہو۔ خواہ مخواہ اپنی ٹانگیں تھکا رہے ہو۔ یہ بات تو بڑے واضح طور پر لکھی ہوئی صاف نظر آ رہی ہے۔“۔۔۔ عمران نے چونک کر بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر بے پرواقتوں کا جلوہ اُسی طرح موجود تھا۔

”اگر آپ پڑھے لکھے ہیں تو کچھ لفٹ میں کیوں جا رہے ہیں؟“
نوجوان۔ شاید عمران کے جواب پر جھٹکا گیا تھا۔

”کیوں — کیا پڑھے لکھے افراد لفٹ میں نہیں جا سکتے۔
یعنی کہ یہاں کی انتظامیہ ان پڑھ ہے۔ واہ — بہت خوب اور
تم شاید انہی ان پڑھ اور جاہلوں کے نمائندے ہو۔ ماسٹر افٹر“
عمران نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔
”دیکھئے صاحب — میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔ ورنہ ایک

ہو گیا۔

”آپ پلیر یہاں سے چلے جاتیں۔“ ارشد نے نرم سہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ شاید منیجر کے سامنے عمران کی اس طرح سے اس کی حمایت کا نتیجہ تھا۔

”واہ۔۔۔ یہ بات ہوئی ناں۔ تمہیں تو کچھ زیادہ ہی انگریزی آتی ہے۔ تم تو جنرل منیجر بن سکتے ہو۔ ویسے یہ صاحب جو اوپر گئے ہیں کس شعبے میں منیجر ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ لفٹ اس منیجر کو لے کر اوپر جا چکی تھی۔

”یہ ایڈمن منیجر نشاط صاحب ہیں۔ بڑے سخت مزاج آدمی ہیں۔“ ارشد نے جواب دیا۔

”ارے۔۔۔ تو یہ ہیں منیجر نشاط۔ اوہ اوہ۔ غضب خدا کا۔ میں تو انہی سے ملنے اوپر جا رہا تھا ورنہ مجھے کسی کتے نے کاٹا تھا کہ خواہ مخواہ اس بھول بھلیاں ٹائپ عمارت میں آ پھنستا۔“ عمران نے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ انہیں نہیں جانتے تھے۔ اور ان سے ملنے آئے ہیں۔“ نوجوان اور زیادہ حیران ہو کر بولا۔

”اوہ۔ بے چارہ منیجر نشاط۔ بے چارے نے اپنی سی نوکری پر خود ہی لات مار دی۔ اب بولو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب کسی کی قسمت ہی خراب ہو تو یہ ویسے سہ ہمارے بھی اس خرابی کو نہیں سدھار سکتا۔ مجبوری ہے۔ اچھا خدا حافظ۔“ عمران نے بڑے سے لہجے میں کہا۔ اور واپس مڑنے لگا۔

خشمگین نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس کے بتانے سے پہلے میں نے لفٹ پر کھڑے ہوئے الفاظ پڑھ لئے تھے۔ ویسے اس نے بتایا بھی تھا۔“ عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ منیجر کے سامنے ارشد کی حمایت کر رہا ہو۔ اور ارشد اس کے اس انداز پر قدرے حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

”تو پھر آپ جانتے۔ ادھر سیڑھیاں ہیں۔“ منیجر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”یہ بھی ارشد مجھے بتا چکا ہے۔ بڑا ہونہار قسم کا ملازم ہے۔ ارشد اسے ضرور ترقی دے گا۔ انشا اللہ۔“ عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

”شٹ اپ۔۔۔ آپ حد سے بڑھے جا رہے ہیں۔“ منیجر شاید اس بات سے چوہ گیا تھا کہ عمران نے لفٹ بوائے کی منیجر بننے کی پیشین گوئی کر دی تھی اور ظاہر ہے وہ صاحب خود منیجر تھے۔ اس لئے ان کا چہرہ بھی برحق تھا۔

”اگر منیجر بننے کے لئے صرف اتنی انگریزی جانتا ضروری ہے تو اتنی انگریزی تو ارشد کو بھی آتی ہو گی۔ کیوں ارشد۔“ عمران نے ارشد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”انہیں دھکے دے کہ پلازہ سے باہر نکال دو۔ بچانے کہا۔“ منیجر نے بڑی طرح جھجھکتے ہوئے آجائے ہیں احمق۔ پاگل۔“

”منیجر نے بڑھ کر لفٹ میں سوار ہوئے انداز میں کہا۔ اور خود تیزی سے

LEVEL-ATV

کہیں ٹھنڈی جگہ پر بٹھاؤ کچھ خاطر خدمت کرو۔ اور سنو اگر تمہاری قسمت میں کچھ بھی نہ ہو گا تب بھی ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہم اس میں اپنے علم سے توہم و اضافہ بھی کر سکتے ہیں صرف ہمارے خوش ہونے کی بات ہے۔" — عمران نے منہ بنا تے ہوئے جواب دیا۔

"ادہ ادہ پروفیسر صاحب۔ ابھی ابھی ایک بڑے افسر نے آنا ہے۔ میں اس کے استقبال کے لئے کھڑا ہوں۔ اگر وہ آگیا اور میں یہاں موجود نہ ہوں تو میری نوکری چلی جائے گی۔ آپ پلیز چند منٹ انتظار کر لیجئے۔ بس وہ آنے ہی والے ہوں گے۔" ارشد نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"سنو ارشد۔ تم اچھے آدمی لگ رہے ہو۔ میں تمہاری قسمت ضرور سدھار دوں گا۔ تم ایسا کرو کہ کل شام کو چار بجے البرٹ ہاؤسز میں آجاؤ وہاں سے کسی سے پروفیسر سدھار سے پوچھ لینا وہ تمہیں میرے پاس پہنچا دیں گے۔ لیکن اس وقت میں انتظار نہیں کر سکتا۔ اور ہاں وہ تمہارا منیجر نشاط تو بھگتے اپنی قسمت کو۔ لیکن تیسری منزل پر ایک دفتر ہے۔ شوقی انٹرپرائزر۔ میں نے وہاں جانا ہے لیکن میں جاؤں گا لفٹ پر۔" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ادہ۔" ضرور جناب پروفیسر صاحب۔ آئیے۔ میں آپ کو تیسری منزل پر چھوڑ آتا ہوں۔" ارشد نے جلدی سے کہا۔ "لیکن وہ انتظامیہ۔" — عمران نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "لعنت بھیجئے انتظامیہ پر۔ آپ آئیے جلدی کیجئے۔" ارشد

"ادے ادے۔ ایک منٹ ایک منٹ۔ آپ نے اپنا تعارف تو کر لیا ہی نہیں۔ مجھے تو آپ کوئی عظیم شخصیت لگ رہے ہیں۔" ارشد نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"عظیم شخصیت۔" — ارشد نے عظیم ترین کہو پروفیسر سدھار کے علم کی ایک دنیا قائل ہے۔ کل سی وزیراعظم میرے پاس آئے اور انہوں نے بڑے ادب سے کہا کہ پروفیسر سدھار خدا کے لئے زائچہ بنا کر بتائیے کہ ملک کس طرح سدھر سکتا ہے۔ بہت خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ پروفیسر سدھار کے پاس آتے ہیں اس لئے زائچہ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ بغیر زائچے کے میں بتا سکتا ہوں کہ اس ملک کی قسمت صرف اس صورت میں سدھر سکتی ہے کہ آپ ہمیشہ کے لئے وزیراعظم رہیں۔ بس وہ خوش ہو گئے اور انہوں نے تسلیم کیا کہ ملک سدھارنے کے لئے اس سے اچھی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ادہ ادہ۔ آپ بخوبی ہیں۔ ادہ پلیز مجھے بتائیے کہ میں مستقبل میں کیا بنوں گا۔" ارشد نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ رگڑتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے شکلی سے تو شریف آدمی لگتے ہو۔ اور تمہاری قسمت تمہاری پیشانی پر لکھی ہوئی صاف پڑھ رہا ہوں۔ ایک ایک حرف واضح ہے۔ لیکن مسٹر ارشد یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے کہ تم پروفیسر سدھار کو رستے میں پکڑ کر کھڑے ہو جاؤ اور اس سے قسمت کا حال پوچھ لو۔

"جج۔ جج۔ جی۔ کیا مطلب؟"۔ دربان نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
 ”جی اور صاحب علیحدہ علیحدہ جنس کے الفاظ ہیں۔ جی مؤنث اور
 صاحب مذکر۔ اس کا مطلب ہے تم مجھے دونوں جنسوں کا مجموعہ سمجھو
 رہے ہو۔ یعنی کہ تیسری صنف“ — عمران کا ہجہ فقرے کے ساتھ

نہیں کہ کم از کم ضمانت کا تو بند و بست کر ہی لیتے۔ ادوہ بے چارے
شوق آم پوری رنجائے کس شوق میں اندر چلے گئے ہیں پچ پچ
عمران نے اندر جانے کی بجائے وہیں کھڑے ہو کر اظہارِ افسوس
کرنا شروع کر دیا۔

”صاحب۔۔۔ کیوں دروازہ کھول رہے۔ کون ہے باہر۔۔۔ اندر
سے ایک مترخم نسوانی آواز سنائی دی
”جی ایک صاحب جنرل منوہ۔“

صاحب نے آپ تشریف رکھتے۔ میں صاحب سے بات کرتی ہوں کیا نام ہے
آپ کا۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے اُسے زبردستی ایک
صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

”مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا نام۔۔۔“ عمران نے اس طرح بوکھلا
کہ پوچھا جیسے لڑکی نے اس کا نام نہ پوچھا ہو بلکہ کسی تھانیدار نے کسی
جرم میں اس کا چالان کرنے کے لئے نام پوچھا ہو۔

”جی ہاں۔۔۔ آپ کا نام صاحب کو کیا بتلاؤں۔“ لڑکی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خاصی زندہ دل اور بے باک لڑکی تھی۔
اس لئے وہ پوری طرح لطف اندوز ہو رہی تھی۔

”صاحب کو تو آپ جو مرضی آئے بتا دیجئے۔ لیکن آپ کو اپنے
لئے میرا نام پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ صدیوں سے ہم جیسے ستم زدہ
لوگوں کا ایک ہی نام چلا آتا ہے۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا مطلب ہے
ع والا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”ع والا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ ع سے عینک، عقل، عورت، عروج

فوراً ہی سنجیدہ ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
”مطلب یہ کہ تمہیں ہنسا دیکھ کر لوگ ڈر کر بھاگ جایا کرتے ہوں
گے۔ اور یہی تمہارا اصل کام ہے کہ آنے والوں کو باہر سے بھگا
دیا کرو۔ جیسے تم مجھے و انت نکال کر ڈرا رہے ہو۔ لیکن میں بھاگنے
والوں میں سے نہیں ہوں۔“ عمران نے منہ بنا تے ہوئے
کہا۔

”ادوہ ادوہ۔۔۔ آپ نے کس سے ملنا ہے۔“ دربان
نے چونک کر پوچھا۔

”میں نے ملنا ہے۔ یعنی کہ تمہارا مطلب ہے کہ میں یہاں کس
سے ملنے آیا ہوں۔ اب کیا کہوں۔ اس شوق انٹریپرائز والوں کو
سارے شہر میں ایک نم ہی عقلمند ملے تھے۔ ارے بھائی دانشور
صاحب۔ میں نے کسی سے نہیں ملنا۔ شوق انٹریپرائز کے جنرل
مینجر جناب شوق آم پوری نے مجھ سے ملنا ہے۔“ عمران نے
جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ادوہ۔ مطلب تو ایک ہی ہوا۔ تو آپ نے جنرل مینجر صاحب سے
ملنا ہے۔ آئیے اس دروازے کی طرف۔“ دربان نے کہا۔
اور عمران تیزی سے سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر
جنرل مینجر کے نیچے شوق سہارن پوری کے الفاظ کھٹے ہوئے تھے
”تشریف لے جائیے۔ صاحب اندر ہیں۔“ دربان نے

دروازہ کھول کر بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔
”اچھا۔۔۔ کب سے اندر ہیں۔ کمال ہے۔ اس نے بتایا ہی

عشق۔ اوہ اوہ۔ اب میں سمجھ گئی آپ کا مطلب عاشق سے ہے۔
لڑکی بات کرتے کرتے ایک لمحے کے لئے رکی اور پھر اس نے
کھلکھلا کر ہنستے ہوئے عاشق کا لفظ کہہ دیا۔

”واہ۔۔۔ اسے کہتے ہیں درجہ بدرجہ ترقی۔ نینک لگانے سے
آپ کو عقل نظر آگئی۔ اور عقل جب آپ نے ایک طرف رکھ دی تو ظاہر
ہے پھر عورت کا ہی خیال آتا تھا۔ کیونکہ صرف ایک ہی چیز ہے جس
میں عقل نہیں ہوتی بلکہ عورت کے پاس جذبات ہوتے ہیں جو ہمیشہ
عروج پر رہتے ہیں اور عروج سے لامحالہ عشق کا خیال آنا چاہیے۔
کیونکہ جب جذبات عروج پر ہوں تو معاملہ عشق پر ہی ختم ہوتا ہے۔ اور عشق
کے بعد میں نظر آگیا۔ اس طرح آپ نام بوجھ ہی گئیں۔ واہ واقعی بات کا
لطف آگیا۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس طرح کہا۔
جیسے بے حد لطف لے رہا ہو۔ اور لڑکی اس بار دل کی گہرائیوں سے
کھل کر ہنسی اور پھر اس نے انٹرکام کا ایک بٹن دبا دیا۔
”یس۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری اور کمرخت
آواز سنائی دی۔

”ایک صاحب ملنے کے لئے آئے ہیں۔ عاشق نام ہے ان
کا۔“ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
”عاشق۔۔۔ یہ کون صاحب ہیں۔ اچھا۔ اب آہی گئے ہیں تو بھیج
دو۔“ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا
گیا اور لڑکی نے مسکراتے ہوئے یس سر کہا اور انٹرکام کا بٹن
پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

”تشریف لے جائیے عاشق صاحب۔“ لڑکی نے مسکراتے
ہوئے اندرونی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
”گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ کہاں سے ملتی ہے۔ کتنے کی ملتی ہے۔
مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں تو غریب عاشق ہوں۔“ عمران نے بوکھلائے
ہوئے انداز میں کہا۔

”کیا ملتی ہے۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔“ لڑکی اس کا
مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔ اس لئے حیرت سے بولی۔
”تت۔۔۔ تت۔۔۔ تشریف۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے تشریف
لے جائیے۔ اب کہیں سے خریدوں گا تو لے جاؤں گا۔ فی الحال تو
خالی ہاتھ ہوں۔“ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور
لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنسی پڑی۔
”آپ ایسے ہی خالی ہاتھ چلے جائیے۔ تشریف بعد میں آجائے
گی۔“ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”بعد میں آجائے گی۔ ادہ۔ اچھا اچھا۔ لیکن جیسے ہی اپنے
پاس نہ رکھ لینا۔ بھجوا دینا۔ خالی ہاتھ جاتے ہوئے کچھ اچھا نہیں لگتا
شوق آم پوری کے پاس۔“ عمران نے اٹھ کر اندرونی دروازے
کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”آم پوری۔ کیا مطلب۔ صاحب کا نام تو سہارن پوری ہے۔“
لڑکی نے ایک بار پھر آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔
”ایک ہی بات ہے۔ ایک ہی بات ہے۔ سہارن پور کے آم
مشہور ہیں اس لئے سہارن پور کہہ دو یا آم پور کہہ دو کوئی فرق نہیں

”اب تک کتنے کیڑے مارے ہیں آپ نے۔“ — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کتنے کیڑے مارے ہیں — کیا مطلب؟“ — شوق صاحب چونک پڑے۔

”آخر گنتی تو آتی ہوگی آپ کو۔ اور آپ نے یقیناً حساب بھی رکھا ہوگا۔ کہ اب تک اتنے کیڑے مر چکے ہیں اتنے باقی ہیں“ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں کیڑے نہیں مارتا۔ کیڑے مارا ادویات در آمد کرتا ہوں“ — شوق نے جھلا کر کہا۔

”ایک ہی بات ہے۔ کیڑے تو بہر حال مرتے ہیں اور مرنے بھی چاہتے ہیں۔ لیکن ایک بات تو بتائیے کہ اتنے عرصے سے کیڑے مر بھی رہے ہیں۔ لیکن ہر سینر میں پہلے سے زیادہ تعداد میں آ بھی جاتے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کیڑے مارا ادویات کے ساتھ ساتھ آپ کیڑے بھی در آمد کرتے رہتے ہوں“ — عمران نے پوچھا۔

”کیڑے در آمد کرتا ہوں۔ یعنی کہ آپ کا مطلب ہے کہ میں کیڑے بھی منگواتا ہوں۔ کیا آپ پاگل ہیں یا مجھے آپ پاگل سمجھتے ہیں“ — شوق نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس میں اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ادویات کے باوجود اگر کیڑے ہر بار نمودار ہو جاتے ہیں تو اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ادویات ناکارہ ہیں یا پھر کیڑے بھی ادویات

آگیا ہے۔ شوق انٹریپرائزر جیسی بین الاقوامی فرم کے جنرل مینیجر اور خیرات مانگ رہے ہیں۔ کمال ہے صاحب اسے کہتے ہیں معاشی تنگی۔“ — عمران نے بڑے افسوس بھرے انداز میں ہلاتے ہوئے کہا۔

”آخر مجھ سے کیا قصور؟“ — اس نے عمران صاحب یہی قصور۔ اسے کہ رات آپ سے پارٹی میں ملاقات ہو گئی ہے اور سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے۔ اس نے آپ کا تعارف کر دیا ہے۔ اگر یہی میرا قصور ہے تو جناب میں دست بستہ معافی مانگتا ہوں۔ میرا قصور معاف کر دیجئے اور تشریف لے جائیے۔“ — شوق نے انتہائی زچ ہونے کے انداز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بھی جوڑ لئے۔

”معاف کیا بالکل معاف کر دیا۔ اور اب آپ بے قصور ہیں اور فرمائیے۔ مجھ جیسا سخی آپ کو کہاں ملے گا۔ ورنہ تو ظاہر ہے بغیر ثبوت لئے کوئی کسی کا قصور معاف نہیں کرتا۔ ویسے شوق صاحب آپ کا دوبارہ کس چیز کا کرتے ہیں؟“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے رات بھی آپ کو بتایا تھا کہ میں پیسٹی سائیڈ کا کاروبار کرتا ہوں۔ اگر آپ یہ لفظ نہ سمجھتے ہوں تو وضاحت کر دوں۔ پیسٹی سائیڈ کہتے ہیں کیڑے مارا ادویات کو زرعی فصلوں کو جو کیڑے نقصان پہنچاتے ہیں میں انہیں مارنے کے لئے ادویات در آمد کرتا ہوں۔ اب آپ کو سمجھ آگئی ہوگی ساری بات۔ اب آپ تشریف لے جائیے۔ میں نے بہت سا کام کرنا ہے۔“ — شوق اب واقعی اس قدر زچ ہو چکا تھا کہ وہ عام اخلاق سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

جواب دیا۔

”یہ شیراز صاحب آپ کے کاروبار میں حصہ دار کب بنے ہیں“
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
”اوہ اوہ۔ اس بات کا آپ کو کیسے پتہ چلا۔ اس بات کا علم تو
فیاض صاحب کو بھی نہیں“۔ شوق صاحب نے بڑی طرح
چونک کر پوچھا۔

”فیاض کو تو بہت سی باتوں کا علم نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اُسے
تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ آپ جو ادویات درآمد کرتے ہیں وہ ادویات
پڑوسی ملک کو سمگل ہو جاتی ہیں اور یہاں جو ادویات آپ کی طرف سے
ڈیلرز کو سپلائی کی جاتی ہیں وہ سراسر نقلی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ
ہمارے ملک میں کیڑوں کی تعداد ہر سیزن میں پہلے سے کہیں زیادہ
بڑھ جاتی ہے۔ اور ہمارا کسان ادویات کا سپرے کرتے کرتے
اپنے منافع کو بھی خرچ میں جھونک دیتا ہے لیکن فائدہ اُسے ایک
پیسے کا بھی نہیں ہوتا۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ قومی نقصان ہے۔ اور
ہمارے ملک کا تمام تو انحصار زراعت پر ہے۔ اور اگر زراعت
اسی طرح کیڑوں کے ہاتھوں تباہ ہوتی ہے تو ایک روز یہاں کھانے
کے لئے ایک دانہ تک نہ ملے گا“۔ عمران کے لہجے میں
بے پناہ سنجیدگی تھی۔

”یہ۔۔۔ یہ الزام ہے سراسر الزام ہے۔ آپ غلط بیانی کر
رہے ہیں۔ آپ میرے بزنس کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ میرے
دشمن ہیں۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں“۔ شوق صاحب نے بڑی

ساتھ آتے ہیں۔“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”یہ باتیں آپ کسی زرعی ماہر سے کیجئے وہ آپ کو بتائیں گے کہ
کیڑے کہاں سے آتے ہیں۔ میرا سر کیوں کھا رہے ہیں آپ“
شوق صاحب اب ہتھ سے ہی اکھڑ گئے تھے۔

”سپرٹنڈنٹ فیاض نے مجھے بتایا تھا کہ آپ پہلے پان سپاہی
کی درآمد کر رہے تھے۔ پھر آپ نے ایک لخت پیٹی سائیڈ کا
کاروبار شروع کر دیا اور یہ کاروبار شروع کرتے ہی آپ دیکھتے ہی
دیکھتے پورے ملک میں سب سے بڑے درآمد کنندہ بن گئے کیوں
ایسی ہی بات ہے ناں“۔ عمران نے کہا۔

”وہ۔ تو آپ اس بات کی انکوائری کرنے آئے ہیں۔ بے فکر رہتے
میں پورا انکم ٹیکس ادا کرتا ہوں۔ میرے حسابات بالکل درست ہیں۔
آج تک ایک پیسے کا بکیر پھر نہیں ثابت ہوا“۔ شوق نے
جواب دیا۔

”تو پھر سپرٹنڈنٹ فیاض سے آپ کی اس قدر گہری دوستی کیوں
ہے“۔ عمران نے لفظ گہری پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔۔۔ اب میں سمجھا۔ آپ کا خیال ہے کہ میں نے
سپرٹنڈنٹ فیاض سے کسی غلط وجہ سے دوستی رکھی ہوئی ہے۔ یہ
بات نہیں۔ ہوٹل شیراز کے مالک جناب شیراز صاحب میرے
دوست ہیں اور سپرٹنڈنٹ فیاض ان کا دوست تھا۔ اس لئے اکثر
ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں۔ پھر چونکہ فیاض صاحب اور میرے کچھ شوق
مشترک تھے اس لئے دوستی گہری ہو گئی“۔ شوق نے

طرح چیتھے ہوئے کہا۔ لیکن عمران نے دیکھ لیا تھا کہ اس کی آنکھوں سے
شدید بے چینی اور اضطراب نمایاں ہو گیا تھا۔
"پولیس کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو آفری
وارنگ دیئے آیا ہوں کہ اس بار اگر آپ نے یہ حرکت کی تو پولیس
آپ کے ان سٹوروں تک خود بخود پہنچ جائے گی۔ جہاں یہ دھندہ
ہوتا ہے۔ خدا حافظ۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اٹھ کر
بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ شوق آنکھیں
پھاڑے کسی خوف زدہ مجسمہ کی طرح اُسے بیٹھا گھور رہا ہے۔

سکے یاہ رنگ کی کار نیم تاریک پہاڑی علاقے میں غامبی
تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ کار کی میڈ لائٹس بند تھیں۔
اور اندھیرے میں وہ ایک سیاہ ہیولہ نظر آ رہی تھی۔ جس سڑک پر یہ
کار دوڑ رہی تھی۔ وہ پہاڑی علاقہ تھا۔ لیکن چونکہ سڑک غامبی کشادہ
تھی اور جہاں جہاں خطرناک موڑ اور گہرائیاں تھیں وہاں حفاظتی جھگے
لگے ہوئے تھے۔ اس لئے کار ڈرائیور لائٹس بند کئے اس نیم
تاریکی میں بھی کار کو بڑے اطمینان سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا
تھا۔ تاریکی تیزی سے کھپتی چلی جا رہی تھی۔ لیکن ڈرائیور اس طرح مطمئن
انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اُسے لائٹ کی ضرورت ہی نہ ہو اور وہ
آنکھیں بند کر کے بھی اس راستے پر کار چلا سکتا ہو۔
"مارش۔" اچانک پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک
بھاری بھر کم آدمی نے جس نے چہرے سیاہ رنگ کا لباس پہنا

طرح دولائٹس ایک لمحے کے لئے چمکیں اور بجھ گئیں۔

"یہ پوائنٹ کی طرف سے کمرنس کا اشارہ تھا ماسٹر۔ انہوں نے ہمیں پوری طرح چیک کر لیا ہے۔" مارش نے کار کی رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔

اور ماسٹر نے اس طرح صبر بلایا جیسے اُسے مارش کی بات پر شدید حیرت ہوئی ہو۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ کار آہستہ ہوتے ہوتے آخر کار ایک بڑی سی چٹان کے سامنے جا کر رک گئی۔

"آئیے ماسٹر۔" مارش نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا بھاری بھر کم آدمی بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ لیکن اس کا انداز انتہائی محتاط تھا۔ کیونکہ اندھیرا اس قدر تھا کہ دو قدم سے آگے کچھ نظر نہ آتا تھا۔

"میرے پیچھے آئیے ماسٹر۔" مارش نے کہا اور تیزی سے اس چٹان کی طرف چل پڑا۔

ماسٹر خاموشی سے سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ مارش جیسے ہی چٹان کے قریب پہنچا۔ چٹان ہلکی سی گڑ گڑاہٹ کے ساتھ دائیں بائیں طرف دو حصوں میں بٹ کر ٹھٹھکی گئی۔ اندر ایک تنگ سا راستہ جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مارش آگے بڑھ گیا۔ ماسٹر نے بھی اس کی پیروی کی۔ جیسے ہی ان دونوں نے چند قدم اٹھائے انہیں عقب میں ایک بار پھر ہلکی سی گڑ گڑاہٹ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جٹ کی آواز کے ساتھ ساری جگہ تیز روشنی سے بھر گئی۔ اچانک گہرے اندھیرے سے تیز روشنی میں آ جانے کی وجہ سے ماسٹر کی آنکھیں چندھیا

جھٹکی اور دی۔

"میں ماسٹر۔" ڈرائیور نے بغیر گردن موڑے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوائنٹ کتنی دور رہ گیا ہے۔" ماسٹر نے پوچھا۔ لہجہ حکمانہ تھا۔

"صرف دو فرلانگ خراب۔" مارش نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔" ماسٹر نے اطمینان بھرے انداز میں ہنکارا بھرا اور پھر واقعی دو فرلانگ کے بعد مارش نے کار کا رخ یکلخت

دائیں طرف اس طرح پھیر دیا کہ کار الٹے الٹے پچی۔ لیکن مارش نے اُسے واقعی اس مہارت سے کنٹرول کیا کہ اس کی مہارت پر حیرت

ہوتی تھی۔ اب جس جگہ کار آگے بڑھ رہی تھی وہاں مٹرک نہ تھی بلکہ ایک پہاڑی پگھلنے لگی تھی۔ اس لئے کار بڑی طرح ہچکولے لیتی ہوئی آگے

بڑھی جا رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ ہر لمحے ہی محسوس ہوتا تھا کہ اس بار کار الٹ کر ہزاروں فٹ کی گہرائیوں میں جا گمے گی لیکن اس

کے باوجود ہر بار کار حیرت انگیز طور پر سنبھل جاتی۔ اس طرح ہچکولے کھاتی کار کبھی اوپر چڑھنے لگ جاتی اور کبھی نیچے اترتی چلی جاتی۔

"ماسٹر۔" پوائنٹ قریب آ گیا ہے۔" اچانک ایک موٹر کاٹتے ہوئے مارش کی آواز سنائی دی اور پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا

بھاری بھر کم آدمی چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی تیز نظریں اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ لیکن ہر طرف گہری تاریکی کا پردہ کچھا ہوا تھا۔ پھر دور جس طرح پہاڑی چیتے کی آنکھیں چمکتی ہیں اس

کے۔ یہ سب نے قدم نہ روکے تھے۔ اور چند لمحوں بعد اُسے سب
جو صفت قرار دے لگا تھا۔ یہ ایک پتلی سی سرنجک تھی جو ڈھلوانی انداز
میں نیچے چلی جا رہی تھی۔ سرنجک کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ مارش
نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس
میں چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔
’بس جناب۔ میں یہاں تک ہی آسکتا تھا۔ آگے جانے کی مجھے
اجازت نہیں ہے، البتہ آپ آگے جاسکتے ہیں دائیں طرف والے
خلا میں چلے جائیے۔‘ مارش نے مودبانہ انداز میں ایک طرف
پھرتے ہوئے ماسٹر سے کہا۔

اور ماسٹر سر ہلاتا ہوا اس خلا کی طرف بڑھ گیا۔ خلا کی دوسری
طرف ایک اور راہداری تھی۔ جس میں ہلکے نیلے رنگ کی روشنی
پھیلی ہوئی تھی۔ دیواریں سیاٹ اور سنگی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے چٹانوں
کو کاٹ کر یہاں سرنجک بنائی گئی ہو۔ لیکن تازہ ہوا یہاں داخل مقدار
میں موجود تھی۔ ابھی ماسٹر ذرا آگے بڑھا ہی تھا کہ اُسے دور سے
مشینوں کی گڑگڑاہٹ کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں
لگتا تھا جیسے کہیں نیچے گہرائی میں بجاری مشینیں چل رہی ہوں۔ ایک
موڑ مڑتے ہی راہداری کا اختتام ایک اور دروازے پر ہوا۔ دروازہ
کھلا ہوا تھا۔ ماسٹر ایک لمحے کے لئے دروازے پر دنگ رہا پھر قدم
بڑھا کر اندر داخل ہو گیا۔ دوسری طرف گہرا اندھیرا تھا۔ ماسٹر نے
جیسے ہی قدم دوسری طرف رکھے۔ ایک سخت تیز گڑگڑاہٹ کے
ساتھ اس کے عقب میں چٹان آگئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار

پھر چٹ کی آواز سے روشنی پھیل گئی۔
’خوش آمدید مسٹر جانسن۔‘ ایک مترنم نسوانی آواز ماسٹر
کے کانوں میں بڑی اور وہ چندھیائی ہوئی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھنے
لگا۔ چند لمحوں بعد تاریکی چھٹ گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک خاصے
بڑے کمرے میں موجود تھا۔ جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا۔
انتہائی قیمتی فرنیچر وہاں رکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ایک چھوٹی لیکن توس
کی صورت میں بنی ہوئی دفتری میز کے پیچھے ایک انتہائی خوبصورت
دورنوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سنہرے بال شانوں تک
سہمے تھے۔ کانوں میں کسی انتہائی چمک دار دھات کے بڑے
بڑے بلے لٹک رہے تھے۔ ان بالوں میں ایسی چمک تھی کہ آنکھ
ان پر پھٹنے لگی تھی۔

’تشریف رکھیے مسٹر جانسن۔ آپ کھڑے کیوں ہیں۔‘ لڑکی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’شکریہ۔‘ جانسن نے ہونٹ بھیجتے ہوئے قدرے
سخت لہجے میں کہا۔ اور میز کی دوسری طرف موجود ایک کرسی پر بیٹھ
گیا۔

’آپ کو کتنا مال چاہیے، مسٹر جانسن۔ ہمارے آدمی نے تو اطلاع
دی تھی کہ آپ کوئی لمبا سودا کرنا چاہتے ہیں۔‘ لڑکی نے
آگے کی طرف جھکے ہوئے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے
کہا۔

’آپ پلیز میری ملاقات کسی ذمہ دار آدمی سے کرادیکھیے۔‘

معلوم ہے کہ میں اس بزنس میں انتہائی اعلیٰ سا کھڑکھتا ہوں۔ بالکل صاف اور سیدھا ریکارڈ ہے میرا مال مجھے دن بھر چاہیے اور پورے براعظم ایشیا کے لئے میں ریڈ فلیم کا ایجنٹ بننا چاہتا ہوں۔ جانس نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پورے براعظم ایشیا کے لئے۔ لیکن یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے۔ سارے براعظم ایشیا میں ہمارے اس وقت چار سو ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور آپ اکیلے ایجنسی لینا چاہتے ہیں۔“ مارسیلا کے لہجے میں حیرت تھی۔

”مجھے آپ کے ایجنٹوں پر کوئی اعتراض نہیں وہ بے شک کام کرتے رہیں۔ میں نے سول ایجنسی طلب نہیں کی۔ میں نے تو صرف علاقہ بتایا ہے۔ جہاں میں خود کام کرنا چاہتا ہوں۔ اور یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے کسی ایجنٹ کے گاہک کو نہیں توڑوں گا۔“ جانس نے جواب دیا۔

”یہ واقعی نئی بات ہے۔ میرے خیال میں ایسی کوئی جگہ باقی نہیں رہی جہاں مال نہ جاتا ہو۔ پھر آپ مال کہاں رکھنا چاہیں گے۔“ مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ادہ۔ یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے۔ اس لئے پلیز اس بارے میں اگر آپ کوئی سوال نہ کریں تو میں ممنون ہوں گا۔“ جانس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ کو یہ مال کہاں چاہیے۔“ مارسیلا نے چند لمحے

پچھتے چہرے جلتے ہوئے کہا۔

”ہب کتنے بڑے ذمہ دار آدمی سے ملنا چاہتے ہیں۔“

وکی نے ہونٹ پھینچتے ہوئے کہا۔

”میرا مطلب آپ کی دل شکنی نہ تھی۔ دراصل میں ایک مستقل اور لمبا سودا کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں اگر آپ میری ملاقات چیف باس سے کرادیں تو میں ممنون ہوں گا۔“ جانس نے جلدی سے کہا اور لڑکی ایک بار پھر مسکرا دی۔

”مسٹر جانس۔ آپ چیف سے ہی ملاقات کر رہے ہیں۔ میں ریڈ فلیم کی چیف مارسیلا ہوں۔“ لڑکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جانس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

”یعنی کہ آپ خود۔ ادہ۔ آئی ایم دیوی سوری مس مارسیلا۔ دراصل ریڈ فلیم کی جو شہرت ہے۔ اس کی وجہ سے میرے تصور میں کوئی ایسی شخصیت بطور چیف تھا جو کہ..... میرا مطلب ہے.....“ جانس کہتے کہتے رک گیا۔

”میں آپ کا مطلب سمجھتی ہوں۔ بہر حال اب فرمائیے۔ آپ کو کتنا مال چاہیے اور کون سا۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ کس علاقے کے لئے۔“ مارسیلا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود معصومیت اور مسکراہٹ یکلخت غائب ہو گئی تھی۔

”آپ نے میرے متعلق مکمل انکوائری کرالی ہے۔ اور آپ کو

میں سالوں سے ہے۔" مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں۔ تقریباً اتنا عرصہ تو ہو گیا ہے۔" جانسن نے
سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر ریڈ فلیم کے متعلق آپ کو اچھی طرح علم ہونا چاہیے کہ ریڈ فلیم کس
قدر اصول پسند ہے۔ ہم صرف مینوفیکچرنگ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔
سپلائی میں نہیں۔ اس لئے آپ قطعا بے فکر ہیں۔ آپ کا بزنس
سیکریٹ مجھ سے آگے کبھی نہ بڑھے گا۔" مارسیلا نے انتہائی
پر اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھئے چیف مارسیلا۔ آپ کو علم ہے ایشیا کے
سوائے چند ملکوں کے باقی تمام ممالک ذراعت پیشہ ہیں۔ اور
جب سے کیمادوی کھادوں کا استعمال اس براعظم میں شروع ہوا ہے
پیشی سائیڈ کا کاروبار انتہائی عروج پر پہنچ گیا ہے۔" جانسن
نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن ہمارے کاروبار کا پیشی سائیڈ بزنس سے کیا
تعلق ہے۔" مارسیلا نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"آپ پلیر سینے تو سہی۔ میں بظاہر پیشی سائیڈ کا کاروبار کرتا ہوں۔
میری کمپنی کی ادویات پورے براعظم میں سب سے زیادہ مقبول
ہیں۔ کیونکہ وہ زود اثر بھی ہوتی ہیں۔ اور مقابلتہاً سستی بھی۔ اس لئے
پورے براعظم ایشیا میں میری کمپنی کی ادویات کی بے پناہ مانگ ہے۔
لیکن میرا اصل بزنس پیشی سائیڈ نہیں ہے۔ وہ تو صرف ایک آرڈر ہے۔

موتی۔ جنے کے بعد پوچھا۔

"یہیں آئس لینڈ میں۔ یہاں سے باہر نہیں۔ اور مجھے ڈیلی ایک
ٹن مال بہ صورت میں چاہیئے۔ اس سے زیادہ ہو جائے تو پردہ
نہیں لیکن اس سے کم کسی صورت میں نہ ہو۔" جانسن نے
کہا۔

"ایک ٹن مال ڈیلی اور وہ بھی آئس لینڈ میں۔ ویمری سواری مسٹر
جانسن۔ اس قدر زیادہ مقدار میں مال سپلائی کرنے سے پہلے
ہمیں یہ ضرور پوچھنا پڑے گا کہ آپ اس قدر کثیر مقدار میں مال کہاں
کھپائیں گے اور کیسے۔ اس کے بغیر ہم سودا نہیں کر سکتے۔"
مارسیلا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے۔ سی۔ ایچ والوں نے تو کبھی یہ سوال نہ کیا
تھا۔ انہیں تو بس رقم چاہیئے تھی اس سے زیادہ انہیں کوئی مطلب
نہ تھا۔" جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو وہ پکڑے گئے ہیں۔ اور ان کا سارا بزنس فلاپ ہو
گیا ہے۔ جب کہ ریڈ فلیم کا کاروبار روز بروز ترقی کی طرف جا رہا
ہے۔ ہمیں رقم سے زیادہ اپنا بزنس اور مال کی کوالٹی عزیز ہے۔"
مارسیلا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں۔ لیکن اس بات کی کیا ضمانت
ہے کہ میرا یہ بزنس سیکریٹ آؤٹ ہو جانے پر مجھے نقصان
نہ پہنچایا جائے گا۔" جانسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"آپ اس بزنس میں جہاں تک میری معلومات ہیں گزشتہ

تو اس سے نصف ریٹس لیتے تھے۔ جانسن نے کہا۔
 "سوری مسٹر جانسن۔ ہمارا مال بہترین ہوتا ہے۔ اور ہم کو الٹی کی گاڑی
 دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ریٹس کم ہوتے ہیں۔ ان میں معمولی سی کمی بیشی
 ممکن نہیں ہے۔ مارسیلا نے انتہائی سخت لہجے میں جواب
 دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت زیادہ ہیں۔ اگر مجھے پہلے اس کا اندازہ ہوتا تو میں آپ سے
 رابطہ نہ کرتا۔ میرے گاہک اس قدر قیمتی مال نہیں اٹھا سکتے۔ میرے
 گاہک ایشیا جیسے پس ماندہ ملکوں کے وہ کسان ہیں جو ان ملکوں
 کے لحاظ سے بھی بے حد پس ماندہ ہیں اس لئے وہ اتنا ہنگامہ
 کر ہی نہیں سکتے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ ہاں اگر آپ اپنے ریٹس میں
 ساٹھ فیصد کمی کر دیں تو میں کمیشن رقم پر بھی مال اٹھانے پر بھی تیار
 ہوں۔" جانسن نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں مسٹر جانسن۔ ایک فیصد بھی کمی نہیں ہو سکتی۔ آگے
 آپ کی مرضی۔" مارسیلا کا لہجہ بے حد سخت تھا۔
 "اور۔ کے۔ پھر مجھے اجازت دیجئے۔ میں کسی اور پارٹی سے
 مال اٹھا لوں گا۔" جانسن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے
 کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں۔
 ریڈ فلیم کے ساتھ آپ کی جو بات چیت ہوئی ہے وہ ہمیشہ راز
 رہے گی۔ ہم اس معاملے میں کھرے ہیں۔" مارسیلا
 نے کہا۔

یہ اس وقت ہے۔ میں بیٹی سائیڈ کے ڈبوں میں منشیات
 برکاتیں بیٹھاتی ہوں۔ پچھتر فیصد بیٹی سائیڈ میں
 پچیس فیصد مال منشیات کا ہوتا ہے۔ اور وہاں بیٹی سائیڈ تو بازار
 میں چلی جاتی ہے۔ جب کہ منشیات والے ڈبے مخصوص اڈوں پر پہنچا
 دیتے جاتے ہیں اور کسی کو شک بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح میرا کاروبار
 پورے عروج پر ہے۔ میں پہلے سی۔ ایچ۔ والوں کا مال بھرتا تھا۔ لیکن
 سی۔ ایچ۔ کے خاتمے کے بعد میں نے سوچا کہ ریڈ فلیم سے بات
 کروں۔ یہ پارٹی بھی بڑی ہے اور کاروبار میں کھری بھی ہے۔ اور
 اس پچیس فیصد کے لئے مجھے روزانہ ایک ٹن مال چاہیے۔ اب
 فرمائیے۔ کیا خیال ہے۔" جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے
 کہا۔

"ادھر انتہائی حیرت انگیز یقین کیجئے مسٹر جانسن۔ آپ کی اس
 ذہانت۔ نے میرے دل میں آپ کی قدر کہیں زیادہ بڑھادی ہے۔
 واقعی آپ نے مال کی انتہائی محفوظ ترین سپلائی کے لئے حیرت انگیز
 طریقہ سوچا ہے۔ ٹھیک ہے آپ کو مال سپلائی کرنے کے لئے ہم
 تیار ہیں۔" مارسیلا نے کہا۔ اور اس نے مینر کی دراز سے
 ایک فائل نکالی اور اُسے کھول کر جانسن کے سامنے رکھ دیا۔

"ریڈ فلیم کی مختلف پروڈکٹس ہیں کو الٹی اور فی گرام ریٹس اس میں
 درج ہیں۔ آپ جس کو الٹی کا مال چاہتے ہوں بتا دیں۔" مارسیلا
 نے کہا اور جانسن نے فائل اٹھا کر پڑھنی شروع کر دی۔
 "چیف مارسیلا۔ آپ کے ریٹس بہت زیادہ ہیں۔ سی۔ ایچ۔ تو

”تھینک یو۔ مجھے آپ سے یہی امید ہے۔ ویسے ایک بات کا پھر
تذکرہ کر دوں کہ میں صرف کاروباری آدمی ہی نہیں ہوں۔ میں نے کاروبار
سے ہٹ کر بھی ایک تنظیم بنائی ہوئی ہے۔ جو میرے کاروبار کی نگرانی
بھی کرتی ہے اور میرے دشمنوں سے بخوبی نیپٹتی بھی ہے۔ چاہے
وہ دشمن بظاہر کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں۔ آپ نے ڈیجیٹل چائنس کا نام
تو سنا ہی ہوگا۔ اس تنظیم کے سربراہوں میں سے ایک میں بھی ہوں۔“
جانسن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”مسٹر جانسن۔ جب میں نے کہہ دیا کہ آپ کا راز راز ہے گا۔
تو پھر مجھے دھمکیاں دینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہم کاروباری
لوگ ہیں۔ لیکن اگر ہمارے کاروبار پر کسی طرح کی زد پڑنے لگے تو
پھر ہم سے بڑا دشمن کوئی نہیں ثابت ہوتا۔ بہر حال آپ کا اور ہمارا
سودا ملے نہیں ہوا۔ اس لئے ہم اس ملاقات کو ہمیشہ کے لئے
بھول جائیں۔ مارشش آپ کو شہر چھوڑ دے گا۔ گڈ بائی“
مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت
ہو گیا تھا۔

”گڈ بائی“۔ جانسن نے بھی خشک لہجے میں کہا اور تیزی
سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

کال بیل بجنے کی تیز آواز سنتے ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی اور اپنا مرمو خفے کی پشت
سے نکالتے ہوئے زور سے سلیمان کو آواز دی۔
”سلیمان۔ دیکھو اس زوردار گرمی میں کون آیا ہے۔ شاید
ٹھنڈے شربت کی کوئی بوتل ہی آگئی ہو۔“ عمران
نے کہا۔

”جس طرح کال بیل بج رہی ہے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ
کھولتے ہوئے پانی کی بوتل ہے۔“ سلیمان کی آواز
سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔ سلیمان قدم بڑھاتا دروازے
کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

”او۔۔۔ واقعی انتہائی کھولتے پانی کا پورا کنسٹر ہے۔“
سلیمان کی اویچی آواز سنائی دی۔

کی طرف بڑھ گیا۔

"میں اسے جان سے مار دوں گا عمران۔ آج میں لحاظ کر گیا ہوں۔ آئندہ لحاظ نہیں کروں گا۔" سوپر فیاض کی دروازے پر دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اُسی لمحے وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا وہ اپنے ایک ہاتھ کو بار بار جھٹک رہا تھا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔

"ارے ارے دھیرج۔ شانتی۔ شانتی۔ اطمینان سے بیٹھو۔ باہر گم می ضرور ہے۔ لیکن یہاں میں نے تمہارے لئے سبج بستی کا انتظام کر رکھا ہے۔ ارے واہ۔ تو شوق آم پوری بھی ساتھ ہیں۔ واہ اسے کہتے ہیں چو پڑی اور دود۔" عمران نے سوپر فیاض کے پیچھے شوق سہارن پوری کو بھی کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے کل میرے دوست کے دفتر میں جا کر اسے دھمکیاں دی ہیں کیوں؟" سوپر فیاض نے یک لخت آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"دی ہیں۔ اچھا کمال ہے۔ مجھے معاوضے میں کچھ ملا تو نہیں۔ بس خالی ہاتھ واپس آ گیا تھا۔ شاید وہیں رہ گیا ہو گا چیک۔ چلو اچھا ہے۔ شوق صاحب وہ دینے آئے ہوں گے۔ بہت بہت مہربانی۔" عمران نے ترملا تے ہوئے کہا۔

"بکو اس مت کم و۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ تم جانتے ہو شوق میرا بہترین دوست ہے۔ اور میں اچھی طرح جانتا ہوں۔

"کیا بک رہے ہو۔ خواہ مخواہ میرے منہ نہ لگا کر دو۔ کسی روز متھکر دی بگا کر جیل میں ٹھونس دوں گا۔" سپرنٹنڈنٹ فیاض کی کڑکدار آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"مجھے کیا ضرورت ہے۔ سڑے بٹے منہ سے گنگنے کی۔ باسی تو رہی جیسی بو آ رہی ہے۔" سلیمان کی چبھتی ہوئی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دھپ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض کی چیخ سنائی دی۔

"ارے ارے۔ مہمان کو مارتے نہیں، اس کی عزت کرتے ہیں۔ مہمان تو باعث برکت ہوتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ آج کل اس فلیٹ میں برکت کی بے حد کمی ہے۔ جو رقم کھائی تھی وہ کب کی بے برکتی کی نذر ہو چکی ہے۔" عمران نے وہیں بیٹھے بیٹھے چیخ کر کہا۔ کیونکہ آواز سے ہی وہ ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ کہ سوپر فیاض نے غصے میں آکر بازو لہرا دیا۔ لیکن سلیمان تو مقوی اعصاب قسم کے حویلی سے کھا کھا کر پارہ بن چکا ہے۔ اس لئے اس کے تیزی سے ہٹ جانے کی وجہ سے سوپر فیاض کا تھپڑ بجلتے سلیمان کے گال پر پڑنے کے پوری قوت سے دیوار پر پڑا ہے۔

"ان بودار برکت صاحب کو سمجھالیں۔ اب اگر ان کا بازو ہلا بھی تو یہ لو لے کہلاتے پھر س گئے۔ یعنی کہ بغیر بازو کے۔" سلیمان کی انتہائی غصیلی آواز دروازے کے قریب سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا غصے سے پھنکارتا ہوا باورچی خانے

کہ یہ کاروبار میں ایک پیسے کی بھی بے ایمانی نہیں کرتا، صاف ستھرا دھندہ کرتا ہے۔۔۔۔۔ فیاض نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے غصیلے

لہجے میں کہا۔
 "شوقی سہاراں پوری بھی خاموشی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔
 "دھندہ تو کرتا ہے۔ یہ تو تمہیں تسلیم ہے۔" — عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔
 "شٹ اپ۔۔۔ اب مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔ میں پوچھنے آیا ہوں کہ اصل بات کیا ہے۔" — فیاض نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اصل بات تو شوق صاحب ہی بتا سکتے ہیں۔ ویسے اشارہ تو میں نے کل کر دیا تھا۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان پر الزام لگایا ہے کہ یہ پیٹی سائیڈ کے کاروبار میں بے ایمانی کرتے ہیں۔ اصل مال پڑوسی ملک کو سمگل کر دیتے ہیں۔ اور نقلی مال سپلائی کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔" — فیاض نے بڑی طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ثبوت کا معاملہ الگ ہوگا۔ بولو کتنی مالیت کا ثبوت چاہیے۔"

عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "دیکھو عمران۔ لاڈا گا تمہیں کسی نے ان کے خلاف بھڑکایا ہوگا۔

ورنہ تم اس طرح خاص طور پر اس کے دفتر جا کر اسے دھمکیاں نہ دیتے میں پوچھ رہا ہوں کہ کس نے ایسا کہا ہے۔" — سو پر فیاض نے

تیز لہجے میں کہا۔

"جو پیٹی سائیڈ استعمال کرتے ہیں۔" — عمران نے جواب دیا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے۔ ٹھیک ہے شوق صاحب۔ آپ عمران کے خلاف اپنے دفتریں آکر دھمکیاں دینے اور بلیک میل کرنے کا الزام لگا کر ریپٹ درج کرا دیں یہ نہ سمجھیں کہ یہ سر رحمان کا بڑا کام ہے۔ سر رحمان اگر اسے منہ لگاتے تو یہ اس طرح یہاں نہ پڑا ہوتا۔ میں نہیں مہر رحمان کے پاس براہ راست پیش کر دوں گا۔ تم ساری بات انہیں بتا دو۔ آخر تم اس ملک کے معزز شہری ہو۔ اور انتہائی معزز تاجر ہو۔" — فیاض نے پلٹ کر شوق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فیاض صاحب۔ میں چاہوں تو انتہائی اعلیٰ حکام تک پہنچ سکتا ہوں۔ اور عمران صاحب کو معلوم ہو جائے کہ کسی شریف آدمی کو دھمکیاں دینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن میں صرف آپ کی وجہ سے خاموش ہو گیا ہوں۔ کہ عمران صاحب آپ کے دوست ہیں۔" — شوق نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران۔ اب بھی وقت ہے تم شوق صاحب سے ہائی مانگ لو۔ ورنہ نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہیں نکلے گا۔ کسی جرأت نہیں ہے کہ تمہیں قانون کی گرفت سے بچا سکے۔"

فیاض نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

سیمان — ارے بھائی سیمان۔ ذرا اہلہ می چونالے

بڑا سٹور سیل کر دیا گیا ہے۔" — عمران کے لہجے میں بے پناہ
سجیدگی تھی۔

"گگ۔ گگ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیوں۔ ایسا کیوں
ہوا ہے۔" — شوق کی آنکھیں خوف سے پھٹنے کے قریب
ہو گئی تھیں۔

"اس لئے کہ تمہارے جوازنگ والے سٹور میں موجود مال میں
سے ایسا مال ملا ہے جس میں منشیات بھری ہوئی ہے۔ انتہائی
خوف ناک منشیات۔" — عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

اُسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ اور
شوق بڑی طرح گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔
"خاموشی سے بیٹھ رہو۔" — عمران نے انتہائی خشک
لہجے میں کہا۔

"اب کون آ گیا ہے۔" — سلیمان کی بڑبڑاتی ہوئی آواز
سنائی دی۔ اور پھر سلیمان تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
پھر دروازہ کھلنے کے ساتھ ساتھ ایک نامانوس سی آواز سنائی
دی۔

"علی عمران صاحب اسی فلیٹ میں رہتے ہیں۔" — بولنے
والے کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔ لیکن لہجے میں فطری اکھڑن نمایاں تھیں۔
"ہاں۔ مگر....." — سلیمان کی حیرت بھری آواز
سنائی دی۔

"میں نے انہیں رپورٹ دینی ہے۔ میرا نام انسپکٹر شاہد ہے۔"

"نہ۔۔۔ عمران نے ایک لحنت مانگ لگاتے ہوئے کہا۔

"بلدی چونہ۔۔۔ کیا مطلب۔" — فیاض نے چونک کر
اپنے ماتھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید حیرت اس
بات پر تھی کہ اس کے ماتھے پر تو کوئی زخم نہیں آیا پھر عمران بلدی
چونکیوں منگوار ہوا ہے۔

"بلدی چونے کا مطلب انگریزی میں بتاؤں یا فرانسیسی میں۔ کون
سی زبان سمجھتے ہو۔" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مگر کیوں منگوار ہے ہو۔ میرا ماتھا تو زخمی نہیں ہوا۔" — فیاض
نے جھٹکا کر کہا۔

"تمہارے دماغ کے لئے منگوار ہا ہوں۔ اس میں خاصے زخم
آگئے ہیں۔" — عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ شٹ اپ۔۔۔ میں سمجھ رہی کی بنا پر یہاں چلا آیا ہوں۔
ٹھیک ہے اب ہتھکڑی سمیت آؤں گا۔ چلیں شوق صاحب اب
یہ میری انا کا مسئلہ بن گیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ عمران کو ان الزامات
میں گرفتار ہونے سے کون بچا سکتا ہے۔" — فیاض نے ایک
جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری انا کا مسئلہ شاید اس لئے بن گیا ہے کہ تم شوق کے
دوست ہو۔ لیکن یاد رکھنا شوق آدم پوری کا شوق تمہیں مہنگا پڑے
گا۔ اور جہاں تک شوق صاحب آپ کی دھمکی کا تعلق ہے۔ میں
صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ تمہارا جوازنگ والا سٹور اس وقت
پولیس کے قبضے میں پہنچ چکا ہے۔ اور تمہارا چونکی منبر بارہ والا

اور میرا تعلق انٹی نار کوئٹس سے ہے۔۔۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”آئے دو سلیمان“۔۔۔ عمران نے ہانک لگائی۔

اور پھر چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا نوجوان جس کے جسم پر انٹی نار کوئٹس کٹاف کی مخصوص یونیفارم تھی ہاتھ میں ایک لفافہ پکڑے دروازے پر نمودار ہوا۔ اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں گھومتی ہوئیں شوق پر پڑیں وہ بڑی طرح اچھلا۔ دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہوسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

”اوہ۔۔۔ ہمارا بڑا مجرم یہاں موجود ہے۔“ انسپکٹر شاہ نے انتہائی کڑکدار لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ شوق کی طرف کر دیا۔ جس کا جسم بڑی طرح لرزے لگا تھا۔ اُسے دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اُسے جاڑے کا بخار ہو گیا ہو۔

”انسپکٹر شاہ۔ خاموشی سے اپنا ریوالور واپس ہوسٹر میں ڈال لو۔ یہاں تم سے بھی بڑا افسر موجود ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض۔“۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ۔ ہاں فیاض صاحب۔ لیکن یہ بہت بڑا مجرم ہے جناب۔ ہمارا سارا کٹاف ان کی گرفتاری کے لئے چھلے مار رہا ہے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہ یہاں موجود ہیں۔ ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔“۔۔۔ انسپکٹر شاہ نے تیز لہجے میں کہا۔

سپرنٹنڈنٹ فیاض کے اپنے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ تو عمران کو ہتھکڑیاں لگانے کی دھمکی دے رہا تھا جب کہ اب وہ

اس لئے پریشان تھا کہ جب سر رحمان کو معلوم ہو گا کہ انٹی نار کوئٹس کا بڑا مجرم اس کا دوست ہے اور اس نے اس کی حمایت کی ہے تو سر رحمان یقیناً اُسے گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ انہیں ان کی اصول پسندی کا اچھی طرح علم تھا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کدو۔ یہ کہیں بھاگے نہیں جا رہے۔“ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”سوری جناب۔ مجرم کو دیکھ کہ میں نہیں چھوڑ سکتا۔ میں اسے ہتھکڑی لگا کر لے جاؤں گا۔ یہ میری ڈیوٹی ہے۔ تم ہاتھ اٹھا کر دوسری طرف منہ کر لو مسٹر۔ اور سنو اگر ذرا غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا۔ تم جیسے مجرموں کو گولی مار تے ہوئے مجھے بے حد مسرت ہوتی ہے۔“

انسپکٹر شاہ عمران کو جواب دے کر دوبارہ شوق کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ایک ہاتھ میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اس نے جیب سے کلپ ہتھکڑی نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اسی لمحے شوق ایک دھماکے سے نیچے قالین پر گر ا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

”فیاض۔ تم اسے دیکھو۔ میں انٹی نار کوئٹس کے ڈائریکٹر جنرل صدیقی صاحب سے بات کر لوں یہ شاہد صاحب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی خون پسند بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔“۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

”مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر جناب یہ مجرم ہے۔ اس کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔“۔۔۔ انسپکٹر شاہ شاید اپنے محکمے

کا لہجہ خاصا خشک تھا۔

”ادہ عمران صاحب۔ میں نے ہدایات کے مطابق ایک انسپکٹر

کے ہاتھ رپورٹ آپ کے پاس بھجوا دی ہے۔“ دوسری

طرف سے ڈائریکٹر جنرل صدیقی کا لہجہ خاصا نرم ہو گیا تھا۔

”وہ انسپکٹر شاہد میرے فلیٹ میں موجود ہے۔ اور جس کے

سٹور پر یہ چھاپہ پڑا ہے۔ یعنی شوق سہارن پوری صاحب زادہ بھی

میرے فلیٹ میں موجود ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ جب وہ میرے

فلیٹ میں موجود ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں خود تحقیقات

کر رہا ہوں۔ آپ کے انسپکٹر شاید اُسے یہیں گرفتار کرنا چاہتے

ہیں۔ آپ انہیں بتادیں کہ صورت حال کیا ہے۔“ عمران

کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

”مجرم شوق آپ کے فلیٹ میں ہے۔ ادہ۔ اچھا اچھا میں سمجھ

گیا۔ ٹھیک ہے۔ سیور انسپکٹر کو دیکھیے۔“ صدیقی صاحب

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے سیور شاہد کی

طرف بڑھا دیا۔

”یس سر۔ میں انسپکٹر شاہد عرض کر رہا ہوں۔“

انسپکٹر شاہد نے سیور عمران سے لیتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

”انسپکٹر شاہد۔ عمران صاحب جیسے کہیں ویسا کر دے۔ سمجھے۔

وہ ایک بہت بڑے افسر کے نمائندے ہیں۔ ان کے حکم کی

تعمیل ہونی چاہیے۔ اسٹ ازمانی آرڈر۔“ صدیقی صاحب

کے ڈائریکٹر جنرل کا نام سن کر قدرے ہوش میں آ گیا تھا۔ جب کہ

فیاض جلدی سے اکٹھ کر قالین پر پڑے شوق کو ہوش میں لانے

کی کوشش میں مصروف تھا۔

”تمہارے پاس ہیں گرفتاری کے وارنٹ۔“ عمران

نے کمرخت لہجے میں کہا۔

”اب مجھے پتہ تو نہیں تھا جناب کہ آپ نے اتنے بڑے مجرم

کو اپنے فلیٹ میں چھپا رکھا ہے۔“ انسپکٹر شاہد نے

اپنی پولیس والی مخصوص جبلت کی بنا پر الزام عمران کے سر ڈالنے

کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس دوران عمران کی سیور

اکٹھا کر منبر ڈائل کر چکا تھا۔

”صدیقی صاحب سے بات کر دو۔ میں علی عمران بول رہا

ہوں۔“ عمران نے رابطہ ہوتے ہی کمرخت لہجے میں کہا۔

”کون علی عمران۔“ دوسری طرف سے شاید

پی۔ اے بول رہا تھا۔

”تم بات کر دو نائنس۔ وقت ضائع مت کرو۔“ عمران

نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔“ پی۔ اے شاید عمران کے سخت

اور ٹھکانہ لہجے سے ہی گھبرا گیا تھا۔

”یس۔“ صدیقی بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد ایک

بجاری آواز سنائی دی۔

”صدیقی صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔“ علی عمران

نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”نیں سر۔“ انسپکٹر شاہد نے جواب دیا۔ اور
ریسورڈھیلے ہاتھوں سے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ شوق سہارن
پوری اس دوران میں ہوش میں آچکا تھا۔ لیکن اس کا چہرہ اس
قدر زرد پڑ چکا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ
ہو۔

”تھینک یو صدیقی صاحب۔ شوق سے انکو اترومی کے بعد بات
ہوگی۔ گڈ بائی“ عمران نے کہا۔ اور ریسورڈ رکھ دیا۔
”وہ رپورٹ کہاں ہے؟“ عمران نے سخت لہجے میں
انسپکٹر شاہد سے مخاطب ہو کر کہا۔
”نیں سر۔“ انسپکٹر شاہد بالکل ہی سیدھا ہو چکا تھا۔
اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا جس پر سرکاری مہر لگی
ہوئی تھیں اور لفافہ بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا
دیا۔ عمران نے بے نیازانہ انداز میں اس سے لفافہ لیا۔ اور
میز پر رکھ دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاسکتے ہو۔“ عمران نے انسپکٹر شاہد
سے کہا اور شاہد نے اس بار باقاعدہ سیلوٹ مارا۔ اور
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب باہر سے دروازہ بند ہونے
کی آواز سنائی دی تو عمران نے سلیمان کو آواز دی۔

”جی صاحب۔“ دوسرے لمحے سلیمان کسی جن کی
طرح دروازے پر نمودار ہو گیا۔ وہ عمران کا لہجہ پہچانتا تھا۔ اس لئے

اُسے معلوم تھا کہ کس وقت مذاق ہو سکتا ہے اور کس وقت نہیں۔

”فیاض صاحب اور شوق صاحب کے لئے پانی اور چائے لادو۔“
عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور سلیمان سر ملاتا ہوا
بغیر کچھ بولے واپس چلا گیا۔

”آپ فی الحال اطمینان سے بیٹھیں شوق صاحب۔ فوری خطرہ تو
نہل گیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے شوق سے کہا۔
اور ساتھ ہی میز پر پڑا ہوا لفافہ اٹھا کر اُسے کھولنے لگا۔

”مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں بے گناہ ہوں۔ یقین کیجئے۔ میں بے گناہ
ہوں۔ میں نے کبھی جرم نہیں کیا۔“ شوق نے بے اختیار
دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اس کی تمام اکٹروں اس طرح ختم ہو
گئی تھیں کہ جیسے وہ دنیا کا حقیر ترین انسان ہو۔

”یہ کیا چکر ہے عمران۔“ میں تو اب بھی کہتا ہوں کہ شوق ایسا
کام نہیں کر سکتا۔ میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں۔“ فیاض
نے بھنجے بھنجے لہجے میں کہا۔

”چکر تو تمہیں ڈیڑھ بتائیں گے جب انہیں پتہ چلے گا کہ تم ایک
قومی مجرم کو ساتھ لئے اس کا ناجائز تحفظ کرتے پھر رہے ہو۔“
عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ
لفافے میں سے نکلنے والا کاغذ بھی پڑھتا جا رہا تھا۔

”ادہ ادہ۔۔۔ اب مجھے کیا معلوم تھا۔ میں اسے خود گرفتار کر
کے پاس کے پاس لے جاتا ہوں۔ دوستی گئی بھاڑ میں۔“
فیاض نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

واقعی دیکھنے والی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ وہ عمران کو کس طرح ڈیل کرے۔

اُسی لمحے سلیمان ٹہالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ چائے اور پانی کے ساتھ ساتھ کھانے کو بھی خاصا کچھ تھا۔ سلیمان نے چائے بنائی اور پھر ایک ایک پیالی ان تینوں کے سامنے رکھنے کے ساتھ ساتھ اس نے کھانے کا سامان بھی میز پر رکھا اور پانی بھی۔ باقی ٹہالی دھکیلتا ہوا وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔

عمران ایک بار پھر لفافے سے نکلنے والے کاغذ کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں بے گناہ ہوں۔ یقین کیجئے میں بے گناہ ہوں۔" شوق صاحب کی منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ کے جوازنگ والے سٹور میں سے پچیس فیصد مال میں آر۔ ون منشیات بھری ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ ہے اس کی۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پچیس فیصد آر۔ ون۔ خدا کی پتاہ۔ مم۔ مم۔ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں۔ ادہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔" شوق کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ماتھ بٹھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔ عمران بول رہا ہوں۔" عمران نے سنجیدہ

"بس یہی تھی تمہاری دوستی۔ جس پر اکڑ رہے تھے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر شوق مجرم سے تو میری مجرموں سے کوئی دوستی نہیں ہے۔" فیاض نے جان بوجھ کر شوق کی طرف نہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ جواب ہونے بنا عمران اور فیاض کی شکلیں دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ مجرم ہے۔" عمران نے مسکرا کر کہا۔

"وہ انسپکٹر شاہد کہہ رہا تھا کہ اس کا وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکا ہے۔" فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے دیکھا ہے وارنٹ گرفتاری۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن وہ انسپکٹر شاہد ذمہ دار آفیسر ہے۔ وہ جھوٹ تو نہیں بول سکتا۔ پھر اس نے شوق کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔" فیاض نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"جب وہ ذمہ دار آفسر شوق صاحب کو یہاں سے گرفتار کر کے

نہیں جاسکا تو تم جیسا غیر ذمہ دار آفسر ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ کیا

ڈیوٹی سے بات کراؤں کہ تم بغیر وارنٹ گرفتاری کے ایک شریف

اور معزز آدمی کو ہتھکڑیاں پہنانے پر تلے ہوئے ہو۔" عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ادہ ادہ۔۔۔ تم خود تو کہہ رہے ہو کہ اس کا سٹور پولیس کی تحویل

میں ہے اور دوسرا سٹور سیل ہو چکا ہے۔" فیاض کی حالت

”اے جوزف کے پاس پہنچا دو۔ اور جوزف کو کہنا کہ اس کا پوری طرح خیال رکھے۔“ — عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔
 ”یہ الفت حسین کب سے تمہارے پاس ملازم ہے؟“
 عمران نے شوق سے مخاطب ہو کر پوچھا جس نے صرف پانی کا ایک گلاس پیا تھا۔ چائے ویسے ہی رکھی تھی۔
 ”پانچ چھ سالوں سے۔ انتہائی محنتی آدمی ہے۔ کبھی اس کی شکایت نہیں آئی۔“ — شوق نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
 ”کس کی سفارش پر اسے ملازم رکھا تھا؟“ — عمران نے پوچھا۔

”میں نے اخبار میں اشتہار دیا تھا انٹرویو لیا تھا مجھے یہ خاصا محنتی نوجوان نظر آیا۔ میں نے رکھ لیا۔ کسی نے سفارش نہیں کی تھی۔“
 شوق نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اب اس کا تہہ خاصا ہنہلا ہوا تھا۔

”جیسی سائیڈ کے کاروبار کی ٹپ تمہیں کس نے دی تھی؟“
 عمران نے باقاعدہ پولیس دالوں کی طرح پوچھ گچھ شروع کر دی۔
 ”میرا بننس فلاپ جا رہا تھا پان سہاری والا تو میرے ایک زمیندار دوست نے کہا تھا کہ میں یہ کام کروں۔ میں نے اس پر غور کیا۔ اور پھر میں نے چھوٹے پیمانے پر کام شروع کیا جو آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ اور پھر میں نے باقاعدہ بین الاقوامی کمپنیوں کا مال درآمد کرنا شروع کر دیا۔ لیکن عمران صاحب آپ یقین کریں کہ میں نے آج تک یہ منشیات والا دھندہ کبھی نہیں کیا۔ میں طبعاً ایسا کہہ رہا

ہے میں کہا۔
 ”ٹائیگر بول رہا ہوں جناب۔ جیازنگ کے سٹور اینچارج الفت حسین نے قبول کر لیا ہے کہ وہ اس دھندے میں ملوث ہے۔ اور وہ نئی ڈیپور می آتے ہی مخصوص مال ایک پارٹی جنرل بیٹی سائیڈ انٹرپرائز کے نام بک کر دیا کرتا تھا اور اُسے اس کا باقاعدہ معاوضہ ملتا تھا۔ جو اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جایا کرتا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ کام گزشتہ چار سالوں سے مسلسل ہو رہا ہے۔ اور ان چار سالوں میں صرف دو بار اس پارٹی کے ایک آدمی سے اس کی ملاقات ہوئی ہے۔ ورنہ ڈیپور می سے پہلے فون پر اطلاع آتی تھی اور پھر وہ مال بک کر دیا کرتا تھا۔ لیکن سر۔ میں نے تحقیقات کی ہے۔ اس نام کی کوئی کاروباری پارٹی دارالحکومت میں کام نہیں کر رہی۔“
 ٹائیگر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
 ”مال کس طرح بک ہوتا تھا؟“ — عمران نے خفک بھجے

میں پوچھا۔
 ”افت حسین کے کہنے کے مطابق ایک ٹرک سٹور پر آتا تھا۔ اس کا ڈرائیور پارٹی کا کارڈ اُسے دکھاتا تھا اور مال لے جاتا تھا۔ ٹرک پر اس وقت نہ ہی کوئی نمبر پلیٹ ہوتی تھی۔ اور نہ کوئی نشان۔ ڈرائیور بھی ہر بار نیا ہوتا تھا۔“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔
 ”افت حسین کی اس وقت کیا پوزیشن ہے؟“ — عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
 ”ٹھیک ہے سر۔“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

بچا لیا ہے۔ کیونکہ کل ان سے ملاقات کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ یہ آدمی اس دھندے میں ملوث نہیں ہو سکتا اور مجھے یقین ہے کہ یہ براہ راست ملوث ہی نہیں ہے۔ — عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

”وہ — وہ وارنٹ گرفتاری — شوق نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

”اُسے بھی فی الحال معطل ہی سمجھیں۔ آخر آپ فیاض کے دوست ہیں اور فیاض میرا دوست ہے۔ اس لئے اب اتنا تو میرا بھی حق ہے کہ میں فیاض کے دوست کی مدد کروں۔ اور یہ بھی وعدہ کہ مکمل انکوائری کے بعد اگر آپ مکمل طور پر صاف نکلے تو آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ — عمران نے کہا۔

”بہت بہت شکریہ۔ آپ تو میرے لئے فرشتہ رحمت ثابت ہوئے ہیں۔ میں آپ کا احسان کبھی نہ بھولوں گا۔ میں اپنے رویے پر سخت شرمندہ ہوں۔ — شوق نے بڑے ممنونانہ لہجے میں کہا۔

”سلیمان۔ یہ سامان لے جاؤ واپس۔ — عمران نے اُسے جواب دینے کی بجائے سلیمان کو آواز دی۔ اور وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

نہیں سکتا۔ سچا نے یہ سارا چکر کیا چل گیا ہے۔ — شوق نے بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

”تمہاری اسی طبعی شرافت نے تو تمہیں اب تک بچایا ہوا ہے۔ ورنہ اب تک تم مکملی پر لٹے ٹکے ہوتے ہوتے۔ تمہارے ناخن اکھاڑے جا چکے ہوتے۔ اور سسرخ مریچوں کا تھیلہ تمہارے منہ پر بندھا ہوتا۔ ہمارے ملک کی پولیس تو ایسے ہی انکوائری کرتی ہے اور شاید تم اب تک ایک ہزار بار باقاعدہ تحریری طور پر اقبال جرم بھی کر چکے ہوتے۔ یوں مزے سے بیٹھے اپنی بے گنہاری کی راگنی نہ الاپ رہے ہوتے۔ — عمران نے طنز پر لہجے میں کہا۔ اور شوق صاحب نے سر جھکا لیا۔

”لیکن تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا۔ — فیاض نے جواب دیا۔

”بس مجھے کبھی کبھی کٹر اکاٹ لیتا ہے۔ اور شوق صاحب کی دواؤں سے کٹرے مرتے تو نہیں البتہ نشہ ضرور لگ جاتا ہے انہیں۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور فیاض بڑی طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔

”اچھا۔ اب میں چلتا ہوں۔ — اچانک کسی خیال سے فیاض اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے شاید سوچا ہو گا کہ اب عمران کا موڈ قدرے اچھا ہو گیا ہے۔ اس لئے اس خطرناک سچوئشن سے فرار حاصل کر لیا جائے۔

”اپنے دوست کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ فی الحال تو میں نے انہیں

سے شروع کر دیں۔ بہر حال رپورٹ خاصی حوصلہ افزا ہے۔ میں نے بڑی بھاگ دوڑ کے بعد یہ معلوم کر لیا ہے کہ مارسیلا کی رہائش گاہ گرین ہلز کی چوٹی پر واقع ہے۔ بہت عظیم الشان رہائش گاہ ہے۔ اور یہ مارسیلا وہاں مادام مارسیلا کے نام سے رہتی ہے۔ وہ کسی لارڈ کی نوجوان بیوہ ہے۔ اور یہاں آئس لینڈ کے اعلیٰ ترین حکام میں اس کا خاص اثر رسوخ ہے۔ خاص طور پر پولیس چیف کمشنر جارجی کے ساتھ اس کے تعلقات بے حد گہرے ہیں۔ ڈکسن نے جب بولنا شروع کیا تو بولتا ہی گیا۔

”گڈ۔۔۔ اس کا مطلب ہے مارسیلا کو کور کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح ہم ریڈ فلیم کے مکمل کاروبار پر قبضہ جاسکتے ہیں۔“ جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے باکس۔ لیکن مجھے یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ ریڈ فلیم نام کی ایک خفیہ تنظیم بھی ہے۔ جس کا اینجارج بارگم ہے۔ آپ جانتے ہوں گے بارگم کو۔“ ڈکسن نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا۔

”بارگم۔۔۔ اوہ۔ تو بارگم ہے درمیان میں۔ وہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن ایک بات ہے۔ کیا بارگم کو خرید نہیں جاسکتا۔ وہ پیسے کا بجا دی ہے۔ صرف پیسے کا۔“ جانسن نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ اس کی شہرت تو ایسی ہی ہے۔ لیکن اگر وہ خریدنا نہ جاسکا تو پھر کسی بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے گا۔“ ڈکسن

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا جانسن چونک پڑا۔

”یس۔ کم ان۔“ اس نے سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک چھری سے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

”اوہ۔۔۔ آؤ ڈکسن۔ کیا رپورٹ ہے۔“ جانسن نے

قدرے اضطراب بھرے لہجے میں کہا۔

”بتاتا ہوں باکس۔“ ڈکسن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کہ سی پر آکر بیٹھ گیا۔

”کیا بات ہے۔ تم کچھ نیچکچا رہے ہو۔“ جانسن نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں باکس۔ میں تو صرف یہ سوچ رہا تھا کہ کہاں

ہوتے ہوئے کہا، اور ڈکسن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو جانسن نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر پر اس نے ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبایا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔ جانسن کانگ اور۔۔۔“ جانسن نے تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

”نہیں۔۔۔ مائیکرو اسٹڈنگ اور۔۔۔“ چند لمحوں بعد ایک باریک بین کرخت سی آواز سنائی دی۔

”مائیکرو ڈکسن نے رپورٹ دے دی ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق مارسیلا کے پولیس کمشنر کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں۔ اور پولیس کمشنر کا بھائی بارگم اس کی خفیہ تنظیم کا چیف ہے۔ اب بولو کیا کیا جاسکتا ہے اور۔۔۔“ جانسن نے کہا۔

”اوہ۔۔۔ پھر تو معاملہ بے حد آسان ہو گیا ہے۔ باس۔ پولیس کمشنر کا خاتمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح مارسیلا کو اس کا تحفظ حاصل نہ رہے گا۔ باقی رہا بارگم۔ تو اُسے قابو میں کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ پولیس کمشنر کی موت کا بوجھ مارسیلا پر ڈال دیا جائے۔ اس طرح بارگم اس کے خلاف ہو جائے گا۔ اور یہ بات میں جانتا ہوں کہ بارگم لڑنا پھرنا تو جانتا ہے۔ لیکن کاروبار اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ چنانچہ دو ہی صورتیں پیش آئیں گی۔ یا تو بارگم مارسیلا کو ختم

نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ اُسے بکنا پڑے گا یا مرنا پڑے گا۔ دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ڈیٹھ جانسن نے فیصلہ کر لیا ہے کہ کاروبار کو اور زیادہ وسعت دینے کے لئے ریڈ فلیم پر مکمل قبضہ ضروری ہے۔ سی۔ ایچ کے خاتمے کے بعد اب ایسا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ ہمارا سارا دھندہ چوہٹ ہو جائے گا۔ اور ریڈ فلیم کے ریٹس پر مال بھی نہیں خریداجا سکتا۔ اس طرح ہمارا کام نقصان میں چلا جائے گا۔ اور دوسری بات یہ کہ آخر کب تک ہم دوسروں پر انحصار کرتے رہیں گے۔۔۔“ جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ اگر تنظیم فیصلہ کر چکی ہے تو ٹھیک ہے جو حکم۔۔۔ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔۔۔ جانسن نے کہا۔

”باس۔ مارسیلا سے زیادہ اہم بارگم ہے۔ کیونکہ وہ پولیس کمشنر کا بھائی بھی ہے اور آئس لینڈ کا سب سے خطرناک ترین آدمی بھی۔ اس کا نام پورے آئس لینڈ کے لئے دہشت بن چکا ہے۔ اور پولیس کمشنر مارسیلا کے ساتھ ہے۔ بس یہی تکیوں مجھے خطرناک لگتی ہے۔“ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”اور۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جاسکتے ہو۔ میں ڈیٹھ جانسن کے اعلیٰ احکام تک یہ رپورٹ پہنچا دیتا ہوں۔“ جانسن نے

کر دے گا یا پھر وہ مار سیلا سے انتقام لینے کی غرض سے ہمارے ساتھ آن ملے گا۔ اور ہم آسانی سے ریڈ فلیم کے سارے کاروبار پر قابض ہو جائیں گے۔ ان کے کارخانے کا محل وقوع معلوم نہ ہو رہا تھا وہ آپ نے چیک کر لیا اور۔۔۔ دوسری طرف سے ماتھر نے جواب دیا۔

”سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ ریڈ فلیم الٹی ہم پر ہی الٹ پڑے۔ اور ہم کاروبار کی بجائے موت کے بھیاٹک کھیل میں الجھ جائیں۔ بارگھم بے حد عیار اور خطرناک آدمی ہے اور۔۔۔ جانسن نے منہ بند کرتے ہوئے کہا۔

”یہ آپ کس چکر میں الجھ گئے ہیں عمران صاحب“

”ایک ذرا دیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”چکر میں میں نہیں الجھا بلکہ چکر مجھ میں الجھ گیا ہے۔“ عمران نے منہ بند کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر

”ٹائیگر سپیکنگ۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

”ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔
”عمران بول رہا ہوں۔ الفت حسین کے قاتل کا کچھ پتہ چلا“

”ان نے سخت لہجے میں پوچھا۔
”ایس باس۔۔۔ میں نے انتہائی بھاگ دوڑ کر کے پتہ چلا لیا ہے الفت حسین کو البرٹ کے کسی آدمی نے گولی ماری ہے۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”آپ فکر نہ کریں۔ یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں عنقریب آپ کو خوشخبری سناؤں گا۔ میں ایسا ڈرامہ شیج کروں گا کہ ریڈ فلیم کے ہونے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آکرے گا اور۔۔۔ ماتھر نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

”اور کے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں ڈیٹھ چانس کی پوری تنظیم کو ریڈ آرڈرز بھجوا دیتا ہوں تاکہ ہر آدمی البرٹ بھی رہے اور ضرورت کے وقت ہتھارمی نہ دہی کر سکے اور۔۔۔ جانسن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے باس۔ ایسا مناسب رہے گا اور۔۔۔ ماتھر نے کہا اور جانسن نے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر اسے دراز میں واپس رکھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بٹھایا۔ اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"البرٹ — یہ کون ہے۔ نئے نئے نام سنائی دے۔" ذہن میں تھی۔ چنانچہ میں نے زیر زمین دنیا کے مخبروں کو ٹھٹھلاہیں۔ "عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"یہ آدمی زیر زمین دنیا میں خاموش قاتل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ روڈ می پیشہ در قاتل ہے۔ اور البرٹ کے لئے کام کرتا ہے۔ یہ ویسے تو ہوٹل شیرازہ کا ایک عام سادیٹر ہے۔ اور کسی غلط کام میں نہیں۔ روڈ می کی تلاش شروع کی لیکن وہ گدھے کے سر سے میں براہ راست ملوث نہیں ہے۔ لیکن جب بھی کوئی قتل ہوتا ہے شیخوں کی طرح غائب ہے۔" ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے پوری زیر زمین دنیا میں البرٹ کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ اب بھی بات ہے۔

البرٹ پوری آکر ختم ہوئی ہے۔ میں نے جو تحقیقات کی ہے۔ اس۔ تم اس البرٹ کو اغوا کر سکتے ہو۔" عمران نے ایک لمحہ پتہ چلتا ہے کہ البرٹ قاتل کا نگلی ہے۔ میرا مطلب ہے۔ وہ سو ہوش رہنے کے بعد پوچھا۔
کر نے والا ہے۔ اور پھر شکار کی حیثیت کے مطابق قاتل منتخب کر لیا جی۔ بالکل کر سکتا ہوں۔ لیکن البرٹ سے کچھ معلوم نہ ہو سکے اس طرح اس کے ہاتھ صاف رہتے ہیں۔ "ٹائیگر نے۔ کیونکہ بوڑھا آدمی ہے اور دل کا مریض ہے۔ اس پر تشدد نہیں جواب دیا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو۔ کہ تمہیں کس طرح پتہ چلا کہ البرٹ اسے کہا۔
نے الفت حسین کو قتل کر دیا ہے۔" عمران نے خشک لہجے میں اس طرح اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو کہ کسی کو پتہ نہ چلے میں کہا۔
جناب۔ میں الفت حسین کو لے کر ہوٹل سے باہر نکلا ہی تھا۔ کئے صحت یاب کر دوں گا۔" عمران نے کہا۔

اچانک ایک سرخ رنگ کی کار میرے قریب سے گزری۔ اس میں ٹھیک ہے باس۔ ایک گھنٹے کے اندر وہ رانا ہاؤس سے فائدہ ہوا اور الفت حسین سڑک پر ہی الٹ گیا۔ کار نکل گئی۔ اور صبح جائے گا۔ ٹائیگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں اس کار کے پیچھے دوڑ پڑا۔ لیکن اگلے ہی موڑ پر یہ کار سڑک سے گریز کر گئی۔
کٹارے کھڑی ملی۔ وہ خالی تھی۔ میں نے اس کی تلاشی لی۔ لیکن کچھ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کرپٹل دبایا اور دوبارہ نمبر ڈاکل کرنے دستیاب نہ ہوا۔ کار میں دو افراد سوار تھے۔ جن میں سے ایک کی شروع کر دیتے۔

صرف جھلک مجھے دکھائی دے تھی۔ اس کی ناک کی مخصوص بناوٹ۔ "جوزف سپیکنگ"۔ چند لمحوں بعد جوزف کی آواز

سنائی دی۔

”جوزف — ٹائیگر ایک بوڑھے آدمی کو لے کر رانا باؤس پہنچے گا۔ جیسے ہی یہ پہنچے۔ مجھے اطلاع کہ دینا یہاں طاہر کے نمبر پر اور اس بوڑھے کا خاص خیال رکھنا۔ یہ دل کا مریض ہے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”دل کا مریض — اودہ پھر تو مجھے اس کی خدمت خاطر بھی کہنی پڑے گی۔“ جوزف کی آواز سنائی دی۔
”ہاں۔ لیکن خیال سے کہیں زیادہ کھلا پلانہ دینا اسے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”عمران صاحب — عام سا منشیات کا کیس ہے اور سوائے ملک میں انٹی نارکوٹکس کا باقاعدہ محکمہ موجود ہے جس کا عملہ بھی ملے۔ تنخواہیں لے رہا ہے۔ پھر آپ اتنی درد سہی کیوں مول لے رہے ہیں۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”دراصل میری تنخواہ ہنگامی کے لحاظ سے شارٹ ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو اور ٹائم کم لو۔ گزارہ تو کسی طور پر کرنا ہی ہے۔“ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو دکھلکھلا کر منہں پٹا۔

”دیئے آپ کو اس سارے چکر کی آخر اطلاع کیسے مل گئی۔“ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

”دراصل سپرنٹنڈنٹ فیاض کے اصرار پر میں نے ایک ہوٹل میں ہونے والی پارٹی میں شرکت کی حامی بھر لی۔ یہ پارٹی فیاض کے

مجھے کا کوئی آدمی اپنی ترقی کی خوشی میں دسے رہا تھا۔ اور فیاض نے وہاں اپنے سارے دوستوں کو بلایا ہوا تھا۔ میں جب پارٹی میں جانے کے لئے نکلا تو اتفاق سے راستے میں کار کا ٹائر فلیٹ ہو گیا۔ اب میں نے تو ذرا ٹھاٹھ دار لباس پہنا ہوا تھا۔ اس لئے خود ویل تبدیل کرنے کی بجائے میں نے قریب ہی ایک دکان چیک کر لی۔ یہ چیمبر لگانے والے کی دکان تھی۔ میں نے اس کے ملازم کو ویل تبدیل کرنے کے لئے کہا۔ اور خود وقت گزارنے کے لئے ٹھہرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تو میں نے ایک دکان سے ایک آدمی کو پیٹی سائیڈ کا ایک سر بہر ڈبہ لے کر نکلتے ہوئے دیکھا۔ حالانکہ نہ یہ دکان پیٹی سائیڈ کا کاروبار کرنے والی تھی۔ اور نہ ہی وہ آدمی لباس اور کپڑوں کے لئے خرید کر لے جا رہا ہے۔ چنانچہ میں اس دکان کے اندر گیا تو یہ دکان کھیس دریاں فروخت کرنے والوں کی تھی۔ میں حیران ہوا کہ پیٹی سائیڈ کا کھیس دریوں کے کاروبار سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ وہاں دکان پر ایک ایسا آدمی موجود تھا۔ کچھ روز پہلے میں نے اخبار میں جس کا فوٹو دیکھا تھا۔ وہ سماجی کارکن تھا اور منشیات دہی کے خلاف پولیس کی طرف سے بنائی جانے والی کسی رضا کار ٹیم کا چیئر مین تھا۔ میں نے اس سے اخبار والی بات کی تو وہ بڑی طرح بڑبڑا گیا۔ اس کی آنکھوں سے گہری پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اور وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔ اس دوران مجھے کاؤنٹر سے نیچے پیٹی سائیڈ کے کئی ڈبوں کی جھلک نظر آ گئی۔ میں نے اچانک

شاید نقلی مال کا کاروبار کیا جاتا ہو گا۔ لیکن شوق کے چہرے کے تاثرات
 بتا رہے تھے کہ وہ ایسا کام نہیں کرتا۔ چنانچہ میں واپس آ گیا۔ البتہ
 ٹائیگر نے کام دکھایا۔ اس نے اس کے دو سٹوروں کا بیٹہ لگایا۔ اور
 پھر ایک آدمی کو جو ان میں سے ایک سٹور پر کام کرتا تھا گانٹھ لیا۔
 اس سے پتہ چلا کہ یہاں دراصل منشیات کا دھندہ ہوتا ہے۔ جب بھی
 نیا مال آتا ہے اس میں سے کچھ مال علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ
 مال پورا سارا طریقے سے غائب کر دیا جاتا ہے۔ اس پر میں نے ایکسٹو
 کے طور پر انٹی ٹارگوٹکس کے ڈائریکٹر جنرل سے بات کی۔ چنانچہ شوق
 انٹریپرائز کے دونوں سٹوروں پر چھاپہ مارا گیا۔ ایک سٹور میں معمولی سا
 مال تھا۔ اُسے سیل کر دیا گیا۔ جب کہ دوسرے سٹور میں ابھی مال کی
 نئی ڈیلیوری آئی تھی۔ وہاں تحقیقات کے بعد مال کے علیحدہ کئے
 ہوئے ڈھیر میں سے ایک ڈبے کا کیمیا فی تجزیہ کر لیا گیا۔ تو معلوم
 ہوا کہ ان ڈبوں میں انتہائی اعلیٰ کوالٹی کی منشیات بھری ہوئی ہے۔ اس
 دوران شوق صاحب فیاض کو ساتھ لے کر میرے فلیٹ میں آ گئے۔
 انہیں اس بات پر غصہ تھا کہ میں نے انہیں دھمکیاں دے کر ان کی
 بے عزتی کی ہے۔ حالانکہ انہیں معلوم نہ تھا کہ ان کے باقاعدہ وارنٹ
 گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ بہر حال چونکہ مجھے احساس تھا کہ یہ دھندہ
 یقیناً شوق کی لاعلمی میں ہو رہا ہے اور شوق شریف آدمی ہے۔ اس
 لئے میں نے فوری طور پر اُسے گرفتاری سے بچا لیا۔ البتہ ٹائیگر اس
 دوران کام کرتا رہا۔ اور پھر ٹائیگر نے معلوم کر لیا کہ غلط کام سٹور اسٹار ج
 لغت حسین کے ذریعے ہوتا ہے۔ لغت حسین نے قبول بھی کر لیا۔

اس سے میں سوال کر دیا تو اس نے بتایا کہ اس کی زمینیں ہیں اور
 اس نے یہ ڈبے وہاں سیرے کے لئے خریدے ہیں۔ لیکن میں
 اس کی حالت چیک کر چکا تھا۔ بہر حال میں واپس آ گیا۔ میں نے
 پھر چاہا کہ اس بار سے میں فیاض کو ٹپ دوں گا۔ وہ خود ہی تحقیقات
 کرے گا۔ چنانچہ ویل تبدیل کر کے میں پارٹی میں پہنچ گیا۔ اور پھر وہاں
 فیاض نے شوق سہارن پوری سے تعارف کرایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی
 بتایا کہ اس کا پیٹی سائیکل کا بہت وسیع کاروبار ہے۔ اور یہ
 دارالحکومت میں پیٹی سائیکل کا بہت بڑا اور آمد کنندہ ہے۔ میں
 نے جب باتوں باتوں میں اس سے پوچھا کہ وہ کون سی کمپنی کی
 ادویات منگواتا ہے تو اس نے جو نام لیا وہ بالکل وہی تھا جس کمپنی
 کے ڈبے میں کھیس دریوں والی دکان میں دیکھ آیا تھا۔ اس پر
 میرا ذہن اور زیادہ مشکوک ہو گیا۔ فیاض سے اس کے تعلقات بتا
 رہے تھے کہ وہ شخص شاید فیاض سے انتہائی گہرے تعلقات
 رکھنے کے لئے باقاعدہ کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ دوسرے
 روز میں اس کے دفتر پہنچ گیا۔ تاکہ مزید معلومات حاصل کروں۔ اس
 دوران میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ شوق انٹریپرائز کے بارے
 میں مزید تحقیقات کرے۔ وہاں جا کر میں نے محسوس کیا کہ شوق صاف
 آدمی ہے۔ حالانکہ میں نے اس پر الزام تراشی بھی کی کہ وہ اصل مال
 پٹوسی ملک میں سمگل کر دیتا ہے اور نقلی مال فروخت کرتا ہے کیونکہ
 اس وقت تک میرے ذہن میں یہ شبہ تک نہ تھا کہ پیٹی سائیکل
 کے ڈبوں میں بھی منشیات پیک کی جاسکتی ہے۔ میں نے سوچا کہ

اچکاتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ منشیات سے چم اور کیرٹس مار ادویات سے چم دونوں قسم کے ڈبے یکساں طور پر سیلڈ ہیں۔ اور بظاہر ان میں کسی قسم کا کوئی فرق یا نشانی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے یہ منشیات ان ڈبوں میں مقامی طور پر نہیں بھری جاتی بلکہ یہ کام پیچھے اس کمپنی کی طرف سے کیا جا رہا ہے جو یہ ادویات تیار کرتی ہے۔" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ کام بین الاقوامی طور پر ہو رہا ہوگا۔" بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ کیس کا ابھی آغاز ہوا ہے۔ انجام بخشنے تک ہو۔" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اس کمپنی تک جائیں گے۔" بلیک زیرو نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف اس کمپنی تک بلکہ اس کا رخا نے تک جہاں یہ خوف ناک منشیات تیار کی جاتی ہیں۔ یہ اب ضروری ہو گیا ہے۔ کہ پوری دنیا میں پھیلنے والی اس لعنت کی جڑ پر ضرب لگائی جائے۔ یہاں تو چھوٹی چھیلیاں ہیں اور اب تک اس لعنت کا خاتمہ اس لئے نہیں ہو رہا کہ ہر جگہ چھوٹی چھیلیوں کا ہی شکار کھیلنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔" عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"یہ کمپنی کس ملک کی ہے۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس لینڈ کی ہے۔" اور مجھے پہلے بھی اڑتی اڑتی خبریں مل چکی ہیں۔

ہیں نے اپنے طور پر مزید پوچھ گچھ کرنے کے لئے الفت حسین کو رانا ڈوس پہنچانے کا حکم دیا۔ لیکن الفت حسین کو گولی مار دی گئی۔ اور اب تمہارے سامنے ٹائیگر نے بتا دیا ہے کہ یہ کام البرٹ کے کہنے پر روڈی نے کیا ہے اور روڈی غائب ہے۔" عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تو اب تو کیس ختم ہو گیا۔ الفت حسین یہ کام یہیں سٹور میں کرتا ہو گا۔ کہ ڈبوں سے کیرٹس مار ادویات نکال کر ان میں منشیات بھر دیتا ہو گا۔ اس کے پیچھے یقیناً پورا گینگ ہو گا۔ اور اب البرٹ کے ذریعے اس کا پتہ چل جائے گا۔ اس طرح معاملہ ختم۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے تو کیس بھی اب شروع ہوتا نظر آ رہا ہے۔ تم کہہ رہے ہو ختم شدہ۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر حبیب سے وہ لفافہ جس میں انسپکٹر شاہد اُسے رپورٹ دے گیا تھا بلیک زیرو کی طرف اچھال دیا۔

"اس رپورٹ کو پڑھو۔" عمران نے کہا۔

اور بلیک زیرو نے لفافہ اکٹھا کر اس میں سے رپورٹ نکالی اور اُسے پڑھنا شروع کر دیا۔

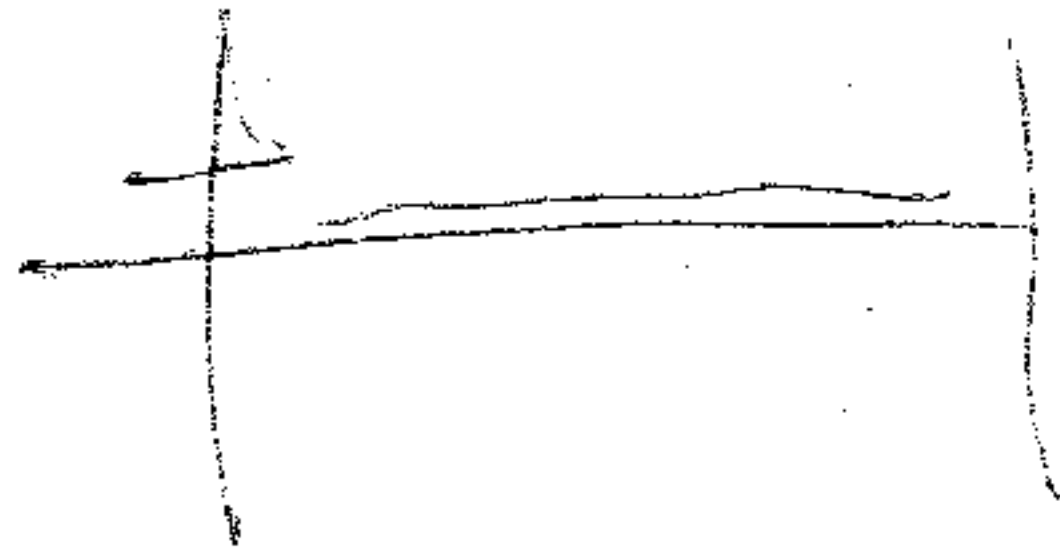
"کیا مطلب۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق تو وہ ڈبہ جسے چیک کیا گیا ہے باقاعدہ سیل تھا اور یہ سیل مقامی نہیں ہو سکتی۔" بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں بھنویں

کہ آج کل اس لینڈ بین الاقوامی طور پر منشیات کی تیاری کا گڑھ بن چکا ہے۔ — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے میز پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھالیا۔
 ”ایک ٹو“ — عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
 ”جوزف بول رہا ہوں عمران صاحب سے بات کہائیں“

جوزف نے کہا۔
 ”ہاں کیا بات ہے“ — عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔
 ”گا“ عمران صاحب۔ ٹائیگر ایک بوڑھے کو پہنچا گیا ہے۔ وہ واقعی دل کا مریض لگتا ہے۔ اور شاید صدیوں سے ایسا ہے۔“ جوزف کی آواز سنا فی دی۔

”صدیوں سے۔۔۔ اودہ پھر تو اس کی خاطر خدمت کرنی ہی پڑے گی۔ تاکہ اودہ کچھ ہو سکے یا نہ۔ کم از کم صدیوں کی تاریخ تو درست ہو ہی جائے گی۔ میں آ رہا ہوں۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”میں ذرا تاریخ درست کر آؤں۔ پھر آئندہ کا کوئی پروگرام بنائیں گے۔“ — عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔



مار سیلا بڑے بے چین انداز میں کمرے میں ہٹل رہی تھی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اس وقت وہ واقعی کوئی بپھری ہوئی شیرنی لگ رہی تھی۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتی اور پھر ٹھٹھنے لگ جاتی۔ چند لمحوں بعد میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی کو سخت آواز میں بج اٹھی۔ تو مار سیلا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے سیور اٹھالیا۔

”لیس۔۔۔ مار سیلا پتہ بگنگ“ — مار سیلا نے انتہائی سخت آواز میں کہا۔

”مم۔۔۔ مم۔۔۔ مادام۔۔۔ میں جیکب بول رہا ہوں۔ لگ لگ کارخانے سے مادام۔۔۔ کارخانے پر ڈیوٹی چانس والوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ تمام کارکنوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں بھی شدید زخمی

”اوہ — تہ — تہ — تم بارگم — یہ تم کہہ رہے ہو۔“
مارسیلا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”ہاں — یہ میں کہہ رہا ہوں۔ تمہیں یاد ہے تم نے مجھے مگرا دیا تھا۔
اس لئے کہ تم میرے بھائی کو پسند کرتی تھیں اور وہ پولیس کمشنر تھا۔
لیکن تمہارے انکار نے میرے سینے میں انتقام کی آگ جلا دی تھی۔
اور میں موقع کی انتظار میں تھا۔ اور اب ڈیٹھ چانس کی وجہ سے مجھے
موقع مل گیا ہے۔“ — لمبے توڑنگے بارگم نے بڑے طنز یہ لہجے
میں کہا۔

”لیکن تم تو خود ریڈ فلیم کے عملی طور پر اسچارج تھے۔ میرا تو صرف نام
تھا۔ پھر تم نے ایسا کیوں کیا۔ تم نے ریڈ فلیم سے غداری کیوں کی؟“
مارسیلا نے بڑی طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ میں ریڈ فلیم کے ساتھ ساتھ ڈیٹھ چانس کا بھی چیف
بننا چاہتا تھا۔ اس لئے جب ڈیٹھ چانس والوں نے مجھ سے بات
کی تو میں نے فوراً حامی بھر لی۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے تمہارے
محبوب اور اپنے بھائی کو گولی ماری۔ اس کے بعد کارخانے پر قبضہ
کیا۔ اور اب تمہارے پاس آیا ہوں۔ تاکہ تمہارا خاتمہ کر کے میں
ریڈ فلیم کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دوں۔ اس کے بعد ڈیٹھ چانس
میرے ہاتھوں فنا ہوگی اور آخر کار آئس لینڈ میں ایک ہی پارٹی
سود جائے گی۔ جس کا سربراہ بارگم ہوگا۔ عظیم بارگم۔“ — بارگم نے
غمزہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ تو یہ منصوبہ ہے تمہارا۔ لیکن تم اکیلے کچھ نہ کر سکو گے۔ تم

ہوں۔ اور بڑی مشکل سے فون کر رہا ہوں۔“ — دوسری طرف سے

ایک ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔
”اوہ — بارگم کہاں ہے۔ وہ کیا کر رہا ہے۔“ — مارسیلا
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”وہ — ڈیٹھ چانس والوں سے مل گیا ہے۔ وہی تو ڈیٹھ
چانس والوں کو اندر لے آیا ہے۔ اور اس نے ایک ایک کارکن
کو گولیوں سے اڑا دیا ہے۔ مم — مم — مادام۔ اب وہ آپ
کو قتل کرنے آرہے ہیں۔ آپ اپنی حفاظت کریں۔ مم — مم —
مم —۔۔۔۔۔۔“ — جبکہ نے رک رک کر کہا۔ اور پھر اس
کی آواز ڈوب گئی۔ مارسیلا کی آنکھیں اب خوف کے ساتھ ساتھ
حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔

”بارگم ان سے مل گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“
مادام نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور
پھر جیسے بجلی کا جھٹکا لگتا ہے۔ اس طرح اس کے جسم کو زوردار
جھٹکا لگا۔ اس نے جلدی سے سیور کر بیڈل پر رکھا اور کمرے کی
شمالی دیوار کی طرف بھاگنے لگی۔ جس میں ایک بڑی سی الماری نصب
تھی۔ لیکن ابھی وہ اس الماری تک نہ پہنچی تھی کہ یک لمخت دروازہ ایک
دھماکے سے کھلا۔

”خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو مارسیلا۔“ — ایک چیختی ہوئی آواز سنائی
دی اور مارسیلا کا جسم یک لمخت ساکت ہو گیا۔ اس کے سامنے
اس کا ہی اپنا آدمی بارگم ہاتھ میں مشین گن اٹھائے کھڑا تھا۔

نے اپنے دوستوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور حبیب کو کئی آدمی اپنے دوست
ضائع کر بیٹھے تو وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ تم دیکھنا کہ ڈیٹھ جانس والے
آخر کار تمہیں گولی مار دیں گے۔" — ماریسا نے ہونٹ

چلتے ہوئے کہا۔
 ”ہوں۔ مجھے گولی مار دیں گے بارگم کو۔ ابھی کسی ماں نے ایسا بچہ
 نہیں جنا جو بارگم کو گولی مار سکے۔“ — بارگم نے انتہائی فخر سے

بچے میں کہا۔
 "اگر تم چاہو تو اس کام میں مہتار دی مدد میں کر سکتی ہوں۔ اب مہتار
 بھائی ختم ہو گیا ہے تو میں آزاد ہوں اس سے پہلے وہ مجھے بلیک میل
 کر کے جبراً اپنے ساتھ رکھتا تھا۔" _____ مارٹین نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔ "میں نے کسی کوشش نہ کر دیا۔" بارگم اپنی کھوپڑی مجھے چکرو دینے کی کوشش نہ کر دیا۔ بارگم نے انتہائی تنگی اچھے میں ایک ہزار آنکھیں رکھا ہے۔ — بارگم نے انتہائی تنگی اچھے

میں کہا۔
 "اگر تم اسے چکر سمجھ رہے ہو تو ٹھیک ہے بے شک مجھے گولی مار سیکھانے کہا۔
 دو۔ میں مرنے کے لئے تیار ہوں۔" — مار سیکھانے کہا۔

دو۔ میں مرے سے تیار ہوں۔
 "گوئی تو بہر حال میں تمہیں مار دوں گا۔ لیکن ابھی نہیں۔ میں تمہیں
 اتنی آسان موت نہیں مار دوں گا۔ چلو دروازے کی طرف۔"
 بارگم نے کمرخت ہتھ میں کہا۔

اور مار سیلا ہونٹ کاٹتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ بارگم کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتی تھی کہ وہ انتہائی کینہ پرور عیار اور

ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور ایک جام رکھا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے سے ایک مشین گن لٹک رہی تھی۔ مارسیلا حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔ یہ نوجوان اس کے لئے اجنبی تھا۔ نوجوان نے ٹرے بیڈ سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹی میز پر رکھی اور پھر واپس مڑنے لگا۔

"کھڑو — تم کون ہو؟" — مارسیلا نے تیز لہجے میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بارگم کا آدمی ہوں مارسیلا۔ اور تم بارگم کی قید میں ہو۔ چیف بارگم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے لئے ان کی پسندیدہ شراب اس کمرے میں پہنچا دوں۔ وہ کسی وقت بھی آنے والے ہیں۔" — نوجوان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اُس وقت بارگم کہاں ہے؟" — مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ڈیٹھ چانس کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ انہوں نے اپنی عقلمندی سے ڈیٹھ چانس تنظیم پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ ڈیٹھ چانس کا چیف چانس ان کے ماتحتوں مارا جا چکا ہے۔" — نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"چانس۔۔۔ اوہ۔ تو وہ ڈیٹھ چانس کا چیف تھا۔ جب کہ میں نے تو سنا ہے کہ ڈیٹھ چانس کے چیف کا ایک پورا گروپ ہے جو خفیہ رہتا ہے۔" — مارسیلا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چانس نے خود ہی افواہ پھیلائی ہوئی تھی۔ لیکن تم جانتی ہو۔ ہائے چیف بارگم کو کوئی ڈائج نہیں دے سکتا۔ اس لئے اس نے اُسے ٹریس کر لیا۔ اور پھر ایک خوف ناک جنگ کے بعد چانس مارا گیا ہے۔ اور چیف بارگم نے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ ریڈ فلیم اور ڈیٹھ چانس دونوں کا اکیلا سربراہ ہے۔ ریڈ فلیم کو ڈیٹھ چانس میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ اب یہ تنظیم ڈیٹھ چانس کہلائے گی۔ میں بارگم کا منبر ٹو ہوں۔ میرا نام چیری ہے۔ باس نے وعدہ کیا ہے کہ جب اس کا دل تم سے بھر جائے گا تو وہ تمہیں میرے حوالے کر دے گا۔" — چیری نے بڑے ادب شانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم کب سے بارگم کے ساتھ ہو۔ پہلے تو تم مجھے کبھی اس کے ساتھ نظر نہیں آئے تھے۔" — مارسیلا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نظر کیسے آتا۔ میں چیف کی ذاتی تنظیم میں شامل تھا۔ چیف کا شروع سے پروگرام تھا کہ وہ ریڈ فلیم پر قبضہ کرے لیکن وہ اپنے بھائی کی وجہ سے خاموش تھا۔ البتہ اس نے ہنگامی صورت حال کے لئے انتہائی خفیہ طور پر اپنی ایک ذاتی تنظیم بنائی ہوئی تھی۔ اور جب ڈیٹھ چانس نے اُسے یہ موقع فراہم کر دیا تو اس نے تیزی سے حرکت کی۔ اس کے بھائی کا خاتمہ ڈیٹھ چانس نے کر دیا تھا۔ اس کے بدلے میں چیف نے انہیں ریڈ فلیم کے خفیہ کارخانے پر قبضہ کر دیا۔ لیکن بات یہاں تک نہیں۔"

آگے بڑھتی رہی۔ اور یہ ساری تنظیم تھی۔ جس کی مدد سے آخر کار ایک غوث ناک مقابلے کے بعد وہ ڈیوٹ چانس پر بھی قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پیرری نے جواب دیا۔
"تو یہ جگہ بارگم کا خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے۔" مارسیلا نے

سہمڑے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ اور اب یہ انٹرویو بند۔ چیف کسی بھی لمحے آ سکتا ہے۔ پیرری نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔
"بارگم۔ تمہارے شیطان باگھ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔" مارسیلا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
اور پھر وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتر آئی۔ ٹانگیں بندھی ہوئے کی وجہ سے وہ چل تو نہ سکتی تھی۔ لیکن وہ مینڈک کی طرح اچھل اچھل کر آگے بڑھنے لگی۔ اور چند لمحوں بعد وہ دروازے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی۔ دروازہ کھلے گا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے اس کی چوکھٹ ٹی۔ آئرن کی ہی تھی۔ ٹی۔ آئرن کا ایک کنارہ دیوار سے قدرے باہر کونکلا ہوا تھا شاید کسی وجہ سے وہاں سے پلاسٹر جھڑ گیا تھا۔ اور یہ کنارہ خاصا تیز تھا۔ مارسیلا کی نظریں اس کنارے پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ دروازے کے قریب پہنچ کر تیزی سے مڑی اور پھر اس نے اندازے سے ہاتھوں پر بندھی ہوئی دسی کو اس کنارے پر رکھ کر زور سے رگڑنا شروع کر دیا۔ چونکہ دروازے کی طرف اس کی پشت تھی۔ اس لئے ظاہر ہے وہ دیکھ تو نہ سکتی تھی۔ صرف اندازے سے ایسا کر رہی تھی۔ اس لئے اس کی

کلائیوں پر رگڑ کی وجہ سے خراشیں پڑنے لگیں لیکن وہ ہونٹ بیچنے پنی کوشش میں لگی رہی۔ اس کے ہاتھ خاصی تیزی سے چل رہے تھے۔ کیونکہ پیرری نے اُسے بتایا تھا کہ کسی بھی لمحے بارگم آنے والا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ اگر بارگم آ گیا تو پھر وہ کسی صورت بھی یہاں سے زندہ باہر نہ نکل سکے گی۔ اس لئے اُسے خراشوں اور زخموں کی بھی پروا نہ تھی۔ چند لمحوں بعد دسی ایک لمخت ڈھیلی پڑ گئی۔
اور مارسیلا نے اپنے دونوں ہاتھوں کو مخالف سمتوں میں رکھ کر ایک زوردار جھجکا دیا تو ہلکی سی چیٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ علیحدہ ہو گئے۔ اس نے جلدی سے ہاتھ سامنے کئے تو ابھی تک دسیاں اس کی کلائیوں سے لٹک رہی تھیں۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے انہیں علیحدہ کیا اور پھر جھجکا کہ اس نے پیروں میں بندھی ہوئی دسیاں کھول دیں اب وہ آزاد تھی۔

مارسیلا کے پاس چونکہ کوئی ہتھیار نہ تھا۔ اور اُسے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ وہ اس وقت بارگم کی ذاتی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ اس لئے یہاں سے نکلنے کے لئے اُسے اسلحے کی اشد ضرورت تھی۔ چنانچہ اس نے اسلحے کی تلاش کے لئے ادھر ادھر دیکھا۔ اور پھر اس کی نظریں ٹوے میں رکھی ہوئی شراب کی بوتل پر پڑ گئیں۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر وہ بوتل اکٹائی اور اُسے ہاتھ میں پکڑ کر وہ دوبارہ دروازے کی طرف بڑھی۔ دروازہ باہر سے بند نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموشی سے کھل گیا۔ مارسیلا نے باہر جھانکا تو باہر ایک دابہ داری تھی۔ جس کے اختتام پر سیڑھیاں ادا پر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

مارسیلا ہاتھ میں بوتل پکڑے راہداری سے گزر کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی
 اوپر پہنچ گئی۔ اوپر موجود دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔ مارسیلا چند لمحے
 دروازے کے قریب کھڑی دوسری طرف کی آہٹ سنتی رہی لیکن
 دوسری طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ مارسیلا نے سر باہر کر کے
 جھانکا۔ تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ باہر موجود برآمدے کے دائیں
 طرف کمرے میں بیٹھے ہوئے چیری کی پشت اُسے نظر آرہی تھی۔
 مارسیلا انتہائی آہستگی سے برآمدے میں آئی اور پھر ہاتھ میں بوتل
 پکڑے وہ بلی کی طرح دبے پاؤں چلتی اس کمرے کی طرف بڑھنے
 لگی۔ اُسی لمحے چیری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل مینیر پر ایک دھماکے
 سے رکھی اور اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ مارسیلا جو دروازے کے قریب
 پہنچ چکی تھی ایک نکتہ جھپٹ کر دروازے کی سائیڈ میں ہو گئی۔
 ”باس تو آتا ہے گا۔ لیکن اب مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا
 دروازے کے اندر سے چیری کی نشے میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی
 دی۔ اور مارسیلا نے ہونٹ پھینچ لئے۔
 دوسرے لمحے چیری دروازے سے باہر نکلا۔ وہ اپنی سی
 جھونک میں ادھر ادھر دیکھے بغیر تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ لیکن
 ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ مارسیلا کا ہاتھ حرکت میں
 آیا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل پوری قوت سے چیری کی
 کھوپڑی پر پڑی۔ ایک زردار دھماکا ہوا اور چیری پیچ مار کر منہ کے
 بل نیچے گرا۔ مارسیلا کے ہاتھ میں موجود بوتل درمیان سے ٹوٹ
 گئی تھی۔ اور اب آدھی ٹوٹی ہوئی بوتل اس کے ہاتھ میں رہ گئی تھی۔

نیچے گرتے ہی چیری نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش
 کی۔ لیکن مارسیلا کی لات چلی اور چیری ادھ کی آواز نکال کر ملیٹ کر
 دوبارہ فرش پر گرا۔ اب اس کی پشت فرش سے لگی ہوئی تھی۔ اُسی
 لمحے مارسیلا نے پوری قوت سے ٹوٹی ہوئی بوتل کے نیزوں کی
 طرح تیز کنارے پوری قوت سے اس کی گردن پر مارے۔ اور چیری
 کا جسم بڑی طرح پھڑکنے لگا۔ ٹوٹی ہوئی بوتل کے تیز کناروں نے چیری
 کی گردن کو جگہ جگہ سے اس طرح کاٹ دیا تھا جیسے کسی نے خنجر سے
 اس کی گردن کو کئی ٹکڑوں میں کاٹنے کی کوشش کی ہو۔ چیری کی گردن
 سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا۔ اور اس کا جسم اس بڑی طرح
 پھڑکنے لگا جیسے ذبح ہونے کے بعد بکری کا جسم پھڑکتا ہے۔
 مارسیلا نے بوتل ایک طرف پھینکی۔ اور پھر تیزی سے پھاٹک
 کی طرف دوڑ لگا دی۔ چیری نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔ کہ یہ عمارت
 ہیڈ کوارٹر کی ہے۔ حالانکہ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ جس میں چیری کے
 علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ یقیناً یہ بارجم کا کوئی خفیہ عشرت کدہ تھا۔
 مارسیلا نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھولی اور باہر ہٹ کر پر آگئی۔ باہر
 آتے ہی ابھی وہ پوری طرح سنبھلی بھی نہ تھی۔ کہ سرخ رنگ کی کار کے
 بریک چڑچڑائے۔ اور کار اس کے قریب ایک جھٹکے سے رکی۔
 ”مارسیلا۔ تم کار سے بارجم کی تیز آواز سنائی دی۔
 اور مارسیلا کسی وحشی ہرنی کی طرح اچھلی اور ایک لمبی پھلانگ لگا کر
 وہ پھاٹک کے ساتھ موجود سائیڈ لکی میں دوڑتی چلی گئی۔ خوف ناک
 بارجم عین آخری لمحے اس کے سر پر آ پہنچا تھا۔

بریکوں میں ڈوبتا چلا گیا۔



بارگم بے ستیاشا انداز میں دوڑتے دوڑتے ایک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ اس نے مارسیلا کے جسم کو ایک سیاہ رنگ کی در سے ٹکرا کر مڑک پر جس طرح رول ہوتے دیکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی کئی کاروں کی بریکوں کی چیخوں کی آوازیں اس کے کانوں میں بڑھتی تھیں۔ اس سے ظاہر تھا کہ اب مارسیلا کے زندہ بچ جانے کا ایک فیصد چانس بھی باقی نہ رہا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ ایک لمحے میں پولیس وہاں پہنچ جائے گی۔ اس لئے اب آگے جانا اس کے نقطہ نظر سے فضول تھا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا ریلو اس نے جلدی سے کوٹ کی حبیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑک واپس بھاگنے لگا۔ ب وہ جلد از جلد اس کو کھٹی میں جانا چاہتا تھا۔ جہاں اس نے مارسیلا کو اپنے خاص آدمی چیری کی نگرانی میں رکھا ہوا تھا۔ اُسے

”رک جاؤ۔ ورنہ“ — اچانک گلی کے کنارے سے بارگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک گولی بے ستیاشا دوڑتی ہوئی مارسیلا کے کان کے قریب سے گزر گئی۔ اور مارسیلا نے ایک لخت ایک زوردار چھلانگ لگائی تھی۔ کیونکہ وہ گلی کے دوسرے کنارے پہنچ چکی تھی۔ جہاں ایک اور گلی دائیں طرف کو مڑ جاتی تھی۔ اس کی اس چھلانگ نے اس کی زندگی بچا لی تھی۔ کیونکہ دوسری گولی عین اس جگہ سے گزری تھی جہاں ایک لمحہ پہلے مارسیلا موجود تھی۔ لیکن اب مارسیلا گولیوں کی زد سے بچ گئی تھی۔ وہ دوسری گلی میں بے ستیاشا دوڑتی ہوئی اس مڑک کی طرف بڑھ رہی تھی جو اس گلی کے اختتام پر تھی۔ یہ میں روڈ تھی۔ اور مارسیلا کو یقین تھا کہ ایک بار اگر وہ اس مڑک تک پہنچ گئی تو پھر وہ بارگم کے ہاتھوں سے یقیناً بچ سکے گی۔ اس لئے وہ اپنی پوری قوت سے دوڑ رہی تھی۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ بارگم کسی بھوت کی طرح اس کے پیچھے آ رہا ہو گا۔ لیکن بے ستیاشا دوڑتی ہوئی مارسیلا آخر کار مڑک تک پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئی۔ لیکن اُسی لمحے اُسے اپنے عقب میں ایک بار پھر گولی چلنے کا دھماکہ سنائی دیا۔ اور یہ آواز سننے ہی مارسیلا نے لا شعوری طور پر ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور اس بار وہ کمان سے نکلنے والے تیر کی طرح اڑتی ہوئی سیدھی مڑک کی طرف گئی۔ کیونکہ اب دائیں بائیں مڑنے کا کوئی چانس نہ تھا۔ اُسی لمحے کسی کار کی بریکوں کے چڑچڑانے کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار دھکا لگا۔ اور پھر اس کا ذہن گہری

پھر کمرے سے نکل کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا ادھر آ گیا۔ یہ واقعی اس کا ایک خفیہ عشرت کدہ تھا۔ اور مارسیلا کو اس نے بے ہوش کر کے یہاں اس لئے بھیجا تھا کہ وہ پہلے ڈیوٹھ چانس والوں سے پیٹنا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ پھر وہ اطمینان سے آکر مارسیلا سے اپنا انتقام لے گا لیکن مارسیلا اس کے انتقام سے بچ نکلی تھی۔ بہر حال وہ مر چکی تھی۔ اور اس بات سے بارگم کو اطمینان ہو گیا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ مارسیلا ریڈ فلیم کی سربراہ رہی ہے۔ اور اگر وہ زندہ بچ کر نکل جاتی تو یقیناً اس کے لئے کئی پریشانیوں کھڑی کر سکتی تھی۔ لیکن اب اس کی طرف سے کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا۔ بارگم پھاٹک سے باہر نکلا۔ اس نے کھڑکی کو بند کر کے باہر سے کنڈی لگائی۔ اور پھاٹک کے سامنے کھڑی اپنی کاریں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک طرف بڑھی جا رہی تھی۔ بارگم کی عادت تھی کہ وہ جس خیال کو ذہن سے جھٹکنا چاہتا تھا اُسے آسانی سے جھٹک دیتا تھا۔ چنانچہ عادت کے مطابق وہ اب مارسیلا کا خیال ذہن سے جھٹک چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک چار منزلہ عمارت کی پارکنگ کی طرف مڑ گئی۔ یہ ڈیوٹھ چانس کے چیف چانس کی پیٹی سائیڈ بنانے والی کمپنی کا صدر دفتر تھا۔ کمپنی کا نام انٹرنیشنل پیٹی سائیڈ تھا۔ اور اس کمپنی کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا۔ اور چانس کی موت کے بعد اب یہ کمپنی بھی اس کی ملکیت میں چلی تھی۔ مارسیلا سے اُسے چانس کی اس کمپنی کے اصل کاروبار کا پہلے سے ہی پتہ چل چکا تھا۔ کہ اس کے ذریعے منشیات پوری

معلوم تھا کہ چیری بہت بڑا لڑکا ہے۔ اور اکیلی مارسیلا کے بس کا روگ نہیں ہے کہ وہ چیری کا مقابلہ کر سکے۔ جب کہ وہ بندھی ہوئی بھی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ مارسیلا کی مدد کے لئے کچھ اور لوگ بھی آئے ہوں گے۔ اور اب وہ ان لوگوں کا پتہ چلانا چاہتا تھا۔ دوسری گلی سے پہلی گلی میں آکر وہ اُسی طرح دوڑتا ہوا اس سڑک پر آ گیا جہاں اس کو ٹھٹی کا گیسٹ تھا۔ اور جس کے سامنے اس کی کار کھڑی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ کار تک پہنچ گیا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی ابھی تک کھلی ہوئی تھی۔ بارگم نے ایک بار پھر حبیب سے ریو الوور نکالا اور بجلی کی سی تیزی سے چھوٹی کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔ وہ بھوکے پیٹ کی طرح چوکنا تھا۔ لیکن کوٹھی میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ سامنے ہی برآمدہ سے میں اُسے چیری کی لاش پڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ بارگم ہونٹ بھینچے تیزی سے آگے بڑھا۔ اور قریب جا کر جب اس نے چیری کی لاش دیکھی تو اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ چیری کی گردن جگہ جگہ سے کٹ چکی تھی اور ساتھ ہی فرش پر ایک ٹوٹی ہوئی بوتل پڑی تھی۔ جس کے تیز کنارے خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔ بارگم اب صورت حال سمجھ گیا تھا۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا پگلے کمرے میں آیا۔ اور پھر اُسے وہاں کٹی ہوئی رسیاں بھی نظر آ گئیں اور دروازے کی چوکھٹ کے نیچے آئین کے کنارے سے لگا ہوا خون بھی۔

”ہو نہ ہو۔۔۔ تو مارسیلا نے میری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار دکھائی ہے۔“ بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور

ذریعے منشیات کا جو چکر چلایا ہوا تھا۔ وہ انتہائی کامیاب ہے۔ اور اس میں مزید وسعت پیدا کی جاسکتی ہے۔ آپ صرف کارخانے کو آرڈرز کر دیں کہ ہمیں مطلوبہ مال باقاعدگی سے مہیا کرتے ہیں۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"کون سے کارخانے کو؟" بارگم نے چونک کر پوچھا۔
"ریٹ فلیم کے جناب۔ منشیات بنانے والے کارخانے کی بات کر رہا ہوں۔" رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کی فکر مت کر۔ اس کا کام ہی اب بھی ہوگا کہ وہ منشیات تمہیں سپلائی کرتا رہے۔ اور سنو۔ یہ کاروبار وغیرہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ اس لئے یہ کاروبار تم نے سنبھالنا ہے۔ مکمل طور پر۔ میں اب مادام مارسیلا کے محل میں رہوں گا۔ میں نے اُسے پہلے ہی اس کے مالک سے خرید لیا ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ اگر تم نے کوئی گڑبڑ کی تو پھر تم دوسرا سانس لے سکو گے۔" بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں باس۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔" رابرٹ نے جواب دیا۔

"اور۔۔۔ اور سنو۔ اگر یہاں کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کرے۔ یا جہاں مال سپلائی ہوتا ہے۔ وہاں کوئی گڑبڑ ہو تبھی بتانا۔ یہ کام میں آسانی سے ٹھیک کر سکتا ہوں۔" بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

دنیا میں پھیلانی جاتی تھیں۔ اور جانسن کا یہ کاروبار واقعی پورے عروج پر تھا۔ بارگم نے اس کمپنی کے جنرل مینجر کی جگہ اپنا خاص آدمی بھیج دیا تھا۔ اور پہلے اس کا خیال تھا کہ مارسیلا سے ملنے کے بعد وہ یہاں آئے گا۔ لیکن اب چونکہ مارسیلا والا کام ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے فوری طور پر اس کمپنی کی چکنگ کا پروگرام بنالیا۔ پارکنگ میں کارروک کر وہ نیچے اترا اور پھر چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر واقع جنرل مینجر کے دفتر پہنچ گیا جب اس کے خاص آدمی رابرٹ کو اس کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ دوڑ کر دروازے پر آیا اور اپنے ساتھ بارگم کو لے کر دفتر میں آگیا۔

"کتنے آدمی کام کرتے ہیں اس دفتر میں؟" بارگم نے کسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی شگھانہ لہجے میں پوچھا۔
"جناب یہ بہت بڑی کمپنی ہے۔ یہ پوری عمارت اس کمپنی کے دفاتر پر مشتمل ہے۔ کم ڈروں اور بول ڈالر کا کاروبار ہوتا ہے۔ اور میں نے ابھی فائلیں چیک کی ہیں۔ اس کمپنی کا زیادہ کاروبار براعظم ایشیا سے متعلق ہے۔" رابرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اسے اچھی طرح کنٹرول کر سکتے ہو یا میں کوئی اور آدمی تعینات کروں؟" بارگم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"جناب میں اسے کنٹرول کر لوں گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ میں اس کے کاروبار کو مزید وسعت دوں گا۔ جانسن نے اس کمپنی کے

چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل تھی۔ اس نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بارگم اور رابرٹ دونوں کو سلام کیا۔

”اوہ — تو تم ہو زولم۔ لیکن پہلے تو تمہارا نام جکیں تھا۔ تم سرکاری اکیونٹ تھے“ — بارگم نے نوجوان کو دیکھتے ہی چونک کر پوچھا۔

”آپ کی بات درست ہے جناب۔ میرا پورا نام زولم جکیں ہے۔ میں آئس لینڈ کی سپیشل اکیونسی میں تھا۔ پھر ایک مشن کے دوران میری غلطی کی وجہ سے آئس لینڈ کو نقصان پہنچا تو چیف نے مجھے نوکری سے نکال دیا۔ اس کے بعد میں جانسن کے پاس گیا۔ میں انٹرنیشنل پیسٹی سائٹ کے شعبہ منشیات کا انسپکٹر ہوں۔ میری ہی تجویز پر یہ کاروبار شروع ہوا تھا۔ اور اب مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ آپ نے ریٹ فلیم اور ڈیٹھ جانسن دونوں کو ملا کر اس کا بیج سنبھال لیا ہے۔ میں آپ کو دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ کو شاید یاد ہو کہ آپ کے بھائی نے ایک بار آپ کی زندگی کے خاتمے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس وقت جانسن اس سازش میں شریک تھا۔ لیکن میں نے آپ کو اطلاع دے دی تھی۔ میں کی وجہ سے آپ بچ گئے تھے“ — جکیں نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

”مجھے یاد ہے جکیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے تمہیں

”جی ٹھیک ہے باس۔ ابھی ابھی ایک اطلاع آئی ہے کہ پکیشیا میں ہماری کمپنی کا مال پکڑا گیا ہے“ — رابرٹ نے کہا۔

”پکیشیا میں — یہ کون سا ملک ہے“ — بارگم نے پوچھا۔

”جیران ہوتے ہوئے پوچھا۔
”برا عظم ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جناب“

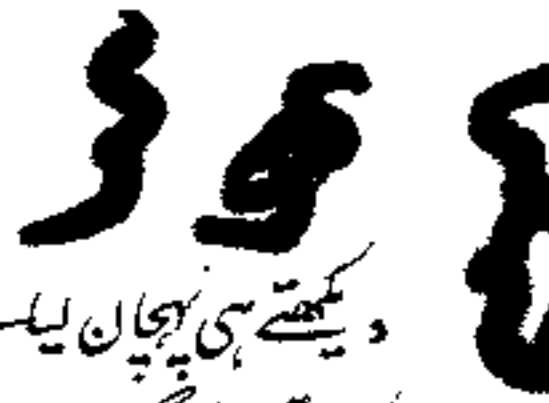
رابرٹ نے جواب دیا۔
”کیسے پکڑا گیا ہے وہاں“ — بارگم نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”مجھے تفصیل کا تو علم نہیں۔ اگر آپ حکم کریں تو میں اس شعبے کے انسپکٹر کو بلاؤں وہ تفصیل بتا سکے گا۔“ — رابرٹ نے کہا۔

”ہاں۔ بلاؤ“ — بارگم نے کہا۔ اور رابرٹ نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔
”ہاں باس — دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز

ابھری۔
”چیف باس بارگم مسٹر زولم سے ملنا چاہتے ہیں۔ اُسے کہو کہ وہ فوراً میرے دفتر آجائے“ — رابرٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”ہاں باس — دوسری طرف سے جواب ملا۔ اور رابرٹ نے بٹن دوبارہ پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔



ٹھیک چل رہا تھا۔ بلکہ کافی عروج پر تھا۔ لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ نئی ٹارگٹنگ والوں نے سٹور پر چھاپہ مارا۔ وہاں اس وقت منشیات والے ڈالوں کا شاک موجود تھا۔ چنانچہ یہ چیک ہو گیا کہ بیسی سائیکل کے ساتھ ساتھ منشیات بھی سپلائی ہوتی ہے۔ پھر الفت حسین کو پکڑ لیا گیا۔ یمن ہم نے اس کے لئے پہلے سے پیش بندی کر رکھی تھی کہ وہاں ایک آدمی ہے البرٹ جو کہ قتل کی کیننگ کرتا ہے۔ اس کے پاس کیننگ کرائی جا چکی تھی۔ تاکہ ایسی صورت حال پیدا ہوتے ہی وہ ایکشن میں آجائے۔ چنانچہ الفت حسین کی گرفتاری کے ساتھ ہی البرٹ نے ایک پیشہ ور قاتل کے ذریعے اُسے ہلاک کر دیا۔ اور پھر اس نے اطلاع ہمیں بھیجی آدمی۔ جس پر میں نے فوری ایکشن یہ لیا کہ آئندہ مال کی سپلائی بند کر دی۔ اور اب میں سوچ رہا ہوں کہ میں وہاں تحقیقات کے لئے کوئی ایجنٹ بھیجوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہاں کی صورت حال کیا ہے۔ جس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا صورت حال ہو سکتی ہے۔ وہاں کی پولیس کو رقم نہ ملے گی اس لئے اس نے چھاپہ مار دیا ہو گا۔ رقم وہاں موجود اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ پولیس کے ساتھ گٹھ جوڑ کرے۔ بارگم نے بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے وہاں موجود اپنے خاص آدمی ٹونی سے بات کی ہے۔ ٹونی نے بتایا ہے کہ یہ کارروائی پولیس کے لئے نہیں کی بلکہ وہاں کی سیکرٹ سروس کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور اس کے بقول وہاں کی سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خوف ناک سیکرٹ

دیکھتے ہی پہچان لیا ہے۔ اور اب تمہارے اس احسان کا بدلہ اتانے کا وقت آ گیا ہے۔ تم یہاں کاروباری لائن میں اپنی صلاحیتیں ضائع کر رہے ہو۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں کا علم ہے۔ اس لئے میں تمہیں ڈیوٹ چانس کے بیٹھ کو آرٹھر میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم آج سے میرے نمبر ٹو ہو گئے۔ بارگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جسکیں کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

”اوہ باس۔ آپ نے واقعی حیرت انگیز سخاوت کا ثبوت دیا ہے۔ آپ یقینی کریں کہ آپ کی زندگی عزت۔ وقار اور تنظیم کے لئے میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے میں دریغ نہیں کروں گا۔ جس نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب چونکہ تم میرے نمبر ٹو ہو۔ اس لئے میرے ساتھ کسی پر بیٹھ سکتے ہو۔ بارگم نے کہا اور زور دے جسکیں شکریہ ادا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کہ پاکیشیا میں کیا گڈ بڑ ہوئی ہے۔ کس نے گڈ بڑ کی ہے۔ اور تم نے وہاں کیا کارروائی کی ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ بارگم نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جناب پاکیشیا میں مجاہد کا بدو بار شوق انٹریپرائز کے ساتھ ہم نے وہاں ایسا سلسلہ ایڈجسٹ کیا ہوا تھا کہ وہاں کے مین کا انچارج الفت حسین ہمارا آدمی تھا۔ وہ منشیات والا مال سٹور علیحدہ کر دیتا اور پھر وہاں موجود ہماری پارٹی اُسے اس سے جان کر کے آگے پھیلا دیتی تھی۔ کئی سالوں سے یہ کاروبار نہ صرف

سروس ہے۔ اس اطلاع پر میں نے یہاں کی سیشل انجینی سے میں اپنے دوستوں سے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی پاکیشیا کی سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سیکرٹ سروس ہے۔ خاص طور پر ایک آدمی علی عمران کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے۔

نے کہا۔ "ہو نہ ہو۔ بگو اس۔ پس ماندہ ملکوں والوں میں یہ عادت ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ ہیڈ کوارٹر جا کر دماغ کے ایکشن گروپ کے چار آدمی پاکیشیا بھجوا دو۔ ان کے ذمہ یہ مشن لگا دینا کہ وہ اس علی عمران اور اس سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں۔" بارجم نے کہا۔ "جیکسن نے ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کا حکم۔" جیکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور۔۔۔ اب تم میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر اپنی رہائش گاہ پر چلا جاؤں گا۔ ہیڈ کوارٹر میں تمہارا ہی پوزیشن بھی بتا دوں اور تمہیں ساری ایکٹیویٹیز سے بھی آگاہ کر دوں۔ اور رابرٹ تم اب اس کمپنی کو سنبھالو۔ جیکسن کی جگہ کوئی اور آدمی رکھ لو۔" بارجم نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

مار سیلا کی آنکھیں کھلیں تو وہ اپنے سامنے ایک لمبے دیوہیکل حبشی کو بیٹھے دیکھ کر بڑی طرح چوٹک پڑی۔ "تم۔۔۔ تم۔۔۔ میں کہاں ہوں؟" مار سیلا نے اس سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ بیسی۔۔۔ تم ہو کشش میں آ گئیں۔۔۔ حبشی نے کہا کہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور مار سیلا نے اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اور وہ ایک آرام دہ پوٹیشن ہوئی تھی۔ "تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں؟" مار سیلا نے اٹھنے کی کشش کرتے ہوئے کہا۔

ابھی لیٹی رہو۔ تمہارے سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ پرنس ابھی تمہارا ہے۔۔۔ حبشی نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کانہ سے

پر تھکی دیتے ہوئے کہا۔ گو اس نے تو بڑے ہلکے سے انداز سے تھکا تھا۔ لیکن مارسیلا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کندھے پر کسی نے زور سے گزرا دیا ہو۔ اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

”پرنس۔۔۔ کون پرنس؟“ مارسیلا نے اسے پوچھا۔

”پرنس آف ڈھمپ۔ تم اس کی کار سے ٹکرا کر زخمی ہو گئیں۔ اس لئے پرنس نے نہ صرف تمہارے ہسپتال کے ادا کئے بلکہ وہ مرہم بٹی کے بعد تمہیں یہاں اپنے پاس لے آئے۔ میں اس کا باڈی گارڈ ہوں۔ میرا نام جوزف ہے۔“

”پرنس آف ڈھمپ۔ باڈی گارڈ۔ میں سمجھی نہیں کیا میں لینڈ میں نہیں ہوں۔“ مارسیلا کے لہجے میں بے حیرت تھی۔

”تم آئس لینڈ میں ہی ہو۔ پرنس یہاں سیر و تفریح کے لئے آئے۔“ جوزف نے جواب دیا۔

”اُسی لمحے دروازہ کھلا اور دروازے پر جو آدمی نظر آیا، نے مارسیلا کو ایک بار پھر اٹھ بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔ یہ انتہائی اور خوب صورت ایشیائی نوجوان تھا۔ اس کے جسم پر ہلکے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا۔ لیکن اس کا چہرہ۔ چہرہ انتہائی بڑا تھا۔ جیسے وہ ابھی دودھ پیتا بچہ ہو۔ اس کے پیچھے اس کے

مرح کا ایک اور حبشی تھا۔ اسی طرح لمبا تڑنگا۔ دیوہیکل۔ اودہ۔ آپ ہوش میں آ گئیں۔ خدا کا شکر ہے۔ اگر آپ ہوش نہ آتیں تو ہم نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ ہم بھی بے ہوش ہو جاتے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اگر ہم بے ہوش ہو جاتے تو ہمارے دونوں بچے گارڈز اور سیکرٹری کو بھی بے ہوش ہونا پڑتا۔ اور یہ کم کجنت ہے۔ اس قدر سخت جان ہیں کہ انہوں نے بے ہوش ہونے سے انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ ہمیں بھی مجبوراً ہوش میں رہنا پڑا۔“

”نوجوان نے مارسیلا کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”آپ۔۔۔ آپ شاید پرنس ہیں۔ اودہ۔ آپ واقعی پرنس ہیں۔“

”سیلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ چونکہ ہمارے قبلہ والد صاحب بادشاہ ہیں اور ہم ان کے نائب المرشد ہیں۔ اس لئے قانوناً ہم پرنس ہیں۔ اور چونکہ ہم پرنس ہیں۔ اس لئے یہ دونوں بھی ہمارے باڈی گارڈ بننے پر مجبور ہیں۔“

”آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔ ویسے تو حسن کا ایک ہی تعارف ہے۔ ہم حسن کو مختلف قبیلوں۔ ملکوں اور قوموں میں تقسیم کرنے کے قائل نہیں ہیں۔“ پرنس نے بیڈ کے قریب موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے دونوں باڈی گارڈز اس کے عقب میں مستعد انداز میں کھڑے ہو گئے۔

”مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا نام مارسیلا ہے۔“ مارسیلا

”آپ اس کی نظریں مسلسل پرنس کے چہرے پر جمی

بند ہوتے ہیں۔ اور چونکہ سرکاری منظوری کا انتظار کرنے کے لئے عمر خضر درکار ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے فی الحال ذاتی لہجہ کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔ البتہ ہمارے قبلہ دادا جان مرحوم و مغفور شہنشاہ ڈھریپ نے ہماری پیدائش کے وقت ہمارا نام علی عمران رکھا تھا۔ اس لئے آپ ہمارا دادا فی نام علی عمران ہی سمجھ لیں۔

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
اور مارسیلا کے چہرے پر ہنسی کی بے شمار پھلکیاں سی چھوٹنے لگیں۔

”پرنس عمران۔۔۔ کاش آپ سے چند روز پہلے ملاقات ہوتی تو میں آپ کو آئس لینڈ کی بھرپور انداز میں سیر کراتی۔ لیکن اب تو میں خود مجبور اور بے بس ہو گئی ہوں۔“ مارسیلا نے قد سے افسوس بھرے انداز میں سر جھکا تے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل بارگم کا اچانک خیال آ گیا تھا۔

”اوہ۔ حسن نے تو کبھی مایوس ہونا سیکھا ہی نہیں۔ ہجر و فراق تو غریب عاشقوں کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ لیکن کیا آپ اس خوش قسمت انسان کا نام بتا سکتی ہیں جس نے چند روز پہلے آپ جیسے خوبصورت اور دلکش پھول کو ٹہنی سے توڑ لیا ہے۔ ہم اس خوش نصیب انسان کو اس کے حسن انتخاب کی داد دینا چاہتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا چند لمحے تو خاموش رہی۔ شاید وہ عمران کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی پھر اچانک چونک پڑی۔

”اوہ اوہ۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گئی پرنس۔ لیکن شاید آپ کو میری بات سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ چند روز پہلے میری شادی جلا نہیں ہوئی۔ بلکہ.....“ مارسیلا نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کیا۔

”اوہ۔ پھر بلکہ کا کوئی جواز نہیں۔ بس ہمارے لئے انتہائی کافی ہے۔ کہ آپ جیسا خوبصورت پھول بدستور اپنی ٹہنی پر موجود ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا باوجود مغربی لڑکی ہونے کے۔۔۔ اس طرح شرمائی۔ جیسے وہ کوئی مشرقی کنواری لڑکی ہو۔

”آپ کی دلکش اور خوب صورت گفتگو کا جواب نہیں۔ یہ واقعی میری انتہائی خوش نصیبی ہے کہ میری ملاقات ایک مشرقی پرنس سے ہو گئی ہے۔ آج تک تو میں آپ جیسے پرنسز کا ذکر صرف کتابوں میں ہی پڑھتی رہی ہوں۔ میں دراصل یہ کہنا چاہتی تھی کہ چند روز پہلے میں اس ملک میں سب سے با اختیار فرد تھی۔ لیکن آج میں ایک بے بس اور مایوس لڑکی ہوں۔ جس کے دشمن موت بن کر اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ یہ بھی شاید میری قسمت میں لکھا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو جائے۔ اس لئے میں بارگم کی گولیوں سے بھی بچ نکلی۔“ مارسیلا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اور اس بار عمران ہونے کی باری عمران کی تھی۔
”بارگم۔۔۔ یہ کون ذات شریف ہیں۔ اور انہوں نے کیوں یہ جرات کی کہ آپ جیسی خوب صورت حسینہ پر اپنے نشانے کی

فوری بندہ بست کر دیتی، لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔" — ماریسیلا نے اس طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ خود کلامی کر رہی ہو۔ اور ماریسیلا کی بڑبڑاہٹ سن کر عمران کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی لہرا اٹھی۔

"یہ آپ بار بار بارگم کا نام لے رہی ہیں۔ ان ذات شریف کا مکمل تعارف تو کم ایسے — عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پرنس۔ اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ مجھ سے نفرت نہ کریں گے تو میں آپ کو ساری تفصیل بھی بتا دوں گی۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کریں کہ آپ مجھے اپنے ساتھ اپنے ملک لے جائیں گے۔ کیونکہ یہاں میرے زندہ رہنے کا اب ایک فیصد چانس بھی نہیں رہا۔ میں آپ کی پناہ میں آنا چاہتی ہوں۔ اور میں نے پڑھا ہے کہ مشرق میں جو شخص کسی دوسرے کی پناہ طلب کر لیتا ہے تو اسے پناہ مل جاتی ہے۔" — ماریسیلا نے جلدی سے عمران کے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ہم انسانوں سے نفرت نہیں کرتے۔ صرف انسانوں کے کردار سے نفرت کرتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں یہ بھی گنجائش ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کردار کو بدلنے کا وعدہ کرے اور اس پر قائم رہے تو ہم اس کے سابقہ کردار کو بھی بھول جاتے ہیں۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے مجھے یقین ہے۔ واقعی مشرق کے لوگ اتنے ہی عظیم ظرف کے مالک ہوتے ہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں جان و دل

خوش کرے۔" — عمران کے لہجے میں غصیلانین عود کر آیا تھا۔
"میرے متعلق آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس پر بے حد مشکور ہوں پرنس عمران۔ لیکن یہ باتیں آپ نہیں سمجھ سکیں گے۔ کیونکہ یہ جرائم کی دنیا کی باتیں ہیں۔ اور آپ جیسے پرنس ایسی دنیا سے واقف ہو ہی نہیں سکتے۔" — ماریسیلا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"جرائم کی دنیا کی باتیں۔ اداہ۔ مس ماریسیلا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ ہم اپنی ریاست کے پولیس کمشنر بھی ہیں۔ اور ہم ایک مجرم کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں۔ ہمارا ادہ مجرم یہاں موجود ہے۔ پہلے ہمارا خیال تھا کہ یہاں کا پولیس کمشنر اس معاملے میں ہم سے تعاون کرے گا۔ لیکن یہاں آکر ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پولیس کمشنر اسی روز ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ابھی تک نئے پولیس کمشنر کی تعیناتی نہیں ہو سکی۔ ہم اسی سلسلے میں ہی جا رہے تھے کہ آپ اچانک ہماری کار سے آٹکرائیں۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور ماریسیلا اس کی بات سن کر بڑی طرح چونک پڑی۔
"اواہ۔ تو جارجی کے قتل کو ایکسیڈنٹ کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اداہ۔ یہ بارگم انتہائی چالاک آدمی ہے۔ اگر وہ اسے ایکسیڈنٹ ظاہر نہ کرتا تو یقیناً حکومت کی مشینری فوری طور پر حرکت میں آ جاتی۔ کاش مجھے پہلے اس کا اندازہ ہو جاتا۔ کہ بارگم اس طرح ریڈ فلیم سے غداری کر کے ڈیٹھ چانس سے مل جائے گا تو میں اس کا

سے وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ میں جرائم کی دنیا سے دور رہوں گی۔
مارسیلا نے فوراً اسی نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے محسوس کیا کہ مارسیلا واقعی یہ بات انتہائی خلوص سے کہہ رہی ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔
”ٹھیک ہے۔ اب آپ تفصیل سے ہمیں سارے حالات بتا دیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کے دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔“ عمران نے بھی پر خلوص لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ بہت بہت شکریہ پرنس۔ میں آپ کو حالات تو بتا دیتی ہوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ درخواست بھی ضرور کروں گی کہ آپ اس معاملے میں ملوث نہ ہوں۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔“
مارسیلا نے کہنا شروع کیا۔

”خبردار۔ تم ہمارے پرنس کی توہین کر رہی ہو۔ اب اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی تو صیغہ آمیز نکلا تو تمہارے جسم میں سینکڑوں گولیاں اپنی جگہ بنائیں گی۔“ اچانک عمران کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک حبشی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا اس کی بات سن کر بڑی طرح سہم گئی۔

”تم خاموش رہو جو زون۔ مارسیلا ابھی ہم سے پوری طرح واقف نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے اس کی گستاخی نظر انداز کر دی ہے۔“ عمران نے ہاتھ اٹھا کر پیچھے کھڑے حبشی سے مخاطب ہو کر انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

”پرنس۔“ جو زون نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
”اوہ شکریہ پرنس۔ میرا مطلب آپ کی توہین نہ تھی۔“ مارسیلا نے ہونٹ چبالتے ہوئے کہا۔

”مس مارسیلا۔ اگر آپ تمہارا اور فضول قسم کے فقرہوں کی بجائے صاف صاف ساری باتیں ہمیں بتا دیں تو ہم ممنون ہوں گے۔“ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

”پرنس۔ یہ سارا سلسلہ دراصل منشیات کا ہے۔ آئس لینڈ آج کل منشیات کا بین الاقوامی گڑھ بنا ہوا ہے۔ ویسے تو یہاں منشیات تیار کرنے والے بہت سے خفیہ گروپ ہیں۔ لیکن ریڈ فلیم ان سب سے بڑا گروپ ہے۔ ریڈ فلیم نے منشیات کی تیاری کے لئے پہاڑوں کے اندر ایک خفیہ کارخانہ قائم کیا ہوا ہے۔ جہاں انتہائی اعلیٰ پیمانے پر مشینوں کے ذریعے منشیات تیار ہوتی ہے اور پھر پوری دنیا میں سلائی کر دی جاتی ہے۔ حکومت کے اعلیٰ حکام آج تک اس کارخانے کو تلاش نہیں کر سکے اور وہ اسے تلاش بھی نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ بولہ کمشنر جارجی جس سے آپ ملنے پر سربراہ بن بیٹھا۔ جارجی اور بارگم سرپرست اور حصہ دار تھے۔ جارجی کی طرف زیادہ مائل تھی اور کارخانے کی حفاظت بارگم کو ٹھکرا دیا تھا۔ اس لئے بارگم نے فروشوں کو بھی کنٹرول میرے محل میں آنا جانا دیا تھا۔ اس لئے مجرم بھرتی کرنے کے محل پر قبضہ کر لیا۔ اور مجھے آخری محو انسانوں کو قتل کر کے بارگم غدار ہو گیا ہے۔ اس طرح بارگم مجھ پر اس تنظیم کی سب ہو گیا۔ اس نے مجھے بے ہوش کر کے اپنے

محفوظ ہیں۔ ہم دراصل اس ملک میں آئے ہی اسی مقصد سے ہیں۔
کہ ہم ان منشیات فروشوں کا خاتمہ کر سکیں۔ کیونکہ ہماری ریاست کا
ایک ایشیائی ملک پاکیشیا سے الحاق ہے۔ اور ہم بھی زیادہ تر پاکیشیا
میں ہی رہتے ہیں۔ حکومت پاکیشیا کو پیٹی سائیڈ سکے ذریعے منشیات
فروشی کا علم ہو گیا تھا۔ اور انہوں نے دیاں چھاپہ مار کر مال بھی بکھڑا لیا۔
لیکن یہ چھوٹی مچھلیاں تھیں۔ اس لئے حکومت پاکیشیا نے ہم سے
دست بستہ درخواست کی ہے کہ ہم بڑی مچھلیوں کا شکار کھیلیں تاکہ اس
لعنت سے نجات مل سکے۔ اور آپ کو یہ سن کر یقیناً خوش ہو گی کہ ہم
بڑی مچھلیوں کے بڑے ماہر اور معروف شکاری ہیں۔ — عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی مسرت کی چمک
تھی۔ کیونکہ مارسیلا سے اس طرح اچانک ٹکرا جانے کی وجہ سے
اسے اصل اندرونی حالات کا آسانی سے علم ہو گیا تھا۔

”اوہ اوہ۔۔۔ لیکن پرنس۔ اگر اسے توہین اور گستاخی نہ سمجھا جائے
تو میں عرض کروں کہ یہ تنظیمیں انتہائی خوف ناک ہوتی ہیں۔ —
مارسیلا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اُسے شاید
یقین نہ آ رہا تھا کہ ایک پرنس اس قدر خوف ناک مجرموں سے بھی
نیٹ سکتا ہے۔ اب اُسے کیا معلوم تھا کہ جسے وہ صرف عام سا
پرنس سمجھ رہی ہے وہ درحقیقت کیا ہے۔

”ہمیں معلوم ہے مارسیلا۔ اسی لئے ہم ان کا شکار کرتے ہیں۔
کیونکہ یہ ہمارے معیار پر پوری اترتی ہیں۔ کیا آپ ہمیں یہ بتا سکتی ہیں
کہ یہ بارگم کہاں مل سکتا ہے۔ — عمران نے پوچھا۔

ایک خفیہ عسکرت کہے میں پہنچا دیا۔ جہاں میرے ہاتھ اور پیرسیوں
سے باندھ دیئے گئے تھے۔ اور اس کا ایک خاص آدمی چیری مجھ
پر پہرہ دے رہا تھا۔ کہ میں نے دروازے کی چوکھٹ کے تیز کنا سے
سے رگڑ کر ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹ لیں۔ گو اس طرح
میری کلاکیاں زخمی ہو گئیں۔ یہ آپ نشانات دیکھ رہے ہیں۔ لیکن
میں آزاد ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر میں نے چیری پر اچانک
حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔ اور اس کو ٹھٹی سے نکلی ہی تھی کہ بارگم
دہاں پہنچ گیا۔ بارگم سے بچنے کے لئے میں دوڑ پڑی۔ بارگم نے
عقب سے مجھ پر گولیاں چلا کر مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی۔
لیکن میں ایک گلی سے دوڑ کر دوسری میں دوڑتی ہوئی سڑک پر پہنچی تھی
کہ اس کی گولی سے بچنے کے لئے مجھے اچانک چھلانگ لگانا پڑی۔
اور میں ایک کار سے ٹکرا کر بے ہوش ہو گئی۔ اور اب مجھے یہاں
ہوش آیا ہے۔ — مارسیلا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

”تو انٹرنیشنل پیٹی سائیڈ کا ناک جانسن ہلاک ہو چکا ہے۔“

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
”گگ۔ گگ۔ کیا مطلب۔ آپ کو اس کمپنی کا نام کون

پتہ چلا پرنس۔ میں نے تو نہیں بتایا۔ — مارسیلا عمران کی بار
سن کر جبری طرح چونک پڑی۔

”مس مارسیلا۔ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کی ہم
ملاقات ہو گئی۔ اب آپ قطعی بے فکر ہیں آپ اب ہر لحاظ سے

ہیں۔۔۔ ماہ سیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اور۔۔۔ کے۔۔۔ جارجی تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے اب بارگم ہی ہمارا گائیڈ بنے گا۔ اب آپ آرام کریں۔ ہم ذرا بارگم کی اس بلیو بار کا چکر لگا آئیں۔۔۔“ عمران نے کسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔۔۔ پلیز آپ وہاں نہ جائیں۔۔۔“ ماہ سیلا نے جلدی سے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

”مس ماہ سیلا۔۔۔ یہ آخری وارننگ ہے۔ ورنہ ہم اپنا وعدہ بھول جائیں گے۔ آپ نے اگر آئندہ ہمارے کسی ارادے میں رکاوٹ بننے کی کوشش کی یا ہمیں بزدل سمجھا تو یہ آپ کے لئے اچھا نہ ہوگا۔“ عمران کے لہجے میں بھیڑیے کی سی غرابٹ عود کر آئی تھی۔ اور اس کا معصوم نظر آنے والا چہرہ یک لحنت بدل گیا تھا۔

”اوہ اوہ۔۔۔ آئی۔ ایم۔ سو ری پرنس۔ دیری سو ری۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔ میرا مطلب نہ تھا۔ کاش میں آپ کے ساتھ جاسکتی۔۔۔“ ماہ سیلا نے نظریں جھکاتے اور ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”آپ وہاں جا کر کیا کریں گی۔۔۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”میں آپ کی۔۔۔ اوہ۔۔۔ آئی۔ ایم۔ سو ری۔ دیری سو ری۔ لیکن۔۔۔۔۔“

”سیلا کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی۔“

”ہم آپ کا مطلب سمجھ گئے ہیں۔ آپ کا ہی مطلب تھا کہ آپ جہاں موجود مجرموں سے ہماری حفاظت کریں۔ بہت خوب۔۔۔ ہمیں آپ کی دلیری اور بہادری بے حد پسند آئی ہے۔ اس لئے اب ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ جائیں گی تاکہ آپ کو

بارگم اب بچانے کہاں ہو۔ لیکن اس کا مخصوص اڈہ پہلے یہاں کا مشہور بلیو بار تھا۔ یہ انتہائی خطرناک جگہ سمجھی جاتی ہے۔ اور وہاں پوسے اس لینڈ کے چھٹے ہونے بد معاش اور غنڈے اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں ہر وقت ہر آدمی کے سر پر موت ناچتی رہتی ہے۔“

ماہ سیلا نے کہا۔

”یہ بلیو بار کہاں ہے۔۔۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے

پوچھا۔

”یہ تھرڈ ایونیو پر ہے۔۔۔“ ماہ سیلا نے جواب دیا۔

”شکریہ۔ اب آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ یہ منشیات بنانے والا کونسا کہاں ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتا دیں تاکہ ہم بھی وہاں جا کر دیکھ سکیں کہ منشیات کیسے تیار ہوتی ہیں۔ ہمیں بچپن سے ہی کارخانے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔۔۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور

ماہ سیلا حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گئی۔

”آپ۔۔۔ آپ وہاں جائیں گے۔ اوہ پلیز۔ میں آپ کی منت کرتی ہوں۔ وہ انتہائی خطرناک جگہ ہے۔ وہاں تک کسی غیر کا پہنچنا ناممکن ہے۔ اور پرنس میں سچ کہہ رہی ہوں۔ حالانکہ میں ریڈ فلیم کی سربراہ تھی۔ لیکن مجھے خود اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ بارگم اس کا اینسار ج تھا۔ مجھے تو صرف جانسن سے بات چیت کرنے کے لئے رات کے وقت وہاں لے جایا گیا تھا۔ اور پھر جانسن کے بعد مجھے اسی طرح واپس لے آیا گیا۔ یہ انتظامات جارجی نے کئے تھے۔ صرف جارجی اور بارگم اس کے بارے میں جانتے

بیٹ پر بیٹھ گئی۔ لیکن وہ بار بار آئینہ بھی دیکھ رہی تھی۔ اس کا انداز
ایسا تھا جیسے اتنی بار دیکھنے کے باوجود اُسے آئینے میں اپنی نظر
آنے والی صورت پر یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ واقعی اُسی کا چہرہ ہے۔
یا اس آئینے میں کوئی خصوصیت ہے کہ وہ کوئی اور شکل پیش
کر رہا ہے۔

۱۱۸
میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے حیرت
سے چیخ نکل گئی۔ وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی۔
”گم — گم — کیا مطلب۔ اوہ یہ تو واقعی جادو ہے۔
بالکل جادو ہے۔“ مارسیلا انتہائی حیرت بھرے انداز میں
اپنا چہرہ بار بار آئینے میں دیکھتے ہوئے چیخ رہی تھی۔
”اب فرمائیے۔ آپ کو کون پہچان سکتا ہے۔“ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”واقعی کوئی نہیں پہچان سکتا۔ میں خود بھی اپنے آپ کو نہیں پہچان
سکتی۔ اوہ پرنس۔ آپ واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں۔
میں خود بھی میک اپ کے فن سے واقف ہوں بلکہ آج تک میرا
دعویٰ تھا کہ میں اس فن میں ماہر ہوں۔ لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے
کہ میں اس فن میں طفل مکتب ہوں۔ آپ کے مقابلے میں بالکل اناڑی
ہوں۔“ مارسیلا نے کہا۔

”میں سیکرٹری کو بھیج کر آپ کے لئے لباس منگواتا ہوں۔ آپ
لباس پہن کر تیار ہو جائیں۔ تاکہ پھر ہم بلیو بار میں جا کر مسٹر بارگم کے
نیاز حاصل کر سکیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
مڑ کر باوقار انداز میں قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”اوہ۔ میں واقعی حیرت سے مر جاؤں گی۔ اوہ۔ واقعی جادو ہے۔
اس قدر جاندار تبدیلی کہ تاثرات بھی باقاعدہ چہرے پر نظر آ رہے
ہیں۔ انتہائی حیرت انگیز۔“ مارسیلا نے اپنے طور پر بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ دوبارہ

نے چونک کر ایک لمحہ ٹیلی فون کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ اس کی نظروں میں قدرے حیرت تھی۔ کیونکہ اس فون کا نمبر صرف ایک آدمی کو معلوم تھا اور وہ تھا اس کا نمبر ٹوزولم جیکین۔ اس لئے لامحالہ یہ کال جیکین کی طرف سے ہی ہو سکتی تھی۔ لیکن اُسے حیرت اس بات پر تھی کہ آخر جیکین کو کال کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ جب کہ بارگم نے اُسے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ جب تک کوئی انتہائی اہم معاملہ درپیش نہ ہو۔ وہ اُسے ڈسٹرب نہ کیا کرے۔

تیس۔۔۔ بارگم نے رسیور اٹھا کر انتہائی کمرخت ہجے

میں کہا۔

”جیکین بول رہا ہوں باس۔۔۔ دوسری طرف سے توقع کے مطابق جیکین کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے جیکین۔ جب میں نے منع کیا تھا کہ مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔“ بارگم نے انتہائی کمرخت ہجے میں کہا۔

”سوری باس۔ دراصل ایک اہم اطلاع میرے نوٹس میں آئی ہے۔ اس لئے میں نے فون کیا ہے۔“ دوسری طرف سے جیکین نے انتہائی کمود بانہ ہجے میں کہا۔

”کیا اطلاع ہے۔ بولو۔“ بارگم نے پھاڑ کھانے والے ہجے میں کہا۔

”باس۔ وہ اہم اطلاع یہ ہے کہ پاکیشیا سے وہ علی عمران یہاں پہنچ گیا ہے۔“ جیکین نے کہا۔

”کون علی عمران۔“ بارگم نے چونک کر قدرے حیرت

بارگم بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا سامنے رکھی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس فائل میں ڈیپ جاس کی تنظیم کی تمام تر تفصیلات موجود تھیں۔ اس طرح بارگم کو اس وسیع و عریض تنظیم کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہو رہی تھیں۔ اور اب وہ حیران تھا کہ اس قدر وسیع و عریض تنظیم کو اکیلا جاسن نہ صرف چلا رہا تھا بلکہ اس نے تنظیم کی سینک اس طرح کی ہوئی تھی کہ تنظیم کے لوگ صرف جاسن کو ہی جانتے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے بھی واقف نہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جاسن کو ہلاک کر کے بارگم نے آسانی سے تنظیم پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس فائل میں دراصل وہ ایسے لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا جو جاسن کے انتہائی وفادار ہوں۔ تاکہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ابھی وہ فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بارگم

"باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں نے پاکیشیا میں اپنے خاص آدمیوں سے رابطہ قائم کیا۔ وہاں سے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ شوق انٹریپرائز کا مالک شوق جو کہ ڈیوڈ چانس کا ڈیلر تھا۔ وہ وہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا گہرا دوست تھا۔ اور یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض اس علی عمران کا دوست ہے۔ اور علی عمران کی وجہ سے ہی انٹی مار کونٹراک والوں نے مالی پرچھاپہ مارا۔ اس کے بعد وہاں کے سٹور اینچارج الفت حسین کو پکڑ لیا گیا۔ الفت حسین کو ہمارے آدمی البرٹ نے ایک پیشہ ور قاتل کی مدد سے ہلاک کر دیا۔ لیکن پھر البرٹ کو اغوا کر لیا گیا۔ اس کے بعد البرٹ کی لاش سامنے آئی۔ اور پھر وہ علی عمران اپنے دو حبشی ساتھیوں اور ایک مقامی آدمی کے ساتھ ایئر پورٹ پر نظر آیا۔ ہمارے آدمیوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ علی عمران پرنس آف ڈھمپ کے نام سے وہاں سے آکس لینڈ کی ٹکٹ لے کر سوار ہوا ہے۔ اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ یہ علی عمران یہاں آکس لینڈ پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے یہاں اس کی آمد کے بارے میں مزید تحقیقات کرائی۔ تو ایک حیرت انگیز بات کا پتہ چلا کہ یہ علی عمران یہاں پولیس کے اعلیٰ حکام سے ملا ہے۔ وہ دراصل پولیس کمشنر جارجی سے ملنے آیا تھا۔ لیکن جارجی ہلاک ہو چکا ہے وہاں سے واپسی پر باس ایک گلی سے اچانک مادام مارسیلا نکل کر س کی کار سے ٹکرائی۔ اور مادام مارسیلا زخمی ہو گئی۔ اسے ہسپتال لے جایا گیا۔ یہ علی عمران بھی ساتھ گیا۔ اور پھر وہ اسے وہاں سے مرہم پٹی کے بعد اپنے ساتھ لے گیا ہے۔" جیکسن

بھرے لہجے میں کہا۔
 "باس۔ میں نے آپ سے پیٹی سائیڈ کے دفتر میں ذکر کیا تھا۔ کہ پاکیشیا میں ہمارا مال پکڑا گیا ہے۔ اور اس کے پکڑے جانے میں ایک خطرناک شخص علی عمران کا ہاتھ ہے۔ جو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔" جیکسن نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔
 "اوہ ہاں۔ تم نے ذکر تو کیا تھا۔ لیکن پھر کیا ہوا۔ اگر وہ یہاں آ گیا ہے تو اسے گولی مار دو۔" بارگم نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔
 "یس باس۔ اس کے انتظامات تو میں نے کر لئے ہیں۔ میں نے ایکشن گروپ کو اس کی تلاش کا حکم دے دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔" جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "تم اچھی آدمی ہو جیکسن۔ آئندہ اگر تم نے اس قسم کی حماقت کا مظاہرہ کیا تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ تم جانتے ہو کہ ہماری تنظیم کس قدر وسیع ہے۔ ایک آدمی تو کیا پوری سیکرٹ سروس ہمارے لئے مکھوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ جب کہ تم ایک آدمی کے آنے کو اہم اطلاع کہہ رہے ہو۔ بہر حال اب تم نے فون کر ہی دیا ہے تو بولو۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی۔" بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ایک بات کا خیال رکھنا۔ مارسیلا ریڈ فلیم کے تمام اڈوں سے وقف ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ اس نے اس علی عمران کو اس سے میں معلومات مہیا کر دی ہوں۔ اس لئے تم ریڈ فلیم کے تمام ڈوں کو فوری طور پر الارٹ کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی اڈے کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔" بارگم نے کہا۔

"یس باکس" جس نے جواب دیا۔

"اور سنو۔۔۔ یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے مکمل کر دو۔ میں اس کے لئے تمہیں زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ زیادہ سے زیادہ چار گھنٹوں کے اندر اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں در مارسیلا کا زندہ جسم میرے سامنے ہونا چاہیے۔ بہر حال میں یہ ہر قیمت پر۔۔۔ بارگم کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"بے فکر رہیں باکس۔ صرف ان کے ٹولیس ہونے کی دیر ہے۔

اس کے بعد ان کی موت صرف سیکنڈوں کا معاملہ ہو گی۔"

جس نے بڑے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ بات تو معلوم ہی ہو گی کہ ناکامی کا لفظ میری لغت میں

نہ ج ضرور ہے لیکن اس کا معنی موت ہے۔" بارگم نے کہا۔

"یس باکس" جس نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب

دیا اور بارگم نے اور کے کہہ کر سیور رکھ دیا۔

"مارسیلا زندہ ہے۔ اچھا ہے۔ اب مارسیلا کو معلوم ہو گا کہ

بارگم سے بھاگ کر وہ کہاں جا سکتی ہے۔ میں اس سے ایسا عبرتناک

نتیجہ ملوں گا کہ اس کی روح صدیوں تک کسکتی رہے گی۔"

نے کہا۔

"اوہ اوہ۔۔۔ تو کیا مارسیلا زندہ بچ گئی ہے۔" بارگم

کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ کیونکہ وہ تو اپنے طور پر اُسے مردہ

سمجھ چکا تھا۔

"جی ہاں۔ اُس کے صرف سر پر چوٹیں آئی تھیں۔ ہسپتال والوں

نے اُسے اس لئے واپس لے جانے کی اجازت دے دی کہ

اس کی حالت خطرے سے باہر تھی۔ وہ صرف بے ہوش تھی۔"

جس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وی بی سٹریچ۔۔۔ تمہاری یہ اطلاع میرے لئے اہم ہے

بارگم نے ہونٹ چلبتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باکس" جس نے جواب دیا۔

"اب یہ لوگ کہاں ہیں۔" بارگم نے پوچھا۔

"باکس۔ ہمارے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ وہ یہاں

ہوٹل میں نہیں ٹھہرے بلکہ کسی پرائیویٹ جگہ ٹھہرے ہیں۔ بہر حال

وہ جلد ہی سامنے آجائیں گے۔" جس نے جواب دیا۔

"گڈ۔۔۔ اب میرے احکامات سن لو۔ تم فوری طور پر انہیں

تلاش کرو۔ اور باقی سب کو گولیوں سے اڑا کر اس مارسیلا کو ہر

میں زندہ پکڑ لو اور پھر اُسے میرے پاس پہنچا دو۔ میں نے اس

فاتی انتقام لینا ہے۔" بارگم نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باکس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔" جس نے

دیا۔

۔۔۔ نے رسیوں رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوبارہ فائل پر نعرے جما دیں۔



عمران نے۔ جو زف۔ جوانا اور ٹائیگر کے ہمراہ آئس لینڈ آیا تھا۔ چونکہ منشیات کا کیس سیکرٹ سروس کی لائن کا نہ تھا۔ اس لئے اس نے سرکاری طور پر سیکرٹ سروس کو ساتھ لے آنے کی بجائے ذاتی طور پر یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ دراصل منشیات کے اس کاروبار کی جڑوں کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔ جن کی وجہ سے اس کے ملک کے بے شمار نوجوان تباہ ہو رہے تھے۔ چونکہ اس کے پاس ان دنوں کوئی کیس بھی نہ تھا۔ اس لئے اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ آئس لینڈ جا کر اس بارے میں کام کر لے گا۔ اُسے بوڑھے البرٹ سے جو معلومات ملی تھیں۔ اس سے یہ پتہ چلا تھا کہ الفت حسین کے قتل کی بکنگ تین سال پہلے ہی ایک شخص جیکسن نے آئس لینڈ

سے کرائی تھی۔ اور اس کے لئے اُسے نہ صرف انتہائی بھاری رقم بھی دی گئی تھی بلکہ الفت حسین کی مسلسل نگرانی کے لئے بھی اُسے ہر ماہ انتہائی بھاری رقم مسلسل ملتی رہتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے الفت حسین کی خفیہ نگرانی مسلسل جاری رکھی تھی۔ اور پھر اُسے جیسے ہی اطلاع ملی کہ الفت حسین کو گم فٹا رکھا گیا ہے۔ اس نے فوری طور پر ایک پیشہ ور قاتل سے رابطہ کر کے اُسے قتل کرا دیا تھا۔ البرٹ بوڑھا اور دل کا مریض ضرور تھا لیکن ظاہر ہے عمران کے سامنے وہ کب تک ٹھہر سکتا تھا۔ چنانچہ عمران نے اُس سے مزید تفصیلات بھی معلوم کر لی تھیں کہ جیکسن نامی شخص کا تعلق آئس لینڈ کی ایک خفیہ تنظیم ڈیٹھ جانس سے ہے۔ جس کا سربراہ ایک شخص جانس ہے۔ اور یہ پیسٹ سائینڈ بنانے والی کمپنی بھی اس جانس کی ہی ملکیت ہے۔ کمپنی کا نام تو بہر حال اُسے بے پیسے ہی معلوم ہو گیا تھا۔ لیکن عمران کا مقصد تو صرف کمپنی پر ڈالنا تو نہ تھا۔ ورنہ تو وہ سرکاری طور پر بھی یہاں کے اعلیٰ حکام کو اطلاع کر کے ایسا کر سکتا تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ صرف کمپنی یا اس کے سٹورز پر چھاپہ مارنے سے اصل مجرم بے نقاب نہیں ہوتے اور نہ منشیات تیار کرنے والا کارخانہ تباہ ہو سکتا ہے۔ اس نے وہ خود یہاں آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہاں کے پولیس کمشنر جی سے مل کر وہ اس بارے میں تحقیقات کرے گا۔ لیکن یہاں پر اُسے معلوم ہوا کہ جارجی ایک ایکسٹرنٹ میں بلاک ہو گیا ہے۔ تو اس نے اپنے طور پر تحقیقات کا فیصلہ کر لیا تھا۔ آئس لینڈ سے پہلے اس نے ایک بین الاقوامی ٹورسٹ کمپنی کے ذریعے

کا سٹریٹنگ عمران کے ہاتھ میں تھا۔ مارسیلا اس کے ساتھ والی سیٹ پر بٹھی۔ جب کہ جوزف اور جوانا عقیبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران چونکہ اس سے پہلے بھی کئی بار آئس لینڈ آچکا تھا، اس لئے وہ یہاں کی سڑکوں اور خاص خاص عمارتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ مارسیلا نے پہلے تو عمران کو راستہ بتانے کی کوشش کی لیکن جب عمران نے اُسے بتایا کہ وہ آئس لینڈ میں کئی بار آچکا ہے۔ اور اچھی طرح سب سڑکوں کو جانتا ہے تو مارسیلا خاموش ہو گئی۔

”بمبسن۔ آپ وہاں جا کر آخر کمپن گئے کیا۔ مجھے تو یہ سوچ سوچ کر ہول آ رہا ہے کہ وہاں ایک سے ایک چھٹے ہوئے بد معاش بھرے ہوئے ہیں۔“ مارسیلا نے رک رک کر کہا۔

”ہم وہاں جا کر ان بد معاشوں کا انٹرویو کمپن گئے کہ بد معاش آخر آدمی کس طرح بنتا ہے۔ معاش تو چلو ہمیں معلوم ہے کہ روزی کو کہتے ہیں۔ آپ کے ملک والی مس روزی نہیں بلکہ ہمارے ملک والی روزی جس کے پیچھے بے چارے بے روزگار دوڑتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ نیک و بد والا معاملہ ہماری سمجھ میں کم آتا ہے۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مارسیلا پھکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک چوک سے کار تھرو ایڈنیو کی طرف موڑی تو مارسیلا اس طرح مستعد ہو کر بیٹھ گئی جیسے چلتی کار سے اس نے چھلانگ لگانے کا مظاہرہ کرنا ہو۔ اور عمران اس کی یہ حالت دیکھ کر مسکرا دیا۔

یہاں ایک رہائشی کوکھی اور کار کا بندوبست کر لیا تھا۔ چنانچہ پرنس آف ڈھمپ کے طور پر وہ سیر و تفریح کی غرض سے یہاں پہنچا تھا۔ لیکن یہاں مارسیلا اس کی کار سے ٹکرا گئی۔ اور پھر صرف مہمزدی کی بنا پر وہ اُسے ہسپتال سے ساتھ لے آیا تھا۔ کیونکہ ہسپتال والوں نے اُسے بتایا تھا کہ جب تک پولیس کیس ریفر نہیں کرتی وہ اس لڑکی کو ہسپتال میں نہیں رکھ سکتے۔ لیکن مارسیلا اہم ترین لڑکی ثابت ہوئی۔ اور اس کی وجہ سے اُسے ریڈ فلیم اور ڈیجیٹل جاس کے بارے میں انتہائی اہم معلومات حاصل ہو گئیں۔ بارگم بین آدمی کے طور پر سامنے آیا۔ اور عمران نے فیصلہ کر لیا کہ وہ بارگم کو اغوا کر کے اس سے تمام معلومات حاصل کرے گا اور پھر بارگم کے روپ میں وہ نہ صرف اس تنظیم کا قلع قمع کر دے گا بلکہ منشیات کے کارخانوں کو بھی تباہ کر دے گا۔ مارسیلا سے مزید پوچھ پچھ پر بارگم کا جو قد و قامت سامنے آیا تھا اس سے عمران نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ آسانی سے بارگم کا میک اپ کر سکتا ہے۔ اور اس وقت وہ کاریں بیٹھے بارگم کی ہی تلاش میں بلیو بار کی طرف جا رہے تھے۔ ٹائیگر کو اس نے علیحدہ سے بارگم کی تلاش میں لگا دیا تھا تاکہ وہ اپنے طور پر زیر زمین دنیا سے رابطہ قائم کر کے بارگم کے متعلق معلومات حاصل کر کے اس وقت کاریں جوزف جوانا اور عمران کے علاوہ مارسیلا موجود تھیں۔ مارسیلا نے میک اپ میں ہتی۔ اور اس میک اپ میں عمران نے اس کا نام ہنی رکھا تھا۔ کو وہ ساتھ اس لئے لے آیا تھا تاکہ بارگم کو پہچاننے میں آسانی رہے۔ اور اگر بارگم نہ ملے تو وہ اس کے کسی اہم آدمی کی نشاندہی کر سکے۔

"اب ایک بات سن لیں مس مارسیلا عرف ہنی۔ اس کار سے نکلتے ہی ہم باقاعدہ پرنس ہوں گے۔ اور آپ ہماری مقامی دوست ہوں گی لیکن اگر آپ پرنس کے ساتھ چلتے ہوئے جن آداب کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ان سے واقف نہ ہوں تو پھر آپ کار میں ہی تشریف رکھیں۔ ورنہ ہمارے باڈی گارڈ ایک لمحے میں آپ کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیں گے۔ یہ اصول و قواعد کے معاملے میں انتہائی سخت واقع ہوتے ہیں۔" — عمران نے کار چلاتے ہوئے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ میں جانتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں پرنس۔" — مارسیلا نے جلدی سے پیچھے مڑ کر جوزف اور جوانا کو قدرے خوف زدہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد کار بلیو بار کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ کر اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی لیکن خاصے وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اصل عمارت کے گرد لان تھا۔ ایک طرف پارکنگ تھی۔ عمران نے کار پارکنگ کی طرف موڑ دی۔ اور پھر جیسے ہی اس نے کار پارکنگ میں روکی۔ جوزف اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلے اور انہوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں عمران اور مارسیلا کی طرف کے دروازے کھولے اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں کے سائیڈ ہولسٹروں سے بھاری ریوالوروں کے دستے جھانک رہے تھے اور ان کے جسموں پر موجود خاکی رنگ کی مخصوص یونیفارم نے انہیں خاصا بارعب بنا دیا تھا۔ مارسیلا جلدی

سے باہر آگئی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ عمران بڑے باوقار انداز سے باہر نکلا۔ اس کے گلے میں موتیوں کی دو لڑا لڑا موجود تھا۔ جوزف نے جلدی سے گاڑی کے دروازے بند کر کے گاڑی کو لاک کر دیا۔ پارکنگ میں آنے جانے والے لوگ حیرت سے عمران۔ جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے۔ عمران کے چہرے پر بے پناہ معصومیت تھی۔ وہ سچ پرج کا پرنس لگ رہا تھا۔ "کیا اس بار کے منیجر کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ ہم اس کی بار میں قدم رکھ کر اُسے عزت بخش رہے ہیں۔" — عمران نے بڑے باوقار لہجے میں جوزف سے منی طلب ہو کر کہا۔ "اس کی ضرورت نہیں سمجھی گئی پرنس کیونکہ یہ گھٹیا طبقے کے لوگوں کی بار ہے۔" — جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ادہ اچھا۔" — عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے واقعی ایسی اطلاع کی ضرورت نہ تھی۔ مارسیلا حیرت سے ان کی گفتگو سن رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھنپے ہوئے تھے۔ وہ شاید سوچ رہی تھی کہ پرنس کی یہاں سے زندہ واپسی ناممکن ہوگی۔ لیکن وہ کیا کر سکتی تھی۔ اس لئے خاموش کھڑی تھی۔

"کم آن ہنی۔" — آج ہم تمہارے ملک کی ایک گھٹیا بار کی سیر کر رہے ہیں۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے مارسیلا سے کہا۔ اور پھر وہ بڑے باوقار انداز میں بار کے مین گیٹ کی طرف چلنے لگا۔ جوزف اور جوانا ان دونوں کے پیچھے بڑے مؤدبانہ لیکن

انتہائی مستعد انداز میں چل رہے تھے۔ جب کہ مارسیلا عمران کے بالکل برابر چلنے کی بجائے اس سے ایک قدم پیچھے چل رہی تھی۔ بار میں آنے اور جانے والے لوگوں میں واقعی گھٹیا جلتے کے افراد کی کثرت تھی۔ ان سب کے لباس اور چہرے بتا رہے تھے کہ وہ جرائم پیشہ لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ عورتیں بھی تھیں لیکن ان کے چہروں پر کھوپا ہوا کستا اور بھونڈا میک اپ اور ان کے بھڑکیے اور انتہائی نیم عریاں لباس ہی بتا رہے تھے کہ وہ طوائفیں ہیں باعزت عورتیں نہیں ہیں۔ عمران جس شان اور انداز سے چل رہا تھا وہ شاید ان سب کے لئے ایک نئی بات تھی اس لئے سب وہیں رک کر انہیں حیرت سے دیکھتے رہے۔

ابھی عمران بار کے مین گیٹ سے پھوڑی دور تھے کہ اچانک بار میں سے ایک گٹھے ہوئے بدن اور چھوٹے قد کا آدمی تیزی سے باہر آیا۔ اس کے کسرتی جسم پر سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی آستین تھی۔ اور نیچے اس نے تنگ اور چست پتلون پہن رکھی تھی۔ اس کا سراٹھارے کے پھلکے کی طرح شفاف تھا۔ اور چہرے پر مذہموں کے بے شمار نشانات تھے جن کی وجہ سے اس کا چہرہ خلاصہ کائنات اور بھیاں ناک لگ رہا تھا۔ باہر آتے ہی اس کی نظریں جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں وہ نہ صرف ٹھٹھک کر رک گیا بلکہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

”یہ بارجم کا خاص آدمی ٹیری ہے۔ انتہائی خوف ناک لڑاکا سمجھا جاتا ہے۔“ مارسیلا نے جلدی سے بڑبڑاتے ہوئے

عمران سے کہا اور عمران نے بڑے مطمئن انداز میں سر ہلادیا۔ لیکن اس کے قدم نہ رکے تھے۔

ٹیری چند لمحے غور سے انہیں دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ بالکل اس طرح آ رہا تھا جیسے آتے ہی عمران سے ٹکرا جائے گا۔ مارسیلا کے چہرے پر قدرے خوف کے آثار ابھرائے تھے۔

”سامنے سے ہٹ جاؤ مگر پرنس آف ڈیمپ کے سامنے آنا گستاخی ہے۔“ ایک لحنت جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا۔

”پرنس آف ڈیمپ۔“ ٹیری جوزف کی آواز سن کر کھینٹ ٹھٹھک گیا۔ لیکن وہ سامنے سے ہٹا نہیں تھا۔ عمران اُسی طرح چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔

”سیکرٹری۔۔۔ اسے راستے سے ہٹا دو۔“ اچانک عمران نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

اور دو سرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح جوزف عمران کی سائیڈ سے نکل کر ٹیری کی طرف پکا۔ اور ٹیری جو شاید ابھی صورتحال کو سمجھ ہی رہا تھا۔ ایک لحنت چختا ہوا اچھل کر دو فنٹ سائیڈ پر جاگوا۔ جوزف کا خوف ناک لفٹ ہب پوری قوت سے اس کے جبرٹے پر پڑا تھا۔ جوزف اُسے مکہ مار کر اُسی طرح بجلی کی سی تیزی سے واپس عمران کے پیچھے آگیا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

”تم۔۔۔ مہاراجی یہ جرات۔“ اچانک ٹیری نے اچھل کر

کی وجہ سے پورے ہال میں گونج اٹھی تھی۔

"پرنس۔۔۔ کون پرنس؟"۔۔۔ اچانک کاؤنٹر کے پیچھے سے ایک قوی ہیکل آدمی نے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ بار کا مالک جیگر ہے۔"۔۔۔ مارسیلا نے آہستہ سے تحارف کو استے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری۔۔۔ اسے پرنس کا مطلب بتاؤ۔"۔۔۔ عمران نے بادقار لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ نے تمہاری بار میں قدم رکھا ہے۔ یہ تمہاری بار کی انتہائی عزت افزائی ہے۔ نشست کا انتظام کرو۔" جوزف نے بادقار لہجے میں کہا۔

"اوہ پرنس۔۔۔ اوہ۔ آئیے آئیے۔"۔۔۔ جیگر نے حیرت سے لہجے میں کہا اور پھر جلدی سے ایک میز کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر پہلے سے دو غنٹے نما نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہٹ جاؤ پرنس کے لئے نشست خالی کر دو۔"۔۔۔ جیگر نے اس کے قریب جا کر تیز لہجے میں کہا تو وہ دونوں جلدی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ گئے۔

"تشریف رکھئے پرنس۔ میرا نام جیگر ہے اور میں اس بار کا مالک ہوں۔"۔۔۔ جیگر نے جلدی سے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں مؤدبانہ پن کے ساتھ ساتھ حیرت کا عنصر بھی شامل تھا۔ جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ کوئی ایشیائی پرنس

کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے جیب سے ریو الورنکال لیا تھا۔ اور مارسیلا نے اُسے ریو الورنکال دیکھ کر چیخنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ایک لخت دھماکہ ہوا اور ریو الورنٹیری کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا کر اریہ فائبر جو انا کی طرف سے ہوا تھا۔ اور ٹیری چیخا ہوا اٹھ چکا کہ لٹو کی طرح گھومنے لگا۔

عمران اُسی طرح اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔ سب لوگ حیرت سے یہ انوکھا تماشا دیکھ رہے تھے۔ ٹیری کو وہ اچھی طرح جانتے تھے اس لئے ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں اس سے بھی انوکھا تماشا دیکھنے کا موقع ملنے والا ہے۔ لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گئے کہ ٹیری بجائے ان سے اٹھنے کے انتہائی تیزی سے بھاگتا ہوا بار کی شمالی سمت بڑھ کر غائب ہو گیا تھا۔ عمران اس طرح بادقار انداز سے چلتا ہوا بار کے مین گیٹ تک پہنچ گیا۔ جوزف نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر بڑے ادب سے ایک طرف مہٹ گیا۔ اور عمران قدم بڑھاتا ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں موجود افراد حیرت سے عمران۔ مارسیلا اور اس کے پیچھے چلتے ہوئے جوزف اور جو انا کو دیکھنے لگے۔

"سیکرٹری۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بادقار انداز میں کہا۔

"یس پرنس۔۔۔ جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہماری نشست کا انتظام کیا جائے۔"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اس کی آواز بلند نہ تھی لیکن ہال میں ایک لخت چھا جانے والی خاموشی

"شکر یہ پرنس" مارسیلا نے جلدی سے کہا اور پھر نمرن کے بیٹھے ہی وہ اس کے سامنے والی کرسی پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔ جوزف اور جوانا دونوں عمران کے پیچھے اُسی طرح مستعد لیکن مودبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے۔ اب ہال میں موجود ہر شخص کے چہرے پر عمران کے لئے حیرت کے ساتھ ساتھ مودبانہ پن بھی ظاہر ہو گیا تھا۔ وہ یقیناً عمران کی دجائیت، شخصیت اور فیاضی سے مرعوب ہو گئے تھے۔ اور پھر چند لمحوں بعد پورے ہال میں بار کا قیمتی مشروب تقسیم کیا جانے لگا۔

"آرڈر سر" جیگر نے بذات خود آکر عمران کے سامنے انتہائی ادب سے جھکتے ہوئے کہا۔

"مس مہنی کے لئے شیری اور ہمارے لئے کوک" — عمران نے بڑے باوقار انداز میں کہا۔

"یس سر" جیگر کو شاید کوک کا آرڈر سن کر حیرت کا شدید دھچکا لگا تھا لیکن اس نے اس کا اظہار نہ کیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ آرڈر کی تعمیل ہوتی اچانک ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور شیری ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار لمبے توپنگے آدمی بھی اندر آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ شیری کا چہرہ غصے سے مٹاٹم کی طرح سرخ نظر آ رہا تھا۔

"یہ سہے پرنس آف ڈھمپ" شیری نے چیخ کر عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے چاروں ساتھی سجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے۔

اس طرح بھی اس کی بار میں آسکتا ہے۔ خاص طور پر جوزف اور جوانا کے دیوہیکل جسموں۔ ان کی مخصوص خاک کی یونیفارم اور ان کے انداز نے اُسے واقعی شدید حیرت زدہ کر دیا تھا۔

"سیکرٹری" بار میں موجود ہر شخص کو ہماری طرف سے اس بار کے سب سے قیمتی مشروب کا ایک ایک جام پیش کرو۔ عمران نے اس میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور جوزف جیگر سے مخاطب ہو گیا۔

"پرنس کے حکم کی تعمیل کی جلتے" — جوزف کا لہجہ بے حد کرکٹدار تھا۔

"مم — مم — مگر....." جیگر کو شاید اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ اس مادی دور میں جب کہ ہر شخص دوسرے کا گھر کاٹنے میں مصروف ہے۔ کوئی اس قسم کی سخاوت بھی کر سکتا ہے لیکن دوسرے لمحے جب جوزف نے جیب سے نوٹوں کی ایک گٹھی نکال کر جیگر کی طرف اچھالی تو جیگر کی حیرت فوراً ہی خوشگواریت میں تبدیل ہو گئی۔

"کم بڑ جائیں تو اور لمے لینا اور بڑھ جائیں تو باقی مہماری ٹپ" — جوزف نے بڑے شامانہ انداز میں کہا۔

"تشریف رکھیں مس مہنی" — عمران نے میز کے قریب پہنچ کر مارسیلا سے کہا۔

اور مارسیلا جس کے لئے یہ سب کچھ اس قدر اٹوٹھا تھا کہ چونک پڑی۔

کیا سزا دی جاتی ہے۔ وہی سزا انہیں بھی دی جائے۔ — عمران نے اُسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے بار کا بال فائرنگ کی خوف ناک اور ٹیری اداس کے ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کا فقرہ ابھی ختم بھی نہ ہوا تھا کہ جوزف اور جونا سائیڈ ہولسٹروں سے ریوالوز نکال کر بجلی کی سی تیزی سے گھوڑے اور پلک جھپکنے میں ٹیری اور اس کے چار ساتھی فرسٹ پر پڑے تو پتہ چلے۔ اور جوزف اور جونا جتنی تیزی سے حرکت میں آئے تھے۔ اس سے زیادہ تیزی سے دوبارہ پہلے والی پوزیشن میں آ گئے۔ ان کے ریوالور بھی واپس ان کے ہولسٹروں میں غائب ہو گئے تھے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور برق رفتاری سے ہوا تھا کہ بال میں موجود ہر شخص صرف پلکیں جھپکاتا رہ گیا۔

”ہمارے آرڈر کی تعمیل ابھی تک نہیں ہوئی۔“ — عمران نے اُسی طرح بادقار لہجے میں کہا۔

تو ایک طرف کھڑا جیگر اس طرح آگے بڑھا جیسے ہینا ٹرم کا معمول کے بڑھتا ہے۔ اور پھر اس نے بالکل معمول کے سے انداز میں جام سیدو تل عمران اور مارسیلا کے سامنے رکھ دیئے۔ مارسیلا بھی پتھر کے بت کی طرح ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹیری اور اس کے ساتھی صرف چند لمحے تو پٹنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔ کیونکہ گولیوں نے ان کے دلوں میں سوراخ کر دیئے تھے۔

عمران اس طرح اطمینان سے کوکا کولا پینے لگا جیسے یہاں کوئی غیر معمولی بات ہی نہ ہوئی ہو۔

”کھڑو۔ ابھی گولی نہ چلانا۔ مجھے اس سے مارسیلا کے بارے پوچھنا ہے۔“ — ٹیری نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کی طرف بڑھتے ہوئے وہ چاروں تیزی سے پھیل کر عمران کی میز کے گرد دائرہ ڈال کر کھڑے ہو گئے۔

”ٹیری۔ ٹیری پلزز۔“ — ایک لخت جیگر کی آواز سنائی دی۔ وہ شاید خود آرڈر کی تعمیل میں ٹرے اٹھائے آ رہا تھا۔ کیونکہ ٹرے میں کوکا کولا کی بوتل کے ساتھ ٹیری کا جام بھی موجود تھا۔

”عاموش رہو۔ یہ چیف بارگم کا حکم ہے۔ کہ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ اور مارسیلا کو زندہ بیکڑ کر اس کے سامنے حاضر کیا جائے۔ ہم چیف بارگم کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں اس لئے کوئی مداخلت نہ کرے۔“ — ٹیری نے چیختے ہوئے کہا۔ اور جیگر بچے چہرے پر بارگم کا نام سن کر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ مارسیلا کا چہرہ بھی زرد پڑ گیا تھا۔

”اکھ کر کھڑے ہو جاؤ پرنس۔ اور بتاؤ مارسیلا کہاں ہے۔“

ٹیری نے عمران کے قریب آ کر انتہائی کمرخت لہجے میں کہا۔

جوزف اور جونا بے حس و حرکت کھڑے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پتھر کے مجسمے ہوں۔

”سیکرٹری۔“ — عمران نے ٹیری سے مخاطب ہونے کی بجائے بادقار انداز میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس پرنس۔“ — جوزف کی سرد آواز سنائی دی۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہماری شان میں گستاخی کرنے والوں کو

آف ڈھمپ کے حضور گناہی کو نے والے کے سانس صرف
 کے رہ جاتے ہیں۔ — عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ

میں کہتا ہوں۔ "بارگھم آئس لینڈ کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ ڈی تھ چائرس کا

"میں بارگم کا نائب ہوں۔ اور یہاں تمہاری موت بن کر آیا ہوں۔ اور سنو۔ میرا نام ٹامی ہے۔ ٹامی۔ یہاں کے سب لوگ میرا نام سن کر ہی دہشت سے مر جاتے ہیں۔" — ٹامی نے پہلے سے زیادہ جارحانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ہمیں یہ سن کر افسوس ہوا ہے کہ یہاں کے لوگ اس قدر بزدل ہیں۔ تم ہمارے سوال کا جواب دو۔ کہ بارگم کہاں ہے؟" ٹامی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم اب تک صرف اس لئے زندہ کھڑے ہو کہ میں نے تم سے سیلا کا پتہ پوچھنا ہے۔ اور جہاں تک ان حبشیوں کے پاس دیواروں کا تعلق ہے۔ میں یہ بتا دوں کہ تم چاروں طرف سے دیواروں کی زد میں ہو۔ میرے ایک اشارے پر تمہارے جسموں میں سینکڑوں سوراخ ہو جائیں گے۔" — ٹامی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہمارے باڈی گارڈ کہتے آدمی پر دیوار نہیں نکالا کرتے۔ ابھی انہیں نے کے آداب آتے ہیں۔ ہم نے تم سے پہلے سوال کیا تھا۔ کہ تم کہاں ہے۔ اور ہم اپنے سوال کو دہرانے کے عادی نہیں ہیں۔" — ٹامی نے انتہائی باوقار اور مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہو نہ ہو۔ تمہاری زبان ضرورت سے زیادہ چل رہی ہے۔ اور ٹامی کے سامنے۔ تمہاری یہ جرات۔ بتاؤ کہاں ہے مارسیلا؟" — ٹامی نے غضب ناک انداز میں کہا۔ اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

یہ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ مارسیلا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور عمران اسی طرح بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا این گیت کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ بل کا دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے کھلا اور ایک دیوہیکل انتہائی مضبوط جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم کسی بھی طرح مضبوط تھا۔ اور آنکھوں میں چھپائی ہوئی سرخی بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی مشتعل مزاج آدمی ہے۔

"یہ بارگم کے ایکشن گروپ کا چیف ٹامی ہے۔ آس لیڈر کا سب سے خطرناک غنڈہ۔" — مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہو نہ ہو۔ تو تم ہو پرنس آف ڈھمپ عرف علی عمران۔ اور تم پاکیشیا سے منشیات کے خاتمے کے لئے آئے ہو۔ اور تم نے ٹیری اور میرے گروپ کے چار آدمیوں کو ہلاک کیا ہے۔" — ٹامی نے گیت کے سامنے پاؤں پھیلا کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی جارحانہ لہجے میں کہا۔ اُسے وہاں دیکھ کر بل میں موجود ہر آدمی اس طرح اٹھ کر دیواروں کی طرف دوڑا اٹھا۔ جیسے ابھی بل کی چھت گرنے والی ہو۔ جیگر بھی جلدی سے کاؤنٹر کے پیچھے دھب گیا تھا اور پورے عمران اور اس کے ساتھیوں کے باقی ہر شخص اب دیواروں کے خمیٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ان سب کے چہرے موت کے خوف سے زرد پڑ چکے تھے۔

"تم بارگم ہو۔" — اس بار عمران نے اس سے براہِ راست سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

ہوئے کہا۔

"اوہ تم بھتر مچھر۔ تم ٹامی سے ایسا کہہ رہے ہو۔" ٹامی غصے سے چیخ پڑا۔ اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح اس نے اچھل کر جوانا کے پہلو پر اپنی کھڑی پتھیلی کا وارہ مارا۔ لیکن جوانا اُسی طرح چٹان کی طرح اپنی جگہ کھڑا رہا۔ اس نے ذرا ہلکا سا حرکت نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ٹامی کا بھرپور ہاتھ پوری قوت سے جوانا کی پسلیوں پر پڑا۔ ایک دھمکے کی سی آواز سنائی دی۔ لیکن جوانا اس قدر زوردار ضرب کھا کر بھی اپنی جگہ سے ایک اینچ نہ ہلا اور ٹامی تیزی سے پیچھے ہٹ کر حیرت سے جوانا کو دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس قدر طاقتور ضرب کھا کر بھی کوئی آدمی اپنی جگہ پر کھڑا رہ سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنا ہاتھ بھی جھٹک رہا تھا۔

"تم نے وارہ کر لیا ٹامی۔ اور میں نے تمہیں ایسا کرنے کی صرف اس لئے اجازت دی ہے تاکہ تمہارے دل میں حسرت باقی نہ رہے۔" جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں پس کر رکھ دوں گا۔" ٹامی ایک بار پھر چیخا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس نے دوبارہ جوانا پر حملہ کر دیا۔ اس بار اس نے فلائنگ لک مارنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کے جڑے ہوئے پیر جوانا کے سینے پر پڑتے جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور ٹامی کا بھاری جسم ایک لحظہ فضا میں ہی قلابازی کھا گیا۔ جوانا نے اس کی ٹانگوں کے سچلے حصے پر تھکی دی تھی۔ جس وجہ سے اس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھ کر دوسری طرف کو گئیں۔

"جوانا" — عمران نے اُسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔
"پس" — عمران کے پیچھے خاموش کھڑے جوانا نے

جواب دیا۔
"اس جانور کو ہم سے بولنے کے آداب سکھاؤ۔" — عمران کا لہجہ اس بار بھی انتہائی مطمئن تھا۔

"پس" — جوانا نے اُسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور عمران کے سامنے آکر رک گیا۔ عمران نے مارسیلا کا ہاتھ پکڑا اور کاؤنٹر کی طرف ہٹ گیا۔

"پس۔ ادھر ایک خفیہ راستہ ہے۔ میں اس سے آپ کو نکال سکتا ہوں۔" — اچانک جیک نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔
"جوانا۔ جب یہ جانور ہم سے بات کرنے کے آداب سیکھ جائے تو اسے اٹھا کر ادھر لے آنا۔ تاکہ ہم اس سے مزید گفتگو کر سکیں۔" عمران نے اپنی آوازیں کہا۔

اور جوانا نے جو ٹامی کے سامنے اطمینان سے کھڑا تھا ذرا سر ہلا دیا۔

"ہٹ جاؤ راستے سے۔ میں نے اس پس سے مارسیلا کے بارے میں پوچھنا ہے۔ ہٹ جاؤ تم۔" — ٹامی نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم پس کی توہین کر کے اپنے جسم میں ٹوٹنے والی بیویوں کے تعداد بڑھاتے جا رہے ہو ٹامی۔" — جوانا نے پہلی بار غراتے

ٹامی نے ایک لخت اچھل کر جو انا کی دوسری ٹانگ پر ٹکڑ ماری اور اس بار
جوانا اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ایک دھماکے سے کو لہوں کے بل
فرش پر گر ا۔ لیکن ٹامی کو مزید ضرب لگانے کی حسرت ہی باقی رہی۔ کیونکہ
کو لہوں کے بل نیچے گرتے ہی جو انا نے ایک لخت اپنی اکھی ہوئی دونوں
ٹانگوں کو گھمایا کہ ٹامی کی گردن کے گرد اس کی ٹانگیں تنبی کی طرح کس گئیں
اور اس کے ساتھ ہی جو انا تیزی سے گھوم گیا۔ اور ٹامی کا جسم فرش
کے ساتھ گھسٹا ہوا کا دٹر کے قریب کھڑے عمران کے قدموں میں
جا گرا۔ لیکن دوسرے لمحے ٹامی کا بھاری جسم بندوق سے نکلنے والی
گولی کی طرح فضا میں اونچا اٹھا اور پھر ایک خوف ناک دھماکے سے
اٹھ کر کھڑے ہوئے جو انا کے قدموں میں جا گرا۔ یہ عمران کا کارنامہ
تھا جس نے بجلی کی سی تیزی سے صرف اپنی ایک لات کو حرکت دی
تھی اور اس نے صرف ایک لات سے ٹامی کا بھاری جسم فرش سے
اٹھا کر فضا میں بلند کر دیا تھا۔

”اس گندے جانور کو خود سنبھالو جو انا۔ اور ہاں ابھی اس کی ہڈیاں
نہیں ٹوٹیں۔“ عمران نے منہ بلتے ہوئے کہا۔

اور جو انا تیزی سے اپنے قدموں پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے
ہوئے ٹامی پر کسی عقاب کی طرح چھٹا۔ اور اس بار اس نے ٹامی کی دونوں
ٹانگیں پکڑ کر ایک لخت اُسے اڑپڑا کھادیا۔ اور پھر ٹامی کا پھڑکتا ہوا جسم
جیسے ہی اٹا فضا میں بلند ہوا۔ جو انا نے اس کے جسم کو ایک زوردار
جھٹکا دیا۔ اور ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں ٹامی کو دوبارہ فرش
پر دھکیل دیا۔ جھٹکا لگنے کی وجہ سے ٹامی کا جسم تیزی سے گھوم کر جب

اور ٹامی کو اپنے آپ کو بچانے کے لئے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھ
فرش پر دکنے پڑے۔ اور وہ تیزی سے قلابازی کھا کر ایک بار پھر
اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں ہو
گئے تھے۔

”دوسرا دار بھی تم نے کھ لیا ٹامی۔“ جو انا نے اُسی لہجے میں
کہا۔ وہ شاید اس مقابلے سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا۔
”جو انا۔ ہمیں انتظار سے نفرت ہے۔“ اچانک عمران کی
تیز آواز بل میں گونجی۔

”یس پرنس۔“ جو انا نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا
جسم ایک لخت حرکت میں آیا۔ ٹامی اپنے آپ کو بچانے کے لئے
تیزی سے ایک طرف کو ہٹا۔ لیکن جو انا کی لات اس کے ساتھ ہی گھوم
گئی اور دوسرے لمحے ٹامی کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور وہ اس
طرح اچھل کر پھلی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا جیسے گیند
دیوار سے لگتی ہے۔ دیوار سے ٹکرا کر ٹامی کا جسم تیزی سے واپس
جوانا کی طرف آیا۔ لیکن جو انا شاید پہلے سے ہی اس رد عمل کے لئے
تیار تھا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ تیزی سے گھومے اور ٹامی کا بھاری جسم
اس کے ہاتھوں پر اٹھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے جو انا نے تیزی سے
ٹامی کو پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔ اور ٹامی چیخا ہوا پشت
کے بل فرش پر ایک خوف ناک دھماکے سے گرا۔ ٹامی خاصا جاندار
آدمی تھا۔ اس لئے نیچے گرتے ہی اس نے ایک لخت کر دٹ بدل
اور جو انا کی گھومتی ہوئی لات اس کے قریب سے گزر گئی۔ اُسی لمحے

فرش پر گرا تو وہ پہلو کے بل فرش سے ٹکرایا تھا۔ اور دوسرے لمحے جو انایک تخت اچھلا اور اس کے دونوں پیرٹامی کے پہلو پر پوری قوت سے پڑے۔ اور ٹامی کے حلق سے اس قدر بھیا تک چیخ نکلی کہ جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔ اس کی کئی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ جو انا ضرب لگا کر تیزی سے ایک طرف مٹا تھا۔ اور اس کا اس طرح ہٹنا ہی اسے گولیوں کی پوچھاڑ سے بچا گیا۔ کیونکہ اچانک ایک روشندان سے گولیوں کا سیلاب ساعین اُس جگہ سے گزرا جہاں ایک لمحہ پہلے جو انا موجود تھا۔ مگر دوسرے لمحے روشندان سے تیز چیخ سنائی دی۔ یہ فائر جوزف کی طرف سے کیا گیا تھا۔

”جوانا۔۔۔ آجاؤ۔۔۔“ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور جو انا بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کاؤنٹر کی طرف آیا۔ کیونکہ اب ہر روشندان سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تھیں۔ لیکن عمران۔۔۔ جوزف اور مارسیلا پہلی فائرنگ ہوتے ہی تیزی سے سائیڈ کی راہداری میں دوڑ پڑے تھے۔ مارسیلا کا ہاتھ عمران نے پکڑ لیا تھا۔ جو انا بھی پکچھکنے میں راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ اور بال البتہ اندھا دھند فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔

”ادھر ادھر پرنس۔۔۔“ جیگر نے چیخ کر کہا۔ اور وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر عمران کے پیچھے دوڑا۔ وہ ایک کمرے کے دروازے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ اور پھر عمران اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ جیگر نے جلدی سے کمرے میں داخل ہو کر ایک دیوار پر ہاتھ مارا۔ تو دیوار دیوار سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر ہٹ گئی اور نیچے جاتی ہوئی

مرنگ صاف دکھائی دینے لگی۔

”آگے جا کر یہ راستہ جانیں، دوڑ پر نکلے گا پرنس۔ گڈ بائی۔ میں اپنی خدمت کر سکتا تھا۔“ جیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے مرنگ میں داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔

مارسیلا تیزی سے آگے مڑنے لگی۔ لیکن عمران نے اُسے آواز دے کر روک دیا۔

”رک جاؤ ہنی۔“ عمران نے کہا۔ اور مارسیلا ایک تخت ٹھٹھک کر رک گئی۔

عمران۔۔۔ جوزف اور جو انا اُسی طرح دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔

”لگ۔۔۔ لگ۔۔۔ کیا مطلب۔“ مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پرنس کے لئے فراہم ہونا اس کی توہین ہے ہنی۔ اور یہ بار بال ہی اب سب سے محفوظ جگہ ہوگی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا ہونٹ کاٹتی ہوئی رک گئی۔ فائرنگ کی مدھم سی آوازیں ابھی تک ان کے کانوں میں پڑ رہی تھیں لیکن آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی۔ مرنگ میں بجلی سا اندھیرا تھا لیکن دیوار کی سائیڈ میں لفٹ اور

ایک سینڈل اس اندھیرے میں بھی صاف نظر آ رہا تھا۔ جب کافی دیر تک فائرنگ کی آوازیں نہ سنائی دیں تو عمران نے سینڈل کھینچ لیا۔

دوسرے لمحے دیوار ایک بار پھر درمیان سے کھل گئی۔ اور عمران واپس اسی کمرے میں آ گیا۔ اس کے پیچھے جو انا اور جوزف بھی آ گئے۔ اور

اور آپ نے مجھے دوست کہا ہے تو مجھے اس پر اب فخر ہے۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ جیگر پر براہ راست ہاتھ ڈالنے کی جرأت بارگم بھی نہیں کر سکتا۔ البتہ اب وہ اور اس کے آدمی بادے کے کی طرح آپ کی تلاش میں ہوں گے۔ اس کے پاس وسیع تنظیم ہے۔ بے شمار آدمی ہیں۔ اس لئے آپ کو اپنا تحفظ کرنا ہوگا پرنس۔ آپ اگر حکم کریں تو میں آپ کو ایک ایسی جگہ پہنچا سکتا ہوں جہاں تک بارگم کے ہاتھ بھی آسانی سے نہ پہنچ سکیں گے۔ جیگر نے کہا۔

”تمہارا بہت شکریہ جیگر۔ تم نے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ ہمیں کسی پناہ کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر ہو سکے تو اس بارگم کا پتہ بتا دو۔ کہ وہ کہاں مل سکتا ہے۔ ہم اسے بتانا چاہتے ہیں کہ پرنس آف ڈھمپ پر حملہ کرنے کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں پرنس۔ وہ بچانے کہاں ہوگا۔“ جیگر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔“ یقیناً یو۔ پھر ملاقات ہوگی۔“ — عمران نے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزن اور جونا اور مارسیلا اس کے پیچھے چلنے لگے۔

”پرنس۔ آپ پارکنگ میں نہ جائیں۔ میں آپ کی کار عقبی گلی میں پہنچا دیتا ہوں۔ وہاں سے آپ آسانی سے جا سکیں گے۔“ جیگر نے چونسکتے ہوئے کہا۔

”اور کے۔ ٹھیک ہے۔ سیکورٹی اسے چابی دے دو۔“

مارسیلا نے بھی ظاہر ہے ان کی پیر دی کہنی تھی۔

یہ کمرہ کسی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران نے اسی جگہ پر ہاتھ پھر کر دیوار پر ابھرا کمرہ دی۔ جہاں پہلے جیگر نے ہاتھ پھرا تھا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جیگر بے ستا شادوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ لیکن اپنے سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھڑا دیکھ کر وہ اس طرح رک گیا جیسے کسی نے اُسے جادو کی چھڑی لگا کر محبسے میں تبدیل کر دیا ہو۔

”آپ۔۔۔ آپ گئے نہیں۔“ چند لمحوں بعد جیگر کے منہ سے بھینچی بھینچی سی آواز نکلی۔

”پرنس زندہ کی بھر کبھی فرار نہیں ہوا مسٹر جیگر۔ ہم نے صرف وقتی طور پر اوٹ لی ہے۔“ — عمران نے بڑے مطمئن اور باوقار لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ پرنس۔ ٹامی اپنے ہی آدمیوں کی گولیوں سے ہلاک ہو گیا ہے۔ مزید بارہ آدمی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ اور وہ سب آپ کو تلاش کرنے کے لئے گئے ہیں۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ آپ کو اب پورے آئس لینڈ میں تلاش کیا جائے گا پرنس۔“ — جیگر نے ہانپتے ہوئے کہا۔

”ہماری بات چھوڑو۔ تم اپنی بات کر دو۔ تمہیں تو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہمیں اپنے دوستوں کی فکر ضرور رہتی ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”اوہ اوہ۔۔۔ آپ واقعی پرنس ہیں۔ انتہائی دلیر اور بے جگر۔“

عمران نے کہا۔ اور جو زفت تے سر ملا تے ہوئے نہ صرف جیب سے چابی نکال کر جیک کے حوالے کر دی بلکہ اُسے کار کا نمبر اور ماڈل بھی بتا دیا۔

”آپ یہیں تشریف رکھیں۔ میں بندر و بست کرتا ہوں“

جیک نے جلدی سے کہا اور دفتر سے باہر نکل گیا۔ وہ اپنے پیچھے دروازہ بند کر گیا تھا۔

”اس کا مطلب ہے۔ بارگم کو نہ صرف ہماری یہاں آمد کی اطلاع ہے بلکہ اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں“۔ عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

”ٹامی کی باتوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ میں آپ کے پاس پہنچ چکی ہوں“۔ مارسیلا نے بھی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا اچانک اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں۔ یہ دایر ٹرانسمیٹر پر کال کا مخصوص کاشن تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ونڈیشن پریس کیا۔ اور گھر ٹی کوکان سے لگا دیا۔

”ہیلو مہیلو“۔ ٹامیگر کا لٹاک اور۔۔۔ ٹامیگر کی باریک آواز سنائی دی۔

”ہیں۔۔۔ پرنس انڈنگ اور۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس۔۔۔ میں نے بارگم کا پتہ چلا لیا ہے۔ وہ گرین ہل کی

ایک پھاٹی پر واقع انتہائی شاندار محل میں رہ رہا ہے۔ پہلے یہ محل کسی مادام مارسیلا کا تھا۔ پھر بارگم نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور۔۔۔ ٹامیگر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔ تفصیلی رپورٹ دو اور۔۔۔“ عمران نے بک کر پوچھا۔

”باس۔ میں نے یہاں کی زیر زمین دنیا میں اپنے ایک پرانے دوست کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ اس کا نام ٹھوکتی ہے۔ یہ پاکیشیا میں چمکا ہے۔ اس کے وغیرہ کی سمگلنگ میں ملوث رہتا تھا۔ پھر وہ اچانک اس سے غائب ہو گیا۔ اب اتفاق سے وہ مجھے ایک بار میں نظر آ گیا۔ اس نے اس سے ملاقات کر کے اُسے ٹٹولا تو وہ خاصا باخبر نکلا۔ اس نے مجھے تفصیل سے بتایا ہے کہ کس طرح بارگم نے ریڈ فلیم اور ڈیٹھ کی دو تنظیموں پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ ڈیٹھ جانسن کے سابق سربراہ اس کا دوست تھا۔ اس لئے اس کی موت کے بعد وہ اب واپس کشیا جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا اور ڈیٹھ جانسن کے نئے سیکرٹریٹ جیکسن کی بیٹی ماریا سے اس کے تعلقات ہیں۔ بارگم کے متعلق اُسے ماریا سے معلوم ہوا ہے اور۔۔۔ ٹامیگر نے جواب دیا۔

اب یہ ٹھوکتی کہاں ہے اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”وہ یہیں ہے۔ لیکن وہ سامنے نہیں آنا چاہتا وہ بارگم سے خوفزدہ ہے کیونکہ بارگم کو علم ہے کہ وہ جانسن کا گہرا دوست ہے۔ جیکسن نے ہی اُسے یہی مشورہ دیا ہے کہ اس سے پہلے کہ بارگم اس کے

ہے۔ یہ کار آپ کے بالکل شان شایان ہے۔ اور یہ چوری کی بھی
ہے۔ اور اس کا تعلق براہ راست مجھ سے بھی نہیں ہے۔ اس
لئے آپ اطمینان سے اس کار کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ویسے میں
عتیاطاً آپ کے لئے اپنی ایک خاص رہائش گاہ کی چابیاں
دے آیا ہوں۔ کیونکہ مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ آپ کی رہائش گاہ
دوبارنٹ کی بھی ایکشن گر وپ نگرانی کر رہا ہے۔ اور ان کا پروگرام
ہے کہ جیسے ہی آپ وہاں پہنچیں وہ اس رہائش گاہ کو بھوں سے اڑا
لیں۔ جیگر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کار اور رہائش گاہ کی چابیاں
ان کی طرف بڑھاتے ہوئے پڑے پڑے غلوں پہنچے ہیں کہا۔

”ہیں بے حد مسرت ہو رہی ہے جیگر۔ کہ یہاں آئیں لینڈ میں
میری ایک مخلص دوست سے ملاقات ہو گئی ہے۔ اور یقین رکھو کہ
میری دوستی تمہیں ہر لحاظ سے فائدہ مند رہے گی۔ اور تم ہمیشہ ہماری
ساتھ پر فخر کرتے رہو گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے کار کی چابیاں اور رہائش گاہ کی چابیاں
ان کے ہاتھ سے لے لیں۔

پرنس۔ میں ایک عام سا مجرم ہوں ایک چھوٹا سا مجرم۔ اور شاید
میں نے کبھی لالچ اور طمع کے بغیر کسی کی مدد کی ہو۔ اور ٹیری سے
پکی جھڑپ سے پہلے میری ہمدردیاں آپ کے ساتھ صرف
تک کی وجہ سے تھیں۔ لیکن ٹیری اور پھر ٹامی کے ساتھ آپ کی اور
کے باڈی گارڈز کی جھڑپ کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ
بڑی عظیم انسان ہیں۔ آپ کا اطمینان۔ آپ کا وقار اور اس قدر

متعلق کوئی احکامات دے دے وہ ملک چھوڑ دے۔ چنانچہ وہ آج ہی کسی وقت
ملک چھوڑ دے گا۔ ویسے اُسے جیکس کے ذریعے بارگم کے متعلق
تازہ ترین معلومات حاصل ہیں اور۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اور۔“ تم ایسا کہہ کر بلیو بار پنچ جاؤ۔ ہم وہیں ہیں۔ اور
اب یہاں سے نکل کر چلے جاتیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ بارگم یا
اس کے ساتھی جیگر کو ٹیڈیوں گے۔ تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے اور
اینڈ آل۔“ عمران نے کہا۔ اور داچ ٹرانسمیٹر کا ونڈیشن دبا کر
رابطہ ختم کر دیا۔

”مادام مارسیلا۔ آپ کا گمین ہل پر محل بھی ہے۔“ عمران نے
مسکراتے ہوئے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔
”ہاں۔ کبھی تھا۔ وہیں سے بارگم نے مجھے اغوا کیا تھا۔ دراصل
وہاں موجود تمام ملازم ریٹ فلیم کے آدمی تھے۔ اور ظاہر ہے وہ بارگم
کے خاص آدمی ہوں گے۔ اس لئے بارگم نے محل میں داخل ہو کر
مجھے اغوا کر لیا۔ ورنہ وہ ضرور مزاحمت کرتے۔ لیکن پرنس۔ آپ کو
کس نے یہ اطلاع دی ہے۔“ مارسیلا نے جواب دیتے

ہوئے آخر میں حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ دروازہ کھلا اور جیگر

اندر داخل ہوا۔
”پرنس۔ آپ کی کار کی خفیہ نگرانی کی جا رہی ہے۔ شاید ٹیری نے
باہر آپ کو کار سے اتارتے دیکھ کر ہیڈ کوارٹر اس کی اطلاع دے
دی تھی۔ چنانچہ میں نے آپ کے لئے ایک اور کار کا بندوبست

خوف ناک سچویشن میں آپ کا رویہ دیکھ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ نے کہا۔

کی عظمت بے پناہ ہے اور آپ کی اس عظمت کے سامنے دولت ایک حقیر چیز ہے۔ چنانچہ میں نے دلی طور پر آپ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ اس طرح میں بارگم کی دشمنی مول لے رہا ہوں جو یہ حال مجھ سے کہیں بڑا مجرم ہے۔ لیکن اب مجھے بارگم سے بالکل خوف محسوس نہیں ہو رہا۔ یہ آپ کی بخشی ہوئی دولت بھی میں لے آیا ہوں۔ آپ اسے اگر قبضہ کر لیں تو میرے خلوصی پر موجود اس کا بوجھ ختم ہو جائے گا۔ دہرے میرے دل میں یہی خشت رہے گی کہ شاید آپ ہی سمجھیں کہ میں دولت کی خاطر آپ کا ساتھ دے رہا ہوں۔ جیگر نے بڑے سے خلوص بھرے جذبات سے کہا اور ساتھ ہی اس نے حبیب سے نوٹوں کی گڈیاں نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیں۔

ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ دولت تمہارے لئے آج کے بعد ان کی حیثیت نہیں رکھے گی۔ انٹرنیشنل پیٹی سائیڈ کمپنی کے تم مالک کے۔ صرف چند روز مزید انتظار کرو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیگر انٹرنیشنل پیٹی سائیڈ کمپنی کی ملکیت کا سن کر حیرت سے بھاڑا۔ وہ گھبرا گیا۔

”گڈ شو جیگر۔ تمہارے جذبات بتا رہے ہیں کہ تمہارے اندر اچھا انسان موجود ہے۔ یہ رقم ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور ہم اب اسے دوستی کے نذرانہ کے طور پر تمہیں پیش کر رہے ہیں۔ یہ تم کو اور ہماری یہ بات بے باندھ نور کہ جرائم میں ملوث ہونے کے بعد انسان انسانیت کے درجے سے کہیں نیچے گرجاتا ہے۔ اس لئے تمہیں اب آئندہ مجرم بننے کی بجائے وہ راستہ اپنانا ہے جو انسانیت کا راستہ ہے۔ جرائم کے خلاف جدوجہد کا راستہ۔ اور یقین کرو کہ تمہارا ذہن۔ دل اور ضمیر ہمیشہ بوجھ سکون رہے گا۔“ عمران نے آگے بڑھ کر جیگر کے کاندھے پر ہتھکی دینے کا اشارہ کیا۔

جی نہیں۔ تم ہمیں ابھی صرف کا رتاک پہنچا دو۔ عمران نے جیگر سے ہلکتا ہوا باہر نکل گیا۔ عمران اس کے

کار کا رخ گریٹ ہل کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا۔



ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ اور پھر ایک پتلی سی راہداری سے گزرا۔
جیگر انہیں ایک دروازے تک لے آیا۔ اس نے دروازہ کھولا
تو باہر سفید رنگ کی ایک شاندار پٹے ماڈل کار کھڑی تھی۔ بالکل
ماڈل کی۔ اور عمران کو یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہوا کہ کار کے
بلاؤنڈ تھے۔ یعنی اندر سے تو باہر صاف دیکھا جاسکتا تھا لیکن باہر
اندر نہ دیکھا جاسکتا تھا۔

”یہ میں نے اس لئے بھی سیلکٹ کی ہے کہ اس میں بیٹھے ہو
باہر سے ایکشن گروپ کے آدمی آپ کو چیک نہ کر سکیں گے۔“
جیگر نے شیشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”تم پر خلوص ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہو۔ اس لئے ہم
پسندیدہ گی ہتھارے لئے کچھ اور بڑھ گئی ہے۔ شکریہ پھر ملا
ہو گی۔“ — عمران نے کار کی چابیاں جو زف کی طرف بڑھاتے
کہا۔ جس نے جلدی سے کار کے دروازے ان لاک کر کے
دیئے۔

”بہت بہت شکریہ پرنس۔ اگر ہو سکے تو مجھ غریب کو آئندہ
اپنی خدمت کا موقع ضرور دیجئے گا۔“ جیگر نے سر جھکا کر
ہوئے کہا۔

اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کار کے
پر بیٹھ گیا۔ مارسیلا اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی جب کہ جو
اور جوانا عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ اور عمران نے کار سٹارٹ کر
اُسے آگے بڑھا دیا۔ عقبی گلی سے سڑک پر آنے کے بعد

بازگم نے فائل بند کی اور پھر اٹھ کر اس نے ایک
طویل انگڑائی لی۔ اور ٹیبل لمپ بچھا دیا۔ وہ غاصا تھک چکا تھا۔ لیکن
اس فائل سے اُسے بے حد فائدہ مند تفصیلات مل گئی تھیں اور
اب اس نے وہ آدمی جن لئے تھے جو اس فائل کے مطابق جانسن
کے بے حد وفادار سمجھے جاسکتے تھے اور کسی بھی وقت وہ بغاوت
کر سکتے تھے۔ اس نے ان کے ناموں کے سامنے سرخ کر اس
نکودیتے تھے۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان سب کو ایک
یک کر کے گولیوں کا نشانہ بنادے گا۔ تاکہ جانسن کا مسئلہ ہمیشہ
کے لئے ختم ہو جائے۔ انگڑائی لے کر اس نے اپنے جسم کو سیدھا
کیا اور پھر وہ آرام کرنے کے لئے ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ
دفتر اس سے پہلے مادام مارسیلا کا دفتر تھا اور ملحقہ کمرہ بھی اس

"باس پرنس آف ڈھمپ اور اس کے ساتھیوں کے متعلق بلیو بار سے ٹیری نے پہلی بار اطلاع دی کہ پرنس آف ڈھمپ اپنے دو حبشی باڈی گارڈوں اور ایک نوجوان عورت کے ساتھ بلیو بار گیا ہے۔ اس عورت کا قد و قامت تو مارسیلا جیسا تھا لیکن اس کے چہرے کی بناوٹ بالکل مختلف تھی۔ اس پر میں نے فوری طور پر نزدیکی پوائنٹ سے ایکشن گروپ کے چار مسلح افراد کو اس کے پاس روانہ کر دیا اور اُسے حکم دیا کہ وہ اس پرنس سے مارسیلا کے متعلق معلومات حاصل کر کے انہیں گونیوں سے اڑا دے۔" جیکسن ایک ہی سانس میں بولے چلا جا رہا تھا۔ اس لئے سانس لینے کے لئے رک گیا۔ "تو پھر اس میں بیڈ نیوز کیا ہوئی؟" بارگم کے ہجے میں حیرت تھی۔

"جواب ٹیری اور اس کے چار مسلح ساتھیوں کو پرنس کے باڈی گارڈوں نے انتہائی تیز رفتار ایکشن کر کے ہلاک کر دیا۔ اس کی اطلاع ایکشن گروپ کے چیف ٹامی کو فوراً مل گئی تو وہ ایکشن گروپ کے دس افراد کو لے کر وہاں پہنچ گیا۔ اس نے مسلح افراد کو بلیو بار کے مال کے روشندانوں کو گورہ کرنے کے لئے کہا۔ اور خود وہ مال کے اندر چلا گیا۔ لیکن وہاں پرنس کے ایک باڈی گارڈ نے اُسے نہتے ہاتھوں لپٹنے کا چیلنج کر دیا۔ پھر ان دونوں کے درمیان خوف ناک جھگڑا ہوئی اور ٹامی کو اس باڈی گارڈ نے ناکارہ کر دیا۔ اس کی پسلیاں توڑ دیں۔ ریڑھ کی ہڈی بیکار کر دی۔ اس پر روشندانوں میں موجود ایکشن گروپ کے آدمیوں نے مشین گنوں سے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ پرنس

نے اپنے آرام کے لئے بنایا ہوا بھتا یہی وجہ تھی کہ اس کمرے میں نہ صرف انتہائی نفیس سامان تھا بلکہ یہ خوب صورت انداز میں سجایا ہوا تھا۔ "فکر نہ کرو مارسیلا۔ ابھی تم اسی کمرے میں ہی لائی جاؤ گی اور پھر میں تم سے جی بھر کر انتقام لوں گا کہ تم نے جارجی کے مقابلے میں مجھے کس طرح ٹھکرایا تھا۔" بارگم نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔ لیکن ابھی وہ پوری طرح ایڈجسٹ بھی نہ ہو تھا کہ پاس پرٹے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ دفتر سے فون کو اس ریسیٹ روم میں ڈائریکٹ کر آیا تھا اس لئے کال آتے ہی گھنٹی یہیں بجی تھی۔ "میرے خیال میں مارسیلا کی گرفتاری کے متعلق فون ہو گا۔" بارگم نے مسرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس۔" بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔ "جیکسن بول رہا ہوں باکس۔" دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنتے ہی بارگم بڑی طرح جھنجھکیا کیونکہ جیکسن کا لہجہ تباہ ہوا تھا کہ اُس نے کسی بڑی خبر کے لئے فون کیا ہے۔ "کیا بات ہے تمہارے لہجے سے پریشانی کیوں نمایاں ہے؟" بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ "ادھر۔ بیڈ نیوز ہیں سر۔" جیکسن نے بڑی طرح گھرنے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیڈ نیوز۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اب کیا بیڈ نیوز ہو سکتی ہیں؟" بارگم نے غراتے ہوئے کہا۔

۱۶۲
 "یس باس۔۔۔ جکیں نے سہمے ہوئے ہجے میں کہا۔
 "اور سنو وہ کوئی بھوت پریت نہیں ہیں کہ اچانک غائب ہو
 جائیں۔ وہ لازماً بلیو بار میں ہی چھپے ہوئے ہوں گے۔ یہ جگہ انتہائی گہینہ
 اور لالچی آدمی ہے۔ اس نے یقیناً دولت کے لئے یہ سب کچھ کیا ہو
 گا۔ اسے پکڑ کر اس کی ایک ایک بڑی توڑ دو۔ اس سے انگواد کہ
 یہ لوگ کہاں ہیں۔ مت پرواہ کرو اس کے گردپ کی جو سامنے
 آئے اُسے اڑا دو۔ میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ بارگم نے
 دوبارہ کہا۔

"یس باس۔۔۔ جکیں نے جواب دیا، اور بارگم نے
 رسیور کمریڈل پر بیٹھ دیا۔

"نانسنس اچھتی۔ تین آدمی نہیں مارے جا سکے ان سے۔ ڈیم
 فول۔۔۔ بارگم نے بے اختیار مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود میدان میں آنا چاہیے۔ یہ سب اس لئے ہو رہا ہے۔
 کہ میں یہاں بیٹھا ہوں۔ یہ سن آف بج بڑے اچھتی ہیں۔ کیا ضرورت
 تھی اس حراسہ زادے ٹامی کو کشتی لڑنے کی۔ نانسنس۔۔۔ بارگم
 نے بڑی طرح ہونٹ کھٹکتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر تیزی سے ہاتھ دم
 کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے جسم
 پر سیاہ رنگ کا چست لباس موجود تھا۔ وہ ریسٹ روم سے دفتریں
 آیا۔ اور پھر اُسے کہ اس کہتا ہوا بیرونی راہداری میں آ گیا۔ بیرونی
 راہداری میں مشین گنوں سے مسلح دو افراد پہرہ دے رہے تھے۔
 "میں جا رہا ہوں۔ اگر جکیں کی کال آئے تو اُسے کہنا ریڈ فرکونی

۱۶۳
 اور اس کے ساتھی ایک لخت غائب ہو گئے۔ البتہ ٹامی کا جسم گولیوں سے
 پھلنی ہو گیا اور نو دس دوسرے افراد مارے گئے۔ بلیو بار کے مالک
 جیک نے ایکشن گردپ کے آدمیوں سے مل کر پرنس اور اس کے
 ساتھیوں کو تلاش کیا۔ کیونکہ فائرنگ کی وجہ سے وہ کاؤنٹر کے
 نیچے چھپ گیا تھا لیکن ان کا کہیں پتہ نہ چلا۔ اس پر سینڈ چیف ٹسکی حرکت
 میں آ گیا۔ اس نے بلیو بار کی نگرانی کے ساتھ ساتھ پورے شہر میں
 آدمی پھیلا دیئے۔ پرنس کی کار کی بھی نگرانی شروع کر دی گئی جو پارکنگ
 میں موجود تھی۔ پرنس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ چل گیا دہان کی بھی نگرانی کی جا
 رہی ہے۔ لیکن جناب نہ ہی ابھی تک اس پرنس کا پتہ چل۔۔۔ ہاں اور
 نہ اس کے ساتھیوں کا۔ وہ سچا نے کہاں اور کس طرح غائب ہو گئے
 ہیں۔۔۔ جکیں نے ایک بار پھر ایک ہی سانس میں مزید تفصیل
 بتانی شروع کر دی۔ اور جیسے جیسے وہ بتاتا جا رہا تھا بارگم کا تہہ ذہن
 اور غضب سے مسخ ہوتا جا رہا تھا اس کی آنکھوں سے اشعلے سے
 نکلنے لگ گئے تھے۔

"یو ڈیم فول۔ نانسنس۔ دو تین آدمی تم لوگوں سے نہیں مائے
 جا رہے۔ پورے شہر پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑو۔ ہر مشکوک کا۔ کو
 میزائلوں سے اڑا دو۔ ہر مشکوک آدمی کو گولیوں سے بھون ڈالو۔ اور سنو
 اب مارسیلا کو زندہ پکڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس کو بھی گولیوں سے
 بھون ڈالو۔ اور سنو اب میں ٹامی کی رپورٹ نہ سنوں ورنہ جکیں کہیں
 دوسرا سانس لینے کی مہلت نہ ملے گی۔۔۔ بارگم نے حلق کے
 بل پیچھے ہوئے کہا۔

پر مجھ سے بات کر لے۔۔۔ بارگم نے پھاڑ کھانے والے لیے
میں ان مسلح افراد سے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ مختلف
راہداریوں سے گزر کر وہ پورچ میں آیا جہاں سیاہ رنگ کی ایک نئی
شیورلٹ کا یہ موجود تھی۔ چند لمحوں بعد وہ شیورلٹ میں بیٹھا مادام
مارسیلا کے محل سے باہر آ گیا۔ محل کے سین پھاٹک سے باہر آتے
ہی اس نے کار کی رفتار ایک لمحت تیز کر دی۔ اس کے ہونٹ ہنسنے
ہوئے تھے۔ آنکھوں سے کچھ ٹپاں سی چھوٹ رہی تھیں۔

”یہ ساری بد معاشی اس جنگ کی ہے۔ اس نے انہیں چھپایا ہو گا۔
میں خود اس سے معلوم کرنا ہوں۔“ پہلے چوک پر آتے ہی بارگم
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ دیا۔
جس پر بلیو بار واقع تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل کار دوڑاتے آخر کار وہ بلیو بار کے
کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گیا۔ اس نے مین گیٹ کے سامنے کار روکی
اور اچھل کر نیچے اترا تھا کہ ایک لمحت دو مسلح آدمی تیزی سے اس کی
طرف پکے۔

”پچ۔۔۔ پچ۔۔۔ چیت باس۔ آپ۔۔۔ ان دونوں نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں اس جنگ کا قیمہ کرنے آیا ہوں۔ کہاں ہے وہ۔۔۔
بارگم نے پھر پھڑپھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ باس ٹسکی اس سے پوچھ لے کر رہا ہے۔ اس کے دفتر میں۔ ابھی
وہ آئے ہیں۔“ ان میں سے ایک نے سہمے ہوئے لہجے

میں کہا۔

”میرے ساتھ آؤ۔“ بارگم نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر
دوڑتا ہوا مین ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال میں موجود ہر شخص بارگم کو اس
انداز میں داخل ہوتے دیکھ کر مبہمی طرح چونک پڑا۔ ان کے چہرے
خوف سے زرد پڑ گئے۔ ہال میں بھی ایکشن گروپ کے چھ مسلح افراد
موجود تھے۔ وہ سب بارگم کو دیکھ کر اس کے سامنے ادب سے
جھک گئے۔ لیکن بارگم کسی کی طرف توجہ کے بغیر تیزی سے سائیڈ
راہداری کی طرف پکا وہ چونکہ اس بار میں بہت زیادہ آتا جاتا رہا تھا۔
اس لئے اُسے یہاں کے چپے سے پوری پوری واقفیت تھی۔
چند لمحوں بعد وہ جنگ کے دفتر کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے وہاں
پہنچتے ہی پوری قوت سے دروازے کو لات ماری اور اچھل کر اندر
داخل ہو گیا۔ سامنے ٹسکی ہاتھ میں ریواور لئے کھڑا تھا۔ اور جنگ نے
ہاتھ اٹھاتے ہوئے تھے۔ اور وہ ایک دیوار کے ساتھ لگا کھڑا
تھا۔ ٹسکی خاصا لمبا چوڑا اور قدرے بھاری جسم کا آدمی تھا۔ اس نے
سر پر نیلے رنگ کا فیلٹ ہیٹ پہن رکھا تھا۔

”پچ۔۔۔ پچ۔۔۔ چیت باس۔ آپ۔۔۔ ٹسکی نے اس
طرح بارگم کو اندر آتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ ایکشن
گروپ کے وہ دونوں مسلح آدمی جو بارگم کو باہر لے گئے اس کے
پیچھے اندر آ گئے۔

”کچھ بتایا اس حرام زادے نے۔ کہاں چھپا یا ہے اس نے
انہیں۔“ بارگم نے غصے سے ادنٹ کی طرح بلبلائے ہوئے

"میں نے انہیں ساتھ دالے کمرے میں چھپایا ہوا ہے۔ لیکن وہ خطرناک لوگ ہیں۔ میں ساتھ نہیں جاؤں گا تم خود ان سے نیٹ لو۔" جیگر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر دیوار کے مخصوص حصے کو پتھپتھایا تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔

"یہ راستہ اس کمرے کی طرف جاتا ہے جہاں وہ چھپے ہوئے ہیں۔" جیگر نے مڑ کر مطمئن لہجے میں کہا۔ "اوہ۔ یہ خفیہ راستہ تم نے کب بنایا تھا۔ مجھے بھی اس کا علم نہیں ہے۔" بارگم کے لہجے میں حیرت تھی۔ لیکن جیگر نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ٹسکی۔ تم ان دونوں کو ساتھ لے جاؤ۔ اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو۔" بارگم نے ٹسکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

در ٹسکی دوبارہ جیب سے ریو اور نکال کر اس درمیان فی سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ ایکشن گروپ کے دونوں مسلح آدمی بھی تیزی سے اس کے پیچھے نکلے۔ جیگر اُسی جگہ ٹکڑا تھا جہاں سے اس نے دیوار کو پتھپتھایا تھا۔ جیسے ہی وہ دونوں مسلح آدمی اندر داخل ہوئے۔

جیگر کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے ایک بار پھر اس مخصوص حصے کو دبا کر دیوار بہا کر دی۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" بارگم نے چنچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا جیگر بھوکے عقاب کی طرح یک لخت بارگم پر جھپٹا اور بارگم اس کے جسم کی ٹکڑے چھتا ہوا نیچے گرا۔ لیکن جیگر کے بغیر دوڑتا ہوا دفتر کے کھلے دروازے سے باہر

کہا۔ اس کی شعلہ بار نظریں جیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ انکار کر رہا ہے باس۔" ٹسکی نے جواب دیا۔ "کیوں جیگر۔ کیا تم مجھے نہیں جانتے؟" بارگم نے غصے سے چنچتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں کہیں نہیں چھپایا وہ سبجانے کہاں نکل گئے ہیں۔" جیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹسکی۔ اس کی زبان کھلو۔" اچھی اور اسی وقت۔ اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دو۔ اس کے بدن کا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دو۔" بارگم نے چنچتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔" ٹسکی نے ریو اور جیب میں رکھتے ہوئے جواب دیا اور جیگر کی طرف قدم بدم جا رہا تھا انداز میں بڑھنے لگا۔ "بارگم۔ تم غلط کام کر رہے ہو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔" جیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ اب میں ڈیوڈ چانس اور ریڈ فلیم دونوں کا چیف ہوں اس لئے میرا نام عزت سے لو ورنہ زبان گدی سے باہر کھینچ لوں گا۔" بارگم نے حلق کے بل چنچتے ہوئے کہا۔ "کھڑو ٹسکی۔ میں بتاتا ہوں کہ وہ لوگ کہاں ہیں۔" جیگر نے یک لخت موڈ بدلتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ ٹسکی۔ اب اس کی عقل درست کام کرنے لگی ہے۔" بارگم نے زہر خنار لہجے میں کہا اور ٹسکی سر ہلاتا ہوا پیچھے مٹ آیا۔

نکل کر راہداری میں غائب ہو گیا۔

بارگم اٹھ کر چلتا ہوا اس کے پیچھے بھاگا۔ اس نے جیب سے دیوالہ نکال لیا تھا۔ لیکن جب وہ دوڑتا ہوا ہال میں پہنچا تو جیکب وہاں موجود نہ تھا۔

”جیکب کہاں ہے؟“ بارگم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اُسے اس طرح چیختے دیکھ کر ایکشن گروپ کے آدمیوں کے ساتھ ساتھ دوسرے افراد بھی چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

”جیکب۔۔۔ وہ تو ادھر نہیں آیا باس۔“ ایک آدمی نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ۔۔۔ وہ بلڈمی فول دھوکہ دے کر نکل گیا ہے۔ اُسے تلاش کرو۔ جلدی۔ فوراً۔“ بارگم غصے کی شدت سے اس قدر زور سے چیخا کہ اس کی آواز بھرا گئی۔

اور ایکشن گروپ کے آدمی تیزی سے اس راہداری کی طرف دوڑے۔ بارگم ہونٹ کاٹتا ہوا وہیں کاؤنٹر کے قریب کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔
”باس۔ وہ کمرہ تو خالی پڑا ہے۔ دھوکہ ہوا ہے باس۔“

اُسی لمحے ٹسکی نے راہداری سے ہال میں آتے ہوئے کہا۔
”ہاں۔ اس جیکب نے ہمیں دھوکہ دیا ہے اور وہ فرار ہو گیا ہے۔ لیکن وہ بچ کر کہاں جاسکتا ہے۔ سنو۔ اس پورے بار کو تباہ کر دو۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ جیکب گروپ کے ہر آدمی کا خاتمہ کر دو۔“

اس جیکب کو فوراً تلاش کرو اور جہاں پر نظر آئے اسے گولیوں سے بھون ڈالو۔ بارگم نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور خود وہ تیزی سے مین گیٹ کی طرف نکل گیا۔

جب وہ کار میں بیٹھ رہا تھا تو اس نے بار ہال میں تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنیں۔ لیکن وہ اُسی طرح ہونٹ کاٹتا ہوا کار دوڑاتا تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اب وہ اپنے خاص ہیڈ کوارٹر جا رہا تھا تاکہ وہاں بیٹھ کر اس پورے مشن کو خود کنٹرول کر سکے۔ اور موقع پر ہدایات دے سکے۔ جیکب جیسے غنڈے کی اس طرح بغاوت نے اُسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا اور اب اُسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ پرنس اور اس کے ساتھی یقیناً کوئی منفرد قسم کے لوگ ہیں جن کی وجہ سے جیکب جیسا آدمی بھی اس کے مقابلے پر اتر آیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ واقعی جیکب کے بس کے نہیں ہیں۔ اسے خود اس آپریشن کو کنٹرول کرنا پڑے گا۔ یہی سوچتا ہوا وہ کار دوڑاتا اپنے ذاتی ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ یہ ذاتی ہیڈ کوارٹر اس نے انتہائی مخفیہ رکھا ہوا تھا اور وہاں ایسی مشینری موجود تھی کہ جس کی مدد سے وہ آسانی سے نہ صرف پورے شہر کو کنٹرول کر سکتا تھا بلکہ اس کی اپنی تنظیم کے آدمی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔

جواب دیا۔

"اوہ۔ تو وہ جھیل کس طرف ہے۔ ہماری راہنمائی کیجیے۔ ہم بھی اس جھیل کو دیکھنا پسند کریں گے۔" — عمران نے چونک کر کہا۔
 "پنس۔ اور میں سمجھتی ہوں پنس کہ آپ کا مقصد اس خفیہ راستے سے محل کے اندر جانے کا ہے۔ لیکن پنس آپ وہاں کیوں جانا چاہتے ہیں۔ وہاں اب کیا دکھائے۔ وہاں موجود آدمی تو اب یقیناً بارگم کے ہی ہوں گے۔" — مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بارگم نے آپ کے محل پر قبضہ کر رکھا ہے اور یہ ہماری برداشت سے باہر ہے کہ آپ جیسی نفیس خاتون کے محل پر وہ کیچہ نما آدمی قبضہ کر کے بیٹھا رہے۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "بارگم وہاں ہے۔ اوہ۔ یہ میرے لئے نئی اطلاع ہے۔ اوہ۔ آپ کو کیسے پتہ چلا۔ میں بھی تو آپ کے ساتھ رہی ہوں۔ اوہ۔ کیا وہ واپس ٹرانسمیٹر پر اطلاع ملی ہے۔" — مارسیلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں خاتون۔ ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری نے اُسے تلاش کر لیا ہے اور اُسی نے ہمیں یہ اطلاع دی ہے۔" — عمران نے سر جھٹکے ہوئے کہا۔ وہ مارسیلا کے ساتھ مسلسل اسی انداز میں گفتگو کرتا چلا آ رہا تھا کہ جیسے وہ واقعی پنس ہو۔

"اوہ۔ گریٹ پنس۔ میں کس قدر خوش قسمت ہوں کہ آج ایک حقیقی پنس کے ساتھ گفتگو کرنے کا مجھے موقع مل رہا ہے۔ ویسے پنس

"یہ محل آپ نے خود تعمیر کرایا تھا مس مارسیلا۔" — عمران نے کار چلاتے ہوئے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "اوہ۔ نو۔ پنس۔ یہ محل میں نے ایک لارڈ سے خریدا تھا۔" — مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لارڈ سے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس محل میں خفیہ راستے بھی ہوں گے۔ کیونکہ ہم جیسے لارڈز ایسے خفیہ راستوں میں بے حد دلچسپی رکھتے ہیں۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پنس۔ اس میں خفیہ راستے تو ہیں وہ میں نے تمام بند کر دیئے تھے۔ تاکہ ادھر سے کوئی مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ البتہ ایک راستہ اب ہے جو اب بھی کھلا ہوا ہے۔ دراصل یہ راستہ کافی دور ایک خوبصورت جھیل پر کھلتا ہے۔ اور جب میں بوہ ہو جاتی تھی تو اس راستے سے تفریح کرنے کے لئے اس جھیل پر چلی جاتی تھی۔" — مارسیلا نے

جھیل پر پہنچ گئی۔ جھیل پر اس وقت اکا دکا افراد ہی نظر آ رہے تھے۔
 "کار یہیں چھوڑنی پڑے گی پرنس" — مارسیلا نے کہا۔
 "ٹھیک ہے" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر
 کار کو لاک کر تے کرتے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی نظریں کار
 کے ڈیش بورڈ کے نیچے گئے ہوئے ایک چھوٹے لیکن جدید ترین
 ٹرانسمیٹر پر پڑ گئی تھیں۔ پہلے اس نے اس ٹرانسمیٹر کو نہ دیکھا تھا کیونکہ
 یہ کافی آگے کر کے لگا ہوا تھا۔ اب باہر نکلنے کے لئے مڑتے ہوئے
 اس کی نظریں اچانک اس پر پڑ گئی تھیں وہ چند لمحے غور سے اس
 جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کو دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر
 اس کی ایک چھوٹی سی تاب گھنائی اور اس تاب کے نیچے لگا ہوا ایک
 بٹن پر پریس کر دیا اس کے بعد وہ باہر نکل آیا اور کار کا دروازہ لاک کر
 کے آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک انتہائی خفیہ راستے سے محل کے
 اندر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ جس جگہ پہنچے تھے وہ محل کا
 درمیانی حصہ تھا۔ وہ سب احتیاط سے اس کمرے میں داخل ہوئے
 تھے کیونکہ بارگم وہاں موجود تھا۔ اور عمران چاہتا تھا کہ اچانک بارگم کے
 سر پر پہنچ جائے۔

"یہ اندر دخی حصہ ہے پرنس۔ یہاں محافظ نہیں ہیں وہ باہر ہیں۔
 بارگم لازماً میرے دفتر میں ہو گا۔ آئیے" — مارسیلا نے کہا۔
 درپھر وہ سارے پنجوں کے بل چلتے ہوئے ایک راہداری سے
 گزر کر آگے بڑھنے لگے۔ لیکن راہداری کے اختتام سے پہلے ہی

بلیو بار جلنے سے پہلے مجھے یہ یقین نہ آ رہا تھا کہ آپ ان بھیڑیوں کا مقابلہ
 کر سکیں گے۔ لیکن اب مجھے یقین ہے۔ سو فیصد یقین ہے کہ بارگم
 اور اس کے ساتھیوں کے دن گئے جا چکے ہیں۔ اور آپ کے باڈی
 گارڈز خدا کی پناہ۔ پرنس۔ میں خود مارشل آرٹ جانتی ہوں لیکن جس
 انداز میں آپ کے باڈی گارڈ مسٹر جوانا لڑتے ہیں۔ میں ایسی مہارت
 پھرتی اور طاقت کا تصور بھی نہ کر سکتی تھی" — مارسیلا نے جذبات
 سے پوچھے میں کہا۔

"مس مارسیلا۔ آپ نے ابھی پرنس کے ہاتھ نہیں دیکھے ہیں
 یوں سمجھیے کہ ہم پرنس کے مقابلے میں سکول پڑھتے بچے ہیں۔"
 عقبتی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "ہیں۔ واقعی۔ اوہ دیری سٹریج" — مارسیلا اس طرح آگے
 بھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر واقعی معصوم بچوں سے
 بھی زیادہ معصومیت تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کبھی چار دیواری سے
 باہر ہی نہیں نکلا۔

"آپ نے ہمیں اس جھیل کو دیکھنے کی دعوت دی تھی" — عمران
 نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"اوہ لیس پرنس۔ آپ ڈریم روڈ کے دو سرے چوک سے
 لفٹ سائیڈ پر مڑ جائیں وہی سڑک اگلے چوک سے راست کو مڑ جاتی
 ہے۔ وہی سڑک سیدھی جھیل تک جاتی ہے" — مارسیلا نے
 جلدی سے بتایا اور عمران نے سر ہلادیا۔

اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک چھوٹی لیکن خوبصورت

کے غصے سے خوف زدہ ہو کر ایئر فریزننگ بند کر کے جلدی سے باہر آگیا۔ اور تم نے دیکھا کہ چند لمحوں بعد وہ کس طرح غصے سے بھرا باہر نکلا اور چلا گیا۔ — پہلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بلیو بار کا جیکم — اودہ وہ تو باس کا پرانا دوست ہے۔"

دوسری آواز نے کہا۔

"باس کو جب غصہ آجائے تو وہ پرانے۔ نئے یا دوست دشمن کچھ نہیں دیکھتا۔ — پہلے نے کہا۔ اودہ اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی راہداری میں ر کے چند لمحے ان کے درمیان ہونے والی مزید گفتگو سننے کے منتظر رہے۔ لیکن جب خاموشی رہی تو عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ریو الور نکال کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک سائیکلسرنگ لار اور تیزی سے ریو الور کی نال پر فٹ کرنے لگا۔ مارسیلا اس کے ساتھ ہونٹ پیچھے کھڑی تھی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو دہیں۔ کئے کے لئے کہا۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ لیکن چونکہ راہداری میں دہیز قالین بچھا ہوا تھا۔ اس لئے اس کے تیز چلنے کے وجود اس کے قدموں کی آواز پیدا نہ ہو رہی تھی۔ عمران راہداری کے ختم پر پہنچ کر ایک لمحے کے لئے رکا۔ اور پھر اس نے سر آگے بڑھایا۔ دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس کا ہاتھ ہی آگے بڑھا اور ٹھٹھک ٹھٹھک کی دو آوازیں کے ساتھ ہی دوسری راہداری کی کسی کے گرنے کے یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے۔ اور

انہیں رکتا پڑا۔ کیونکہ راہداری کے اختتامی حصے کے دوسرے سرے پر انہیں دو افراد کے آپس میں باتیں کرنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی تھی۔

"باس بہت غصے میں گیا ہے۔ الفرڈ۔ سنا نے آج کس کی کم سنجی آئی ہو گی۔ — ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ — اور جس انداز میں گیا ہے۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نہیں بلکہ کئی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔"

دوسری پتلی سی آواز سنائی دی۔

"جس وقت باس ٹیلی فون پر بات کر رہا تھا میں دفتر میں گیا تھا۔

باس اس وقت لمحہ ریٹائرنگ روم میں تھا۔ — پہلی آواز نے کہا۔

"ہاں۔ تم اچانک اندر چلے گئے تھے۔ کیوں؟ — دوسرے نے پوچھا۔

"وہ دراصل کمرے کا ایئر فریزننگ کاشن دے رہا تھا۔ باس اُسے بند کرنا بھول گیا تھا۔ بس دروازے کی جھری سے مجھے اس کی جھلک دکھائی دی۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ لیکن باس ریٹائرنگ روم میں تھا۔ اگر میں ایئر فریزننگ بند نہ کرتا تو کمرہ برف بن جاتا۔ ایئر فریزننگ کنٹرول پنیل ریٹائرنگ روم کے دروازے کے قریب ہی ہے۔ میں جب وہاں پہنچا تو باس ٹیلی فون پر انتہائی غصے کے عالم میں چیخ رہا تھا وہ جیکسن کو آرڈر دے رہا تھا کہ پورے شہر پر قیامت برپا کر دو۔ بلیو بار کے جیکم کی پٹیاں توڑ دو۔ ایسی باتیں کر رہا تھا۔ میں تو اس

میرے دفتر میں ایک خفیہ کلوز سرکٹ وڈیو ویشن موجود ہے جس کے ذریعے محل میں موجود ہر شخص کو اس کی سکرین پر چیک کیا جاسکتا ہے۔
مارسیلا نے جلدی سے کہا۔

"دیوی گڈ مس مارسیلا۔ آپ پہلے مجھے اس بارگم کی کال والا ٹیپ سنو ادیں۔" — عمران نے سر ملاتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا بھاری سے دفتر کی شمالی دیوار میں نصب ایک خوب صوت سی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی۔ اور اندر ہاتھ ڈال کر ایک مخصوص جگہ کو پھینچا یا تو الماری کا اندرونی حصہ تیزی سے گھوم گیا۔ ماری میں بظاہر آرائشی کاسٹن رکھ ہوا تھا۔ لیکن گھومنے کے بعد جو کچھ سامنے آیا اُسے دیکھ کر عمران چونک پڑا کیونکہ اب وہاں ٹیلی فون ٹیپ کرنے اور انہیں اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا انتہائی جدید سسٹم نظر آ رہا تھا۔ مارسیلا نے جلدی سے اس سسٹم کے مختلف بٹن دبائے شروع کر دیئے۔ اور پھر ایک ٹاب کو گھمنا شروع کر دیا۔ ٹاب گھومتے گھومتے اس کے اوپر موجود ایک چھوٹا سا بلب ایک لحنت جل اٹھا تو مارسیلا نے ہاتھ روک لیا۔ اور پھر اس نے ہاتھ ڈال کر ٹیپ دبایا تو الماری میں سے ٹیلی فون کی گھنٹی بکنے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔" — ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ انتہائی

یہ بارگم کی آواز ہے۔" — مارسیلا نے کہا اور عمران نے

عمران اچھل کر آگے بڑھ گیا۔ مارسیلا۔ جو زف اور جوانا بھی عمران کے آگے بڑھتے ہی تیزی سے اس طرف گئے۔ دوسری راہداری میں دو افراد راہداری میں پڑے آہستہ آہستہ تڑپ رہے تھے۔ لیکن عمران ایک دروازہ کھول کر دوسری طرف جھانکنے میں مصروف تھا۔ مارسیلا کے وہاں پہنچنے تک وہ دونوں ساکت ہو گئے۔ ان کی کھوپڑیاں پر نئے پمپ سے ہو کر راہداری میں بکھری ہوئی تھیں۔ اور راہداری میں موجود دبیز قالین کے اوپر ان کے دماغ جیتھڑوں کے ساتھ پڑے ابھی تک تھک رہے تھے۔ خون البتہ قالین کے اندر جذب ہو چکا تھا۔

"یہ میرا دفتر ہے پرنس۔" — مارسیلا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ عمران اندر جا چکا تھا۔ اور مارسیلا بھی اس کے پیچھے اندر گئی تھی۔

"بارگم تو یہاں سے جا چکا ہے لیکن یہاں موجود دوسرے افراد کے لئے ہی چار افرشتہ موت بننا ضروری ہے۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ اتنے بڑے محل میں اس وقت کتنے افراد کہاں کہاں موجود ہوں گے۔ ویسے کاش تمہیں بارگم نہ ملتا مگر اس کی آواز تو سنائی دے جاتی۔" — عمران نے کہا۔

"اوہ پرنس۔ یہ لوگ باتیں کرتے ہوئے کسی فون کال کے متعلق بتا رہے تھے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ کال ٹیپ میں محفوظ ہوگی میں نے اس کا خصوصی انتظام کیا ہوا ہے۔ اور بارگم کو یقیناً اس کے بارے میں معلوم نہ ہو گا۔ ویسے جہاں تک افراد کا تعلق ہے

"اٹھارہ افراد موجود ہیں پرنس۔" مارسیلا نے گھوم کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ویسے مس مارسیلا، ہمیں آپ کا یہ محل واقعی پسند آیا ہے۔ آپ نے اس میں خاصے حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اس کے باوجود بارگم نے یہاں سے آپ کو آسانی سے اغوا کر لیا۔" عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوہ پرنس۔ دراصل میرے ذہن میں بھی اس کا تصور نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور پھر بارگم چونکہ یہاں آسانی سے آتا جاتا رہتا تھا اور پھر یہاں موجود اسی کے آدمی ہی تعینات تھے۔ اس لئے وہ اچانک میرے سر پر آن پہنچا۔ اگر مجھے پہلے ذرا بھی خیال آ جاتا تو میں بارگم کو اس دفتر میں داخل ہونے سے پہلے کم از کم دس بار گولیوں سے اڑا سکتی تھی۔" مارسیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب یہ بتائیں کہ اگر بارگم محل کے باہر سے اپنے آدمیوں کو فون پر کوئی ہدایت دینا چاہے۔ تو یہ فون کہاں موصول ہو گا۔" عمران نے پوچھا۔

"استقبالیہ میں پرنس۔ آپ کے ذہن میں کیا بات ہے۔ آپ مجھے بتائیں پرنس۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں۔" مارسیلا نے کہا۔

"اچھا۔ تو آپ ان اٹھارہ آدمیوں کو کسی ایسے محل میں اکٹھا کر سکتی ہیں جہاں اچانک ہمارے باڈی گارڈ پہنچ کر ان کا خاتمہ کر سکیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسن بول رہا ہوں باکس۔" ایک اور آواز سنائی دی۔ اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی طویل گفتگو کا ایک ایک لفظ عمران بغور سنتا رہا۔ جب رسیورر کھنے بلکہ ایک لحاظ سے پٹخنے کی آواز ابھرتی تو مارسیلا نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔

"ہو نہ ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ جیکر شدید خطرے میں ہے۔" عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس۔ یہ بارگم انتہائی کمینہ اور بد خصلت آدمی ہے۔ یہ اب جیکر پرست ہاتھی کی طرح چڑھ دوڑے گا۔" مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا آپ نے کلوز سرکٹ ویڈیو وژن کا ذکر کیا تھا۔" عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس۔ ایک منٹ۔" مارسیلا نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک خالی دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار کے ایک حصے کو مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو دیوار کا کافی حصہ درمیان سے ایک طرف ہٹ گیا اور اب وہاں دفعتی ایک کلوز سرکٹ ویڈیو وژن کی بڑی سی سکرین نظر آرہی تھی۔ مارسیلا نے اس کی سائیڈ پر موجود مختلف بٹن دبائے تو سکرین پر چھبائے شروع ہو گئے۔ مارسیلا ایک ناب گھماتی رہی اور پھر سکرین پر محل کے مختلف حصوں کی تصویریں ابھرنے لگیں۔ کہیں کہیں مسلح افراد بھی موجود نظر آ رہے تھے۔ مکتوڑی دیر میں

ناب گھماتے گئے بعد مارسیلا نے ہاتھ روک دیا۔ اب سکرین تاریک ہو چکی تھی۔ ساتھ ہی ایک ڈیجیٹل ڈائل پر اٹھارہ کا ہندسہ چمک رہا تھا۔

”ایہ می محل میں موجود تمام افراد کو سوائے ان دو کے جو دفتر کے سامنے والی راہداری میں موجود ہیں۔ ان دونوں کو چھوڑ کر باقی اٹھارہ افراد تم سمیت محل کے کمرش ہال میں فوراً اکٹھے کمزریں وٹن کے فون پر ان کو انتہائی اہم ہدایات دینا چاہتا ہوں۔“ — عمران نے تیز ہلچے میں کہا۔

”ادہ۔ انہیں کرش ہال میں اکٹھا تو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اب وہ میرا تو آرڈر کسی صورت میں نہیں مانیں گے۔ اب تو وہ بارگم کا ہی آرڈر مانیں گے۔“ مارسیڈا نے بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

سے کی کوشش کریں گے۔" — عمران نے بڑے مبہوم سے لہجے میں کہا۔

اور مارسیلا کے پہرے پر شرم و حیا کی قوس و قزح نمودار ہو گئی۔ اس نے ایسی نظروں سے عمران کو دیکھا کہ عمران کا ہاتھ اپنے کھوپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

جوزف اور جوانا — کیا تم دونوں شکار کھیلنا جانتے ہو؟

عمران نے دروازے کے قریب کھڑے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس" — ان دونوں نے ہی اسٹن ہوتے ہوئے

کہا۔ "تو جیسے مس مارسیلا کی رہنمائی میں۔ یہ شکار آپ دونوں کے لئے خاصا دلچسپ رہے گا۔" — عمران نے کہا۔ اور وہ دونوں

تیزی سے باہر کی طرف لپکے۔ باہر راہداری میں مرنے والے دونوں آدمیوں کی مشین گنیں وہ پہلے ہی اٹھا چکے تھے۔ مارسیلا نے ایک بار پھر معنی خیز نظروں سے عمران کو دیکھا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپک گئی۔

"یہ بھی گئی کام سے۔ ایک تو ان لڑکیوں کو بچانے کیا ہو جاتا ہے اور رومانی ڈائلاگ بولنے کی مشق کر دو تو ان کا بلڈ پریشر فوراً مانی ہو جاتا ہے۔" عمران نے مارسیلا کے جاتے ہی بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر وہ دفتر کی مختلف چیزوں کا بغور جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ واپس ٹرانسمیٹر نے کلائی پر ضربیں لگانی

شروع کر دی تھیں۔ اس نے جلدی سے واپس ٹرانسمیٹر کا ونڈیشن باہر کھینچ کر اسے مخصوص انداز میں دوبارہ دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکل پرچہ کے ہندسے کو جلتے بجھتے دیکھ کر چونک پڑا۔ اس سے پہلے اس کا خیال تھا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہوگی۔ لیکن ٹائیگر کی فریکوئنسی اور تھی۔ اس کی کال کی صورت میں نو کے ہندسے کو جلتا بجھنا چاہیے تھا۔

"ہیلو ہیلو پرنس — کیا آپ میری کال رسیو کر رہے ہیں اور؟"

واپس ٹرانسمیٹر سے اچانک جگہ کی باریک سی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے بے اختیار سر ہلا دیا وہ سمجھ گیا تھا کہ کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا جدید ٹرانسمیٹر اسے کال واپس ٹرانسمیٹر پر ٹرانسمیٹ کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ کار سے نکلے ہوئے اس فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر آیا تھا۔

"یس پرنس اسٹننگ یو مسٹر جگہ اور؟" — عمران نے بادقار لہجے میں کہا۔

"پرنس — بارگم اور اس کے آدمیوں نے آپ کی تلاش میں سب سے پہلے اس کار بارگم خود بھی وہاں پہنچا۔ میں بڑی مشکل سے اسے لیکن بارگم ہر حال پرستے سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہوں۔ اب ٹرن نے مسکراتے ہوئے میرے میں چھپا ہوا ہوں۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ ابھی تک کار میں ہوں اس لئے میں نے تڑائی کے طور پر کال کی تھی اور؟" — جگہ کی تیز تیز آواز سنائی دی۔

"مسٹر جگہ۔ ہمیں اس حملے کی اطلاع ملی چکی ہے۔ آپ کو ہمارے وجہ سے جو تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ اس کا ہمیں پوری طرح احساس ہے۔"

بارگم کے پاس تھا۔ اس لئے میں سخت شرمندہ ہوں کہ اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتی۔" مارسیلا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ "ہوں۔ واکس پہاڑیاں۔ ٹھیک ہے۔ ہم خود اسے تلاش کر لیتے ہیں۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کیسے تلاش کریں گے پرنس۔ حکومت کی پوری مشینری اُسے ہجرت کا تلاش نہیں کر سکتی۔" مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ شکر کریں کہ ہمارے ہاڈی گارڈز یہاں موجود نہیں ہیں۔ ورنہ آپ کے اس توہین آمیز فقرے پر وہ احتجاج کرنے کی بجائے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اس لئے براہ کرم آپ محتاط رہا کریں۔ میں آپ کی موت پر یقیناً صدمہ پہنچے گا۔" — عمران کا لہجہ قدرے سخت ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ ویوی سوری۔ آئی۔ ایم۔ ریلی سوری۔ پرنس میرا یہ مطلب تھا۔" مارسیلا نے قدرے خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس مارسیلا۔ کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ کو اس کارخانے کون لے گیا تھا۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ۔ کوئی نوجوان سا آدمی تھا۔ اس کا نام مارکس تھا۔ وہ بارگم کا دوست ہے۔ وہ اس جگہ سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ رات کو کار کی بند کم کے مجھے وہاں تک لے گیا تھا۔ اور وہی ڈیوڈ چانس کے کونے کو بھی لے آیا تھا۔ لیکن وہ کار خانے کے ابتدائی حصہ تک ہی

فی الحال بارگم کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اُسے اپنی توجہ منشیات بنانے والے کارخانے پر مرکوز کر دینی چاہیے۔ تاکہ اس کے یہاں آنے کا اصل مقصد حل ہو سکے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر بارگم کے خانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ بارگم کے بعد یہ کاروبار کوئی اور سنبھال لے گا۔

اُسی لمحے مارسیلا واپس دفتر میں آئی تو اس کے پہرے پر گھرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ "میں نے خود کارخانہ نقلی سسٹم آن کر دیا ہے۔ اب یہ محل ہر لحاظ سے محفوظ ترین جگہ ہے۔" مارسیلا نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مس مارسیلا۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ منشیات بنانے والے کارخانے میں گئی تھیں اور ذرا سیسے بھی آپ ریڈ فلیم کی سربراہ تھیں۔ کیا آپ اس کا خانے کے متعلق تفصیلات بتانا پسند فرمائیں گی؟" عمران نے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس۔ میں نے پہلے ہی بتایا تھا کہ مجھے وہاں رات کے اندھیرے میں لے جایا گیا تھا۔ اور لے جانے والے نے کار کی تمام بتیاں بند رکھی تھیں۔ اس لئے مجھے بالکل آئیڈیا نہیں ہے کہ یہ کارخانہ کہاں ہے البتہ اتنا بتا سکتی ہوں کہ یہ کارخانہ واکس پہاڑیوں کے اندر رکھیں ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتی۔ اور میں ریڈ فلیم کی سربراہ ضرور تھی لیکن کارخانے سے میرا کوئی براہ راست تعلق نہ تھا۔ کارخانے کا چارج واصل پولیس کمشنر جارجی کے ماتحت ہے تھا۔ اور وہاں موجود آدمیوں کا کدو

جا سکتا تھا۔ اس سے آگے جانے کی اسے اجازت نہ تھی۔
مارسیلا نے جلدی جلدی جواب دیا۔

"اور کے۔۔۔ اب اس مارش کو تلاش کرنا ضروری ہو گیا ہے
عمران نے کہا اور پھر اس نے گھڑی کے ونڈیشن کو کھینچ کر اسے مخصوص
انداز میں دبایا تو گھڑی پر چھ کا ہندسہ جلنے بجھنے لگا۔ اس کا مطلب تھا
کہ جیکر کے ٹرانسمیٹر سے رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

"ہیلو۔۔۔ بے اسٹنڈنگ ادور۔۔۔" چند لمحوں بعد جیکر کی چٹکی مہٹ
سے بڑا آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ مسٹر جیکر ادور۔۔۔" عمران
نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"ادور پرنس۔ آپ۔ میں تو ڈر گیا تھا کہ سجانے کے میری اس
خفیہ جگہ کا پتہ چل گیا ہے۔ قرمائیے ادور۔۔۔" جیکر کی اطمینان

بھری آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیکر۔ بارگم کا ایک ساتھی ہے مارش۔ کیا آپ اس
کے متعلق کچھ جانتے ہیں ادور۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"مارش۔۔۔ اوہ۔ ہاں۔ بالکل جانتا ہوں وہ ڈرائیور ہے۔

سمگلنگ کی خاص مہموں میں وہ جاتا ہے۔ لیکن آپ اس کے

بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں ادور۔۔۔" جیکر نے چونک کر

پوچھا۔

"وہ اس وقت کہاں مل سکتا ہے ادور۔۔۔" عمران نے

کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا ٹھکانہ تو بلیو بار تھا اب سجانے کہاں ہو گا۔ ویسے میں اس
کی رہائش گاہ سے واقف ہوں وہ ایکسی پلازہ کے فلیٹ نمبر
ایک سو بارہ آٹھویں منزل پر رہتا ہے یہ ایکسی پلازہ ایکسی روڈ پر
ہی ہے۔ اسی روڈ کی وجہ سے اس پلازہ کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ یہ ایکسی
پلازہ بھی ریڈ فیم کی ملکیت میں ہے ادور۔۔۔" جیکر نے جلدی سے
تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ تھینک یو۔ ادور ایڈر آل۔۔۔" عمران نے کہا۔ اور
ونڈیشن ایک بار پھر کھینچ کر اس نے گھڑی کی سوئیوں کو گھمانا شروع کر
دیا۔ تین چار بار مختلف انداز میں گھما کر اس نے ونڈیشن کو ایک مخصوص انداز

میں دبایا تو اس بار گھڑی کے ڈائل پر موجود نو کا ہندسہ تیزی سے جلنے

بجھنے لگ گیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ پرنس کالنگ ادور۔۔۔" عمران نے بار بار

یہ فقرہ دہرائنا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔" ٹائیگر اسٹنڈنگ ادور۔۔۔" چند لمحوں بعد ٹائیگر

ن بار ایک سی آواز سنائی دی۔

"متہادی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی ادور۔۔۔" عمران کا لہجہ

یہ عرصہ سرد ہو گیا۔

"سر۔ میں بارگم کو کھو بیٹھا ہوں۔ اسے تلاش کر رہا ہوں۔ ہوا یہ کہ

میں بلیو بار گیا تو مجھے پتہ چلا کہ بارگم وہاں آیا ہے۔ مجھے چونکہ اس کا

میں معلوم ہو گیا تھا اس لئے میں اس کی نگرانی کے لئے مستعد ہو گیا۔

میں دیو بعد بارگم بلیو بار سے باہر نکلا اور کار میں بیٹھ کر چل پڑا۔ میرے

پیشانی پر

کہ آخر منشیات کیسے تیار کی جاتی ہیں۔" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس پرنس۔ ان لاشوں کو میں برقی بھٹی میں ڈلوں گا کہ جلا دیتی ہوں۔ اور آپ کا آدمی بھی پہنچ جائے گا۔ آپ اس دوران آرام کر لیجیے، آپ سے میں آپ کو بیڈ روم دکھا دوں۔" — ماریسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کمرہ سی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"لیکن ایسا بیڈ روم دکھائیے جس میں سنگل بیڈ ہو۔ ابھی ہماری شادی نہیں ہوئی اور ہماری دادی اماں فرماتی ہیں کہ کنواہن کو ڈبل بیڈ پر نہیں سونا چاہیے۔" — عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس پرنس۔ لیکن پرنس اگر گستاخی معاف فرمائیں تو آپ شادی کر لیں۔" — ماریسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پہلے تو ہم نے ہمیشہ شادی سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ ہمیں کوئی ایسی لڑکی پسند نہ آ رہی تھی جو ریاست ڈھمپ کے بادشاہ کی بہو بننے کے قابل ہو۔ اور ہماری دادی اماں کو ہمیشہ ہم سے گھر رہتا ہے۔ لیکن اب ہم نے ایسی لڑکی تلاش کر لی ہے۔ اب ہمیں یقین ہے کہ دادی اماں جو ہمیں دیکھیں گے وہ ہرگز دور ہو جائے گا۔" — عمران نے زبردست مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اچھا۔ کون ہے وہ خوش نصیب؟" — ماریسیلا نے چونک کر پوچھا۔

"وہ تو ظاہر ہے خوش نصیب ہے ہی۔ البتہ ہم اس سے زیادہ خوش نصیب ہیں۔ بہر حال اتنا بتا دیتے ہیں ہمارے خاندانی رواجات

پاس موٹر سائیکل تھا۔ جو میں نے ایک کمپنی سے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ میں اس کا تعاقب کرتا ہوا جب پینتھر روڈ پر پہنچا تو اچانک موٹر سائیکل بند ہو گیا۔ جب تک موٹر سائیکل ٹھیک ہوتا بارگم کی کار غائب ہو چکی تھی۔ اب میں اس کار کو تلاش کر رہا ہوں۔ لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں چل رہا اور۔"

ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کی تلاش چھوڑو۔ الیکسی روڈ پر ایک رہائشی بلازہ ہے جسے الیکسی بلازہ کہا جاتا ہے۔ اس کی آٹھویں منزل کے فلیٹ نمبر ایک سو بارہ میں ایک آدمی مارشس نامی رہتا ہے۔ میں اُسے گرین ہلنر پر واقع مادام ماریسیلا کے محل میں زندہ حالت میں دیکھنا چاہتا ہوں اور۔"

عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر اور۔" — دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"اگر وہ وہاں موجود نہ ہو تو ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔ بہر حال اُسے یہ صورت میں یہاں پہنچنا چاہیے۔ تم اس کے لئے کسی پارکنگ سے کوئی کار اٹھا سکتے ہو۔ اور اینڈ آف۔" — عمران نے کہا۔ اور رابطہ ختم کر دیا۔

"مس ماریسیلا۔ اب آپ نے دو کام کرنے ہیں۔ ایک تو یہاں موجود لاشوں کو غائب کرنا ہے۔ کیونکہ ان لاشوں سے جلد ہی تحفظ اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ اور دوسرا کام آپ نے یہ کرنا ہے کہ ہمارا آدمی جب مارشس کو لے کر یہاں پہنچے تو آپ نے ان دونوں کو سچا فلت ہم تک پہنچا دے۔ ہم آج رات اس مارشس سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق اس کار خانے کو دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ہمیں یہ قیمتی معلومات مل سکیں۔"

طرف بڑھ گیا۔

"ابھی تمہاری ضرورت ہے مارسیلا۔ لیکن زیادہ اوپر نہ چلی جانا۔
ورنہ گرتے ہوئے زیادہ تکلیف ہوگی۔" — عمران نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اور با تھ روم کا دروازہ بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر ایسی
مسکراہٹ تھی جیسے بچے اپنی پسندیدہ شہادت کے بعد مسکراتے
ہیں۔

حاکم نہیں ہوتے کہ اس کا نام ایم سے شروع ہوتا ہے۔ — عمران
نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔
"اوہ اوہ۔ اچھا اچھا۔ ایم سے مارگریٹ۔ اوہ نہیں۔ اس کا نام تو
شاید آپ کی سیاسی زبان میں ہوگا۔" — مارسیلا نے چونک کر
کہا۔

"ارے نہیں۔ جب ہم نے ایم کہا ہے تو پھر نام بھی یورپین ہی تو
ہو سکتا ہے۔ ورنہ تو ہم ایم کی بجائے "م" بھی کہہ سکتے تھے۔ وہ سنگل
بیڈ روم کہاں ہے۔" — عمران نے بات کرتے کرتے یک لحظہ
موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"جی آگیا ہے۔ یہ ہے پرنس یقیناً آپ کو پسند آئے گا۔"
مارسیلا نے جلدی سے ایک کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔
اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ واقعی بیڈ روم بے حد نفیس اور اپنے
انداز میں سجایا گیا تھا۔

"جب ہمیں آپ کی نفاست پسند ہے تو آپ کے محل کا بیڈ
کیوں پسند نہ آئے گا۔ بے حد شکریہ میں مارسیلا۔"
عمران کا لہجہ اور زیادہ شرارتی ہو گیا۔ اور اس نے ایسی نظروں سے
مارسیلا کو دیکھتے ہوئے یہ فقرہ کہا کہ مارسیلا کے چہرے پر گلہ
کھل اٹھے۔

"شش۔ شش۔ شکریہ پرنس۔ اب آپ آرام فرمیں۔
مارسیلا نے جلدی سے کہا۔ اور پھر تیزی سے کمرے سے
چلی گئی۔ اور عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر مسکراتا ہوا وہ با تھ روم

بکار گم کے چہرے پر جیسے پریشانی کے آثار ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔ اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچے ہوئے اُسے تین گھنٹے گزر چکے تھے اور ان تین گھنٹوں میں اس نے خود اپنی جدید ترین مشینری کے ذریعے ڈیٹھ چانس کی پوری تنظیم کو کنٹرول کیا تھا۔ اس کی تنظیم کے تمام افراد پورے شہر میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور اُسے ہر جگہ سے نہ صرف مسلسل رپورٹیں مل رہی تھیں بلکہ مشین کی مخصوص سکین پر وہ شہر کے مختلف حصوں کے مناظر خود بھی دیکھ رہا تھا۔ اس کے آدمیوں نے شہر میں واقعی قیامت برپا کر دی تھی۔ بے شمار کاریں صرف ٹشاک کی بنا پر اڑا دی گئی تھیں۔ بے شمار افراد کو ٹشاک کی بنا پر گولیوں سے بھون ڈالا گیا تھا۔ لیکن اس پرنس اور اس کے حبشی ساتھیوں کا اب تک کہیں پتہ نہ چل رہا تھا۔ جگر بھی غائب تھا۔ گو اس کے آدمیوں نے اس کی بار کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا تھا اور اس کے تمام ٹھکانوں

فٹ ہے۔ اس ٹی۔ ایون نے اطلاع دی ہے۔ مار کرنے

کہا۔
 "اوہ اوہ۔ اچھا۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ تم اسے چیک کرتے رہو۔"
 بارگم نے چونک کر کہا اور پھر سیور کر پڑا۔ پوچھ کر وہ جلدی سے
 دروازے کی طرف لپک گیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ سیڑھیاں
 اترتا ہوا تہ خانے میں موجود آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ یہ آپریشن روم
 ایک بہت بڑا مال نما کمرہ تھا جس کی دیواروں کے ساتھ انتہائی جدید قسم
 کی مشینری نصب تھی۔ یہ تمام مشینری خود کار تھی۔ ایک طرف اندھے
 شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس میں آپریشن روم کا اپنا جارج مارکر بیٹھا تھا۔
 بارگم تیزی سے اس کیبن کی طرف بڑھا۔ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔
 "کیسے رپورٹ ملی۔ کہاں ہے وہ مارش۔ کس نے اُسے اغوا کیا
 ہے۔" بارگم نے کیبن میں داخل ہوتے ہی پوچھ کر کہا۔

"یہ دیکھئے باس۔ یہ کار جا رہی ہے۔ اس میں مارش بے ہوشی کے
 عالم میں موجود ہے۔ اس کے بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے ٹی۔ ایون
 نے کام شروع کر دیا تھا۔ اس طرح اس کے اغوا کا پتہ چلا ہے۔"
 کسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان مارکر نے سامنے موجود ایک مستطیل قسم
 کی مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس مشین کے درمیان
 ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی اور سکرین پر اس وقت ایک سرخ رنگ
 کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"اسے کلوز اپ میں لاؤ۔ میں اس کے ڈرائیور کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"
 بارگم نے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور مارکر نے سر

ہلاتے ہوئے مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ کار سکرین پر پھیلنے لگی اور پھر کار کا
 اندرونی منظر پوری طرح سکرین پر بچھا گیا۔ ایک آدمی کچلی سیٹوں کے درمیان
 بے ہوش پڑا ہوا تھا جب کہ ڈرائیورنگ سیٹ پر کسرتی اور طاقتور جسم
 کا مالک نوجوان بیٹھا تھا۔ وہ شکل صورت سے مقامی ہی لگ رہا تھا اور
 بڑے اطمینان سے کار ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"اب کیا حکم ہے باس۔ اسے پکڑ لیا جائے۔" مارکر نے
 کہا۔
 "اوہ نہیں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون ہے اور مارش کو
 یہ کہاں لے جاتا ہے۔ ہاں۔ تم ایسا کر دو کہ مارش کے ٹی۔ ایون کو
 وہی چارج مشین سے منسلک کر دو تاکہ اگر مارش ہوش میں بھی آجائے
 تب بھی یہ کام کرتا رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اسے اسے لائن ٹرانسمیٹر
 سے بھی منسلک کر دو تاکہ ہوش میں آنے والی گفتگو بھی ہم سن سکیں۔"
 بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"اے۔" مارکر نے کہا اور اٹھ کر کیبن سے باہر نکل گیا۔
 جب کہ بارگم کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر کار ابھی تک دوڑتی نظر
 آرہی تھی۔ مارکر نے اٹھنے سے پہلے اس کا کلوز اپ ختم کر دیا تھا۔ اس
 لئے اب سڑک اور ارد گرد کے مناظر صاف نظر آ رہے تھے۔
 "اوہ۔ یہ کار تو گرین ہلز کی طرف جا رہی ہے۔" بارگم نے
 ارد گرد کے مناظر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے مارکر بھی واپس
 آ گیا۔

"دیکھو مارکر۔ یہ کار میرے خیال میں گرین ہلز کی طرف جا رہی ہے۔"

"اوه اوه باس۔ یہ تو مادام مارسیلا کے محل میں جا رہی ہے"

مادر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ یا تو میرا دماغ خراب ہو گیا ہے یا پھر یہ آدمی جو کار چلا رہا ہے
بگل ہو گیا ہے۔ یہ مارش کو لے کر مادام مارسیلا کے محل میں آخر
کیوں جا رہا ہے۔" — بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
اور پھر کار ایک موڑ سے گھوم کر مادام مارسیلا کے شاندار محل
کے بڑے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ بارگم اب کوئی تبصرہ نہ کر
رہا تھا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں اس طرح سکریں
نے چکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔
"اے لائن ٹرانسمیٹر ورک کر رہا ہے۔" — بارگم نے چند

لمحوں بعد پوچھا۔

"بیس باس۔" — مادر نے جواب دیا۔ اور بارگم نے سر

ہلا دیا۔

کار سے نکلنے والے نوجوان نے آگے بڑھ کر پھاٹک کی سائیڈ
میں موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کال بیل کے
اوپر موجود چینگ مشین سے روشنی کی تیز دھار نکلی اور اس نوجوان پر ٹپنے
لگی۔ نوجوان چونک کر اس روشنی کو دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا
جیسے وہ پہلی بار یہاں آیا ہو۔ پھر اس نوجوان کے ہونٹ ملتے دکھائی
دیئے۔ وہ آؤٹ فون پر کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ چونکہ وہ کار سے کافی
فاصلے پر تھا۔ اس لئے اس کی آواز اے۔ لائن ٹرانسمیٹر کیج نہ کر پار رہا
تھا۔ چند لمحوں بعد نوجوان تیزی سے واپس مڑا اور دوبارہ کار میں

بارگم نے اس طرح کہا جیسے اُسے خود اپنی بات پر یقین نہ ہو۔

"بیس باس۔ اس کار خ ادھر ہی ہے۔ البتہ اگلے چوک پر پہنچنے
کے بعد یہ بالکل واضح ہو جائے گا کہ کہاں جا رہی ہے"

مادر نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

اور بارگم خاموش بیٹھا سکریں کو دیکھتا رہا۔ کار ایک چوک پر پہنچ کر جب
بائیں طرف مڑی تو بارگم کی کھنویں پھڑکنے لگیں۔

"بالکل۔ یہ بالکل گریں ہنز پر جا رہی ہے۔" — بارگم نے

تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ گریں ہنز پر یہ کہاں جائے گا۔ وہاں تو صرف چند ہی
رہائشی کوٹھیاں ہیں یا پھر مادام مارسیلا کا محل ہے۔" — مادر نے

کہا۔

"مادام مارسیلا کا محل تو میرے قبضے میں ہے۔ جب کہ باقی کوٹھیاں
میں سے ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسا آدمی ہو جو مارش کو وہاں بلانا چاہتا
ہو۔ ابھی پتہ لگ جائے گا کہ یہ کون سی کوٹھی میں جاتا ہے۔" — بارگم
نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

کار اب پہاڑی کے اوپر جانے والی سڑک پر خاصی رفتار سے
چڑھی جا رہی تھی۔ اور جیسے جیسے وہ اوپر جا رہی تھی بارگم کے چہرے
پر حیرت کے آثار ابھرتے آرہے تھے۔ کیونکہ مادام مارسیلا کا محل
سب سے اوپر چوٹی پر تھا۔ جب کہ باقی کوٹھیاں اس سے نیچے مختلف
حصوں پر بنی ہوئی تھیں۔ اور وہاں زیادہ تر غیر ملکی بڑے تاجر رہائش پذیر
تھے۔

پہنچ پڑا۔

"کون ہو تم" — حبشی کی تیز اور کڑخت آواز کہیں میں ابھری۔
 "میں ٹائیگر ہوں جوانا" — مارش کو اکٹھائے ہوئے نوجوان نے
 غیر سر موڑے جواب دیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے" — حبشی نے اطمینان بھرے انداز میں
 کہا اور مشین گن ہٹا لی۔

"ٹائیگر۔ جوانا۔ آخر یہ سب کیا ہے۔ کون لوگ ہیں یہ۔ اور یہ محل میں
 کیسے آگئے۔" — بارگم کے لہجے میں بوکھلاہٹ تھی۔

"باس۔ یہ حبشی پرنس کا ساتھی لگتا ہے" — مارگم نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہاں ہاں۔ بالکل بالکل۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اس
 مطلب ہے۔ یہ پرنس محل میں چھپا ہوا تھا۔ اوہ۔ اس لئے پورے
 میں تلاش کے باوجود اس کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ لیکن کیسے۔ یہ کیسے
 پہنچ گیا۔ میرے آدمی کہاں چلے گئے۔" — بارگم نے ہدیا فی انداز
 چیتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ایک دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور ایک خوب صورت
 جوان عورت اندر داخل ہوئی۔

مارسیلا — یہ تو مارسیلا ہے۔ یہ یہاں کیسے پہنچ گئی ہے۔
 بہت بڑی سازش ہے یہ۔" — بارگم مارسیلا کو دیکھ کر بے اختیار
 ہنسی سے اکٹھکھڑا ہوا۔

باس۔ میرا خیال ہے۔ مادام مارسیلا کو اس محل کے کسی خفیہ راستے
 سے گم تھا۔ اس لئے یہ پرنس کو لے کر اندر پہنچ گئی ہے۔ اور اس نے

بچھ گیا۔ اُسی لمحے بڑا پھاٹک خود کار انداز میں کھلنے لگا تو بارگم کے
 ہونٹ اور زیادہ پھنچ گئے۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکریں کو دیکھ
 رہا تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ محل میں تو میرے آدمی ہیں۔ پھر یہ نوجوان"
 بارگم نے آہستہ سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس دوران اس نوجوان کی
 کار کھلے ہوئے پھاٹک سے گر کر وسیع و عریض لان کی سائڈ روڈ
 پر دوڑتی ہوئی محل کے بڑے استقبالیہ پورچ کی طرف بڑھتی دکھائی
 دے رہی تھی۔ اور پھر جیسے ہی کار پورچ میں جا کر رکی۔ لیکن پورچ خالی
 پڑا ہوا تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔

"یہ سب لوگ کہاں مر گئے ہیں" — بارگم ایک بار پھر بڑبڑایا۔
 اتنی دیر میں کار چلانے والے نے کار سے باہر نکل کر پچھلی سیٹ
 پر پڑے ہوئے بے ہوش مارش کو کپنچ کر باہر نکالا اور پھر اُسے
 کاندھے پر لاد کر وہ اندر جانے والے دروازے کی طرف بڑھا جیسے
 ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور وہ
 آدمی مارش کو اکٹھائے تیز تیز قدم اکٹھاتا اندرونی راہداری سے گزرا۔
 کر ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گیا اس کے ساتھ ہی سکریں پر منظر بدل گیا اور
 اب کمرے کا اندرونی منظر اس پر ابھر آیا۔ اس نوجوان کے اندر داخل
 ہوتے ہی ایک لخت وردانے کی ادٹ میں موجود ایک دیوہیکل حبشی
 نمودار ہوا اور اس کے ماتھے میں موجود مشین گن کی نال اس نوجوان کی
 کپنچی سے لگ گئی۔

"حبشی اور یہاں اندر — کیا مطلب" — بارگم بے اختیار

محل پر قبضہ کر لیا ہے۔" مارک کو نے کہا۔

"گڈ۔ اوہ دیر ہی گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ مارک۔ دیر ہی گڈ آئیڈیہ۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اور کم از کم اب مجھے پتہ تو چل گیا کہ یہ لوگ کہاں موجود ہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکل سکتے۔"

مارک نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
"تمہارا نام ٹائیگر ہے شاید۔" مارسیلا نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"پرنس۔ یہ ٹائیگر ہے۔ پرنس کا خاص آدمی۔" ٹائیگر کی بجائے اس جیٹی جوان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے یہاں کاؤچ پر لٹا دو۔ پرنس آرام کر رہے ہیں۔ جب وہ اکھٹیں گے تو اسے ڈیل کر لیں گے۔" مارسیلا نے کہا۔ اور ٹائیگر نے کاندھے پر لدے ہوئے مارش کو قریب لے کر ایک صوفے پر لٹا دیا۔

"میرے متعلق پرنس کے کیا احکامات ہیں؟" ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا۔

"انہوں نے کوئی احکامات تو نہیں دیئے۔ اس لئے اگر تم انتظار کرنا چاہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں انتظار کر لیتا ہوں۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔
"پرنس تشریف لارہے ہیں۔ میں نے انہیں ٹائیگر کی آمد کی اطلاع دی۔"

سے دی ہے۔" اُسی لمحے ایک اور دروازے سے جوانا جیٹی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔" مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اُسی دروازے سے جس سے وہ دوسرا جیٹی داخل ہوا تھا۔ ایک خوب صورت اور دجیہہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ جس نے خوب صورت اور قیمتی کپڑے کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں موتیوں کے مار کی دو لڑیاں تھیں۔ اس کا چہرہ انتہائی معصوم تھا۔

"پرنس۔ یہ ٹائیگر مارش کو لے آیا ہے۔" مارسیلا نے اس نوجوان کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ تو یہ ہے پرنس۔ لیکن یہ تو بالکل ہی کوئی معصوم سا نوجوان ہے۔ احمق سا۔" مارک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔
"باس۔ اس کی آنکھیں بتا رہی ہیں کہ یہ بے حد ذہین آدمی ہے۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی مخصوص چمک موجود ہے۔" پاس نے ہونے مارک کو نے کہا۔

"ہو نہ ہو۔ لیکن مجھ سے زیادہ ذہین نہیں ہو سکتا۔ یہ طے ہے۔" نے غراتے ہوئے کہا۔

"لیس پاس۔ آپ سے کون زیادہ ذہین ہو سکتا ہے؟" نے فوراً ہی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی براہِ علم تو پیش نہیں آئی ٹائیگر۔" پاس نے ٹائیگر سے جواب دیا۔

نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے مارش کو گردن سے بچا کر اُس سے اس طرح ہوا میں لٹکالیا جیسے بچے کو یا کو اٹھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مارش کو اپنے ہاتھ کی مدد سے نیچے قالین پر جاگرا۔ اس کے کئی دانت منہ سے نکل کر قالین پر سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ دو چار جھٹکوں کے ساتھ ہی اس نے بچے کو ایک جبرابھی شاید کسی جگہ سے ٹوٹ گیا تھا۔ کیونکہ

موصول کرنی تھیں اس لئے میں نے گولی نہیں چلائی۔" جوزف نے
 ڈنڈا ہی انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"متمہاری دلیل آخری بار قبول کی جا رہی ہے۔ اب اگر تم نے قانون
 کے مطابق سزا پر عمل درآمد نہ کیا تو....." پرنس نے کہا۔

درجوزف نے سر ہلا دیا۔
 بارگم نے دیکھا کہ مارش کے چہرے پر اور بھی زیادہ خوف کے
 اثرات ابھر آئے تھے۔

"مسٹر مارش۔ ہم جہاں سزا دینے کے معاملے میں انتہائی
 سخت ہیں وہاں انعام و اکرام دینے کے معاملے میں بھی انتہائی
 نیاض ہیں۔ تم بارگم کے ملازم رہ کر جو کچھ ساری عمر میں نہ کما سکو گے ہم
 اس سے کئی گنا زیادہ تمہیں ایک ہی رات میں انعام دے سکتے ہیں۔
 درساتھ ہی یہ یقین دہانی بھی کہ تم ہر لحاظ سے محفوظ رہو گے۔
 پرنس نے بڑے شائے انداز میں کہا۔ اور ساتھ ہی وہ ایک بار پھر جوزف
 سے مخاطب ہوا۔

"سیکرٹری۔" پرنس کا لہجہ سخت تھا۔

"یس پرنس۔" جوزف نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ
 لہجے میں کہا۔

"مسٹر مارش کو ان کی اس تکلیف کے بدلے ایک لاکھ ڈالر دے
 دیئے جائیں۔" پرنس نے کہا۔

"یس پرنس۔" جوزف نے کہا۔ اور جلدی سے اس نے
 اپنی یونیفارم کی بڑی جیب میں ہاتھ ڈالا اور بہت بڑے نوٹوں کی ایک

اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا تھا۔

"خبردار۔ اب اگر پرنس کی شان میں کوئی گستاخی کی تو ایک ایک
 پٹری توڑ دی جائے گی۔" جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

مارش کے منہ پر زوردار تھپڑ بھی جوزف نے مارا تھا۔ اور باگ
 نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میرے آدمیوں پر تشدد تمہیں مہنگا پڑے گا پرنس۔"

نے آہستہ سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود کلامی کر رہا ہو۔
 "گگ۔ گستاخی۔ مم۔ مم۔ میں نے تو کوئی گستاخی

نہیں کی۔" مارش نے بے اختیار اپنے جبرٹے کو ہاتھ سے
 پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے سے اب شدید خوف
 غمے آثار ہو رہے تھے۔ وہ ابھی تک قالین پر بیٹھا تھا۔

"مہذب انداز میں بات کرو مارش۔ یہ پرنس کے باڈی گارڈ
 اور یہ معمولی سی گستاخی بھی برداشت نہیں کیا کرتے۔"

نے مارش کو سمجھاتے ہوئے کہا اور مارش اپنا جبرٹا اٹھا کر
 صوفے پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر مارش۔ ہمیں افسوس ہے کہ تمہیں مجھے باڈی گارڈ کا
 کھانا پڑا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے باڈی گارڈ کا بھی

مارشل کرانا ہو گا کہ اس نے تمہیں صرف تھپڑ کیوں مارا ہے۔ گولی
 نہیں ماری۔ کیونکہ ہماری ریاست کے قانون میں شاہی خاندان کی

میں معمولی سی گستاخی کی سزا موت ہے۔" پرنس نے کہا۔
 "معافی چاہتا ہوں پرنس۔ چونکہ آپ نے اس شخص سے معلوم

نکار نہیں کر دو گے۔ پرس کے لہجے میں بے حد ہٹھراؤ تھا۔
 "اوہ اوہ مارکر کیا ٹی۔ ایون کے ذریعے اس کا خاتمہ نہیں کیا
 جاسکتا۔ پرس کی بات سنتے ہی بارگم نے جڑی طرح چیختے
 ہوئے کہا۔

"نوباسس۔ ٹی۔ ایون میں ایسی گنجائش نہیں ہے۔" مارکر
 نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ کاش ایسی گنجائش ہوتی۔ بہر حال۔" بارگم نے
 غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر خاموش ہو گیا۔ کیونکہ مارش کچھ دیر خاموش
 رہنے کے بعد اب بول رہا تھا۔

"جناب میں جانتا ضرور ہوں۔ لیکن میں اس کے اندر کبھی نہیں گیا۔
 پرس نے چکچکاتے ہوئے کہا۔

"ہم نے صرف محل وقوع پوچھا ہے۔ اندر کی سیر ہم خود کر لیں گے۔
 پرس نے کہا۔

"جناب میں آپ کو وہاں لے تو جاسکتا ہوں لیکن محل وقوع کیسے
 جانوں یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔" مارش نے تذبذب بھرے
 لہجے میں کہا۔

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم ماہر ڈرائیور ہو۔ اس لئے تم نے لازماً
 جوں پہنچنے کے لئے کوئی مخصوص نشانیاں ذہن میں رکھی ہوں گی۔
 کیونکہ مادام مارسیلا نے ہمیں بتایا ہے کہ تم انہیں رات کے
 تیرے میں اس طرح لے گئے تھے کہ کار کی تیلیاں بند تھیں۔"
 پرس نے کہا۔

گڈی نکال کر مارش کی گود میں پھینک دی۔ مارش کی آنکھیں ایک لاکر
 ڈالر کے نوٹ دیکھ کر پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔ وہ اس طرح ان نوٹوں
 کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"اوہ۔ تو اس طرح دولت کے ذریعے یہ آدمیوں کو خرید کر رہا ہے
 یقیناً جبکہ بھی اسی دولت کی وجہ سے اس کا ساتھ دے رہا ہے۔
 لیکن یہ آخر مارش سے پوچھنا کیا چاہتا ہے۔" بارگم نے تیرے
 لہجے میں کہا۔

"شش۔ شش۔ شش۔ شکر یہ جناب محترم پرس۔
 مارش نے رک رک کر کہا۔

"مسٹر مارش۔ اس جیسی کئی گڈیاں تمہیں مل سکتی ہیں۔ ورنہ دو مہری عورت
 میں میرے باڈمی گاڑڈان گڈیوں میں موجود نوٹوں کی تعداد سے بھی
 زیادہ تعداد میں گولیاں تمہارے جسم میں اتار سکتے ہیں۔ اس لئے فیصلہ
 تم نے کرنا ہے کہ تم میرے سوالات کا صحیح جواب دے کر گڈیاں
 حاصل کرنا چاہتے ہو یا غلط جواب دے کر گولیاں۔" پرس
 نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں آپ کے سوالات کے بالکل صحیح جواب
 دوں گا جناب۔" مارش نے فوراً کہا۔

"تم وارکس کی پہاڑیوں میں بنے ہوئے منشیات کے کارخانے
 کا راستہ جانتے ہو۔ کیونکہ تم مارسیلا کو بھی وہاں لے گئے تھے۔
 اور پھر ڈیٹھ چانس کے جانشین کو تم ہی لے گئے تھے۔ ہمیں اس
 کارخانے کے محل وقوع کی پوری تفصیلات چاہئیں۔ اور یہ سن لو کہ تم

”اوہ جناب۔ مادام نے درست فرمایا ہے۔“ مارش نے کہا۔

”تو تم آنکھیں بند کر لو۔ اور یہ سمجھ لو کہ تم کا رڈ رائیو کو کے دہاں جاتے ہو۔ لیکن ساتھ ساتھ کمٹری بھی کرتے رہو۔“ پرنس نے کہا۔
”تیس پرنس۔ میں کوشش کرتا ہوں۔“ مارش نے کہا۔
اور جلد ہی سے آنکھیں بند کر لیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بونہ شروع کر دیا۔

فورٹریس روڈ کے تیسرے چوک سے دائیں طرف مڑ گیا۔ اب یہ سڑک دائیں پہاڑیوں پر چڑھ رہی ہے۔ کار یہ بھی اوپر چڑھتی جا رہی ہے اور اب وہ اس موڑ تک پہنچ گئی ہے۔ جس سے اگلے موڑ پر ملٹری کی حفاظتی چوکی ہے۔ اس موڑ سے دائیں ہاتھ پر ایک پہاڑی گینڈنڈی پہاڑیوں کے اندر جا رہی ہے۔ دونوں والی چٹان سے بائیں ہاتھ مڑتا ہے۔ اور پھر نیچے اتار آ جاتی ہے۔ پھر دیوار جیسی سپاٹ چٹان سے دائیں ہاتھ مڑتا ہے۔ اور پھر فوڈا ایک دوسرے کے اوپر تین چٹانیں آ جاتی ہیں جن کی شکل سائبان جیسی ہے۔ دہاں سے بائیں ہاتھ مڑ کر ایک فرلانگ سیدھا چلا جاتا ہے۔ فرلانگ کے بعد ایک ایسی چٹان آ جاتی ہے جس کا پچھلا حصہ پنسل کی طرح ہے۔ اور اوپر وال حصہ ٹکونی ہے۔ یہاں لگتا ہے جیسے پنسل کے اوپر کوئی مثلث کھڑی ہو۔ اس سے دائیں ہاتھ پر مڑتے ہی پوائنٹ کی سیدھ آ جاتی ہے۔ اور یہاں سے مڑتے ہی پوائنٹ پر سے کاشن ملتا ہے۔ جیسے پہاڑی چیتے نے آنکھیں کھول کر بند کر لی ہوں۔ یہ پوائنٹ کی طرف سے پکڑ

کا اشارہ ہوتا ہے۔ اگر یہ اشارہ نہ ملے تو کار یا جیپ کو میزائل سے تباہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ گینڈنڈی ایک چٹان پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ پھر جب آنے والا اس چٹان کے قریب پہنچتا ہے تو چٹان خود بخود دائیں بائیں طرف دو حصوں میں بٹ کر ہٹ جاتی ہے۔ اندر ایک تنگ سا راستہ جاتا ہے۔ اندر قدم رکھتے ہی پیچھے چٹان برابر ہو جاتی ہے۔ اور اس راستے پر روشنی ہو جاتی ہے۔ یہ سرنگ ڈھلوان انداز میں نیچے کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس سرنگ کے اختتام پر ایک دروازہ ہے۔ اس دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ ہے۔ جس میں چند کرسیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اس کمرے کے دائیں طرف خلا ہے۔ بس میں یہیں تک جاسکتا ہوں اس سے آگے نہیں۔“ مارش نے آنکھیں کھولتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آگے میں بتاتی ہوں پرنس۔ اس خلا کے بعد ایک راہداری ہے۔ جس میں نیلے رنگ کی روشنی پھیلی رہتی ہے۔ پھر موڑ مڑتے ہی اس راہداری کا اختتام ایک اور دروازے پر ہوتا ہے۔ اس دروازے کے دوسری طرف ایک کمرہ ہے۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا ہے۔ مجھے وہیں بٹھایا گیا تھا۔ اور ڈیوٹی چانس کے ماسٹر جانسن سے میری ملاقات وہیں ہوئی تھی۔ اس کمرے میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوگا تو اس کا علم پولیس کمشنر جارجی اور بارنگم کو ہوگا۔“ مارسیلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کافی ہے۔ تھینک یو ماسٹر مارش۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے۔ اس لئے اب تم انعام کے حقدار ہو گے ہو۔ لیکن یہ انعام موقع پر

تمہ کو دیں۔ تو یہ لوگ انہی خفیہ راستوں سے نکل جائیں گے۔ اور
ہمارے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ دوسری بات یہ کہ انہیں پتہ چل جائے گا۔
کہ ان کی موجودگی اگر مارک کر لی گئی ہے تو پھر ان کی باتیں بھی سنی جاسکتی
ہیں۔ اس طرح وہ بے حد محتاط ہو جائیں گے جب کہ اب وہ مطمئن ہوں
تھے کہ ان کی باتیں سنی نہ گئی ہوں گی۔ اس لئے وہ اطمینان سے وارکس
ہاٹریوں پر پہنچیں گے جہاں ہم آسانی سے ان کا شکار کھیل سکیں گے۔
بارگم نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ میں باس۔ آپ واقعی عظیم دماغ کے مالک ہیں۔“
بارگم نے جلدی سے تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اور بارگم فخریہ انداز میں
مسکرا دیا۔

”میں دفتر میں جا کر ٹیری سے بات کرتا ہوں اور اب میں خود بھی وہیں
جا رہا ہوں تاکہ اپنی نگرانی میں ان لوگوں کا خاتمہ کر سکوں۔ تم ایکشن گروپ
کو واپسی کا حکم دے دو۔ اب شہر میں چکنگ کی ضرورت نہیں۔“
بارگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور مارک کے سر ہلاتے ہی وہ تیزی
سے کیبن سے باہر نکل گیا۔

کر اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے۔ اگر وہ اُسے وہیں گولی مار دیتا تو یقیناً
مارسیلا سمجھ جاتی کہ پرنس ایک باحق سے دولت دیتا ہے اور دوسرے
ہاتھ سے لے لیتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ مارسیلا پرنس سے
بغاوت کر دیتی۔ اس لئے پرنس نے یہ سارا کھیل کھیلا۔ میں اس لئے
اُسے خطرناک کہہ رہا تھا۔ مارک نے پوری طرح وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ واقعی مارک۔ تم بے حد ذہین آدمی ہو۔ یہ بات تو میرے
ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ واقعی یہ پرنس جو بظاہر احمق نظر آ رہا ہے۔
انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ میں کارخانے کے ایجنار ج کو کہہ دیتا ہوں
کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہے اور کارخانے کے ارد گرد کے علاقے
کی مکمل نگرانی کرے۔ پھر جیسے ہی یہ پرنس اور اس کے ساتھی وہاں
پہنچیں ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔“ بارگم نے کہا۔
”باس۔ کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہے کہ کارخانے تک انہیں پہنچنے
ہی نہ دیا جائے اور اس رہائش گاہ پر حملہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیا
جائے۔“ مارک نے کہا۔

”اب تم نے عقلمندی چھوڑ کر احمقوں جیسی بات کر دی ہے۔ مارسیلا
ریٹ فلیم کی سربراہ رہی ہے۔ اور یہ محل مارسیلا کا ہے۔ وہ انتہائی
عیار اور خطرناک حد تک ذہین عورت ہے۔ اس نے یہاں کوئی خفیہ
راستے بنا رکھے ہوں گے جن کا علم کسی کو نہیں۔ اور انہی راستوں سے
وہ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو لے کر محل کے اندر گئی ہوگی
اور وہاں میرے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا ہوگا۔ اب اگر ہم اس محل پر

”روبوٹ نہیں تھا پرنس۔ انسان تھا۔ لیکن اس کی گردن کے اندر
شاید کوئی آلہ خف تھا۔ میں نے چاقو کی مدد سے اس کو مزید کاٹا تو
یہ درپرز سے ابھی اندر موجود تھے۔ میں سارے نکال لیا ہوں۔“
ٹائیگر نے کہا۔

”انہیں واش بین پر دھو کر لے آؤ۔ ہمیں خون آلود پرز سے دیکھ
کر اہت سی محسوس ہو رہی ہے۔“ — عمران نے منہ بناتے
تے کہا۔

اور ٹائیگر سر ملاتا ہوا ادھر ادھر باقاعدہ دم کو تلاش کرنے لگا۔
”میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں باقاعدہ دم تک لے جاتی ہوں۔“
سیلا نے کہا۔ اور وہ ٹائیگر کو لے کر اس کمرے سے باہر چلی
گئی۔

عمران صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ جوزف اور جونا اس کے پیچھے
گھومش کھڑے تھے۔ عمران کے چہرے پر سوچ کے آثار نمایاں ہو
گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور سیلا اکٹھے ہی واپس آئے۔ ٹائیگر
نے نہ صرف سارے پرزوں کو دھو دیا تھا بلکہ اب وہ انہیں ایک لٹو
پر رکھ کر لے آیا تھا۔ پھر اس نے یہ لٹو پیر عمران کے سامنے
موجود مینز پر رکھ دیا اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران ان
پرزوں پر جھک گیا۔ وہ انگلی سے انہیں علیحدہ علیحدہ کیا اور غور سے
ان کی ساخت کو دیکھتا رہا۔ مارسیلا ذرا ہٹ کر ایک اور صوفے پر بیٹھ
نہی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

دروازہ کھلا اور ٹائیگر تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ
میں کافی سارے باریک اور بڑے پرزے تھے جو خون میں لتھڑے
ہوئے تھے۔ اور اس کے چہرے پر شدید جوشش کے آثار نمایاں
تھے۔

”کیا ہوا ٹائیگر؟“ — عمران نے چونک کر پوچھا۔
”پرنس۔ اس آدمی مارش نے باہر جا کر مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش
کی تو میں نے اسے گولی مار دی۔ گولی اس کی گردن کے عقبی حصے میں
لگی تو پرنس اس کی گردن کے اندر سے یہ پرزے باہر آ گئے۔“
ٹائیگر نے جلدی سے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔
”پرزے گمے۔ کیا مطلب؟ کیا یہ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ
تھا؟“ — عمران نے حیران ہو کر کہا۔ مارسیلا بھی حیرت سے آنکھیں
پھاڑے۔ ٹائیگر کے ہاتھ پر موجود پرزوں کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ کسے پاس آئیں لیٹہ کا تفصیلی نقشہ تو یقیناً موجود ہوگا۔ خاص
توبہ یہ ان وارکس پہاڑیوں کا۔" — عمران نے ایک لمحہ خاموش رہنے
کے بعد پوچھا۔

مارسیلا نے حیرت بھرے ہیں پوچھا۔
 "مس مارسیلا۔ ٹی۔ ایون اس مارش کی گردن میں کھال کے اندر
 فٹ تھا۔ ٹی۔ ایون اگر وہی چارجڈ نہ ہو تو صرف اس وقت کام کرتا ہے
 جب آدمی بے ہوش ہو جائے۔ مطلب ہے کہ جب اس کا شعور کام
 کرنا چھوڑ دے۔ لیکن اگر اسے وہی چارجڈ کر دیا جائے تو پھر یہ شعور
 کے جلنے کی صورت میں بھی کام کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں ایک ایسا
 پمپزہ بھی ہے۔ جو اسے لائن ٹرانسمیٹر کو آواز ٹرانسمیٹ کرتا رہتا ہے
 ہوا ایسا ہو گا کہ جیسے ہی ٹائیگر نے مارش کو اغوا کرنے کے لئے اُتے
 بے ہوش کیا ہو گا۔ ٹی۔ ایون نے کام شروع کر دیا ہو گا۔ اور جہاں اسے
 چیک کیا جا رہا ہو گا۔ انہوں نے اسے وہی چارجڈ بھی کر لیا اور اسے
 لائن ٹرانسمیٹر سے بھی اسے منسلک کر دیا۔ اس طرح مارش کو اس محل
 میں آتے۔ یہاں کے تمام مناظر اور یہاں ہونے والی تمام گفتگو اس
 ریسیور نے والے اطمینان سے دیکھتے اور سنتے رہے۔ یہ اچھا
 ہوا کہ ٹائیگر کی گولی عین اس جگہ لگی جہاں یہ ٹی۔ ایون فٹ تھا۔ اس
 طرح یہ سامنے آ گیا در نہ تو شاید ہمیں کبھی بھی اس کی خبر نہ ہو سکتی۔ اور
 اب یقیناً وہ بارہم گم ہمارے پورے منصوبے سے مکمل طور پر آگاہ ہو

"یس پرنس - میں پیش کرتی ہوں۔" مارسیلا نے اسٹھٹے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔
 "بارس۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں کی حکومت کو اس کارخانے کے بارے میں تفصیلات دے دیں اور حکومت وہاں ملٹری ایکشن کر کے اسے تباہ کر دے۔" مارسیلا کے جانے کے بعد ٹائیگر نے زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"جب یہاں کا پولیس چیف اس کارخانے کا مالک تھا تو بنجانے یہاں کے کون سے کون سے حکام اس کاروبار میں ملوث ہوں گے۔ اس لئے حکومت پر انحصار کرنے کی بجائے ہمیں خود آگے بڑھنا پڑے گا۔" عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعد مارسیلا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ موجود تھا۔ اس نے نقشہ کھولا اور عمران کے سامنے میز پر بچھا دیا۔ عمران نے حبیب سے ایک بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔ نقشہ واقعی خاصا تفصیلی تھا۔ عمران دارکس پہاڑیوں والے حصے کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔ خاص طور پر ان پہاڑیوں کے محل وقوع اور ان کے گرد سڑکوں کو وہ چیک کر رہا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔

"اوہ مس مارسیلا۔ یہ نقشہ کہیں اس پولیس چیف جارجی کا تو نہیں ہے۔" عمران نے مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "جارجی کا۔" اوہ یس پرنس۔ یہ واقعی اس کا نقشہ ہے۔ وہ ایک

بار اسے یہاں بھول گیا تھا۔ اس کے بعد مجھے بھی اس کی واپسی کا خیال نہ رہا تھا۔ اور اس نے بھی کوئی بات نہ کی تھی۔ اس لئے یہ یہاں پڑا۔ باب آپ کے پوچھنے پر مجھے یاد آ گیا ہے۔ لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ جارجی کا نقشہ ہے۔ یہ تو عام نقشہ ہے جو شاید یہاں کے ہر جنرل سٹور اور بک سٹال سے مل سکتا ہے۔" مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں اس میں چند مخصوص نشانات نظر آتے ہیں جو پرنس سے لگائے گئے ہیں اور یہ نشانات عین اس جگہ پر ہیں جہاں کی نشاندہی ریش نے کی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ نشانات منشیات کے کارخانے کو ظاہر کرتے ہیں اور تم نے خود بتایا تھا کہ جارجی اس کارخانے کا کوئی دھڑ تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویمری گڈ پرنس۔ آپ کی نظروں نے ان نشانات کو جیک کر لیا ہے۔ واقعی آپ انتہائی گہری نظریں رکھتے ہیں۔" سیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا دوبارہ نقشے پر جھک گیا۔

"ایک صاف کاغذ دیجیے۔ اب ہم ان کو نشانات کو سمجھنے لگے۔" عمران نے چند لمحوں بعد سر اٹھاتے ہوئے کہا اور مارسیلا رہائی ہوئی اٹھی اور اس نے ایک میز کی دراز سے پیڈنکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نقشے سے دیکھ دیکھ کر اس پر کچھ حروف اور لکھتا رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنے طور پر لکیریں ڈال کر نقشہ بنانا شروع کر دیا۔

"پنس پنس" — جوزف نے جواب دیا۔ اور پھر وہ برلیف کیس
ٹھاکر باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو تلسے ٹوٹ چکے تھے۔
"ٹھیک ہے۔ اب تم دونوں جا کر آرام کر لو۔ ٹائیگر تم بھی آرام کر لو۔
ج رات ہم نے اس مشن پر کام کرنا ہے۔ اور اس وقت ہمیں پوری طرح
ہوشیار اور مستعد ہونا چاہیے۔" — عمران نے جوزف اور جوانا اور
ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پنس پنس" — ان تینوں نے سر جھٹکا کر کہا۔
"آیتے۔ میں آپ کو کمرے دکھا دیتی ہوں آرام کرنے کے لئے۔"
سیلا نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ
تیرنے لگی۔ اس کا اصل مقصد یہی تھا کہ بیگ کھولتے وقت مارسیلا
یہاں موجود نہ ہو۔ وہ اپنے طور پر اسے چیک کرنا چاہتا تھا۔ مارسیلا کے
بہر جاتے ہی اس نے بیگ کھولا تو اس کے اندر کاغذات بھرے
ہوئے تھے۔ مختلف قسم کے خطوط وغیرہ۔ عمران نے منہ بنا لیا۔ اس کا
شاید خیال تھا کہ اس میں یقیناً ان منشیات کے نمونے ہوں گے جو اس
کارخانے میں تیار ہوتے تھے۔ اور وہ ان نمونوں سے اس کارخانے
کی مشینری کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔ کہ کارخانے میں کس قسم کی مشینری
ہو سکتی ہے۔ تاکہ اسے مکمل طور پر تباہ کرنے کے لئے وہ ویسا ہی
سامان اپنے ساتھ لے جائے۔ لیکن بیگ میں اس کی توقع کے خلاف
یٹرن اور اس قسم کے کاغذات بھرے ہوئے تھے۔ اس نے ایک
بیگ کاغذ اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ منشیات کی سیلائی کے
سلسلے میں خطوط تھے۔ مختلف ملکوں سے یہ خطوط کھینچے گئے تھے۔

"یہ ہے اس کارخانے کا اصل محل وقوع مارسیلا۔ اور میں آپ
کو ایک اور بات بتاؤں کہ اس کارخانے کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے جس
کی نشاندہی جارجی نے اس نقشے میں اپنے طور پر کوڈ بنا کر کی ہے۔"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک بات اور مجھے یاد آ رہی ہے۔ اوہ پنس۔ مجھے
اجازت دیجیے۔ مجھے اب یاد آ رہا ہے کہ کچھ عرصہ پہلے جارجی نے ایک
بیگ میرے پاس رکھ دیا تھا وہ میں نے یہاں محل میں موجود ایک سپر
والٹ میں رکھ دیا تھا۔ اگر جارجی اسے لے نہیں گیا تو وہ اب بھی وہیں
ہو سکتا ہے اس میں کوئی کام کی چیز ہو۔" — مارسیلا نے
چونکتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے آیتے۔" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے
کہا۔ اور مارسیلا اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔
عمران دوبارہ نقشے پر جھک گیا۔ کھوڑی دیر بعد مارسیلا واپس نہ
آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا برلیف کیس موجود تھا۔

"یہ موجود ہے پنس" — مارسیلا نے خوش ہوتے ہوئے
کہا اور برلیف کیس عمران کے سامنے رکھ دیا۔
عمران چند لمحے تو غور سے اس برلیف کیس کے تالوں کو دیکھتا رہا۔
یہ نمبروں والے تالے تھے۔ اور ظاہر ہے اب اسے نمبرز تو معلوم
تھے۔ اور ایک سے شروع کرتا تو اسے کھولنے میں کئی گھنٹے لگ جہتے۔
"جوزف — ان پر فائر کر کے توڑ دو۔" — عمران نے تالوں
طرف اشارہ کرتے ہوئے جوزف سے کہا۔

"اوہ پرنس — میں اس کے ہاتھوں کھیلنے میں مجبور تھی۔ ورنہ میں ذاتی طور پر اُسے قطعاً پسند نہ کرتی تھی" — ماریسیلا نے شرمندہ سے ہلچے میں کہا۔

"اوہ — تو اس کی عمر بہت زیادہ تھی" — عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمر — نہیں تو۔ کچھ زیادہ تو نہ تھی۔ بس ادھیڑ عمر تھی۔ کیوں؟"

ماریسیلا نے حیران ہو کر جواب دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ اُسے عمران کے اس فقرے کی سمجھ نہ آتی ہو۔

"اچھا۔ پھر اس کو ذہن بوڑھا ہو گا۔ تبھی وہ آپ کو کبھی سمجھ کر ہاتھوں سے کھلاتا رہتا تھا۔" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور ماریسیلا اس طرح حیران ہو کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے وہ اس سے یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران طنز کر رہا ہے یا سنجیدگی سے یہ بات کہہ رہا ہے۔

لیکن عمران کے چہرے پر واقعی سنجیدگی طاری تھی۔ اور ماریسیلا کو جب یقین ہو گیا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کا تجربہ درست ہے پرنس۔ وہ واقعی ذہنی طور پر بوڑھا تھا۔ وہ مجھے واقعی اس طرح ڈیل کرتا تھا جیسے میں اس کی بیٹی ہوں۔ بالکل بچوں کی طرح۔" — ماریسیلا نے جلدی سے کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ یہی سمجھتی تھی کہ عمران ان معاملات میں واقعی بھولا بھالا ہے۔ اس لئے وہ ہاتھوں میں کھیلنے کے الفاظ سے یہی سمجھا رہے کہ جارحی ماریسیلا کو کبھی سمجھ کر کھلاتا رہتا تھا۔ اور اب وہ ان کو مزید یقین دلانے کے درپے تھی۔

نہیں ایک طرف رکھتا گیا۔ اور پھر اچانک وہ ایک سرخ رنگ کی ڈائری دیکھ کر چونک پڑا جو نہ صرف سب سے نیچے موجود تھی بلکہ اُسے بیگ کے اندر اس طرح چھپا یا گیا تھا کہ اس کا صرف ایک سر باہر کو جھانک رہا تھا۔ اور یہ بھی شاید تالوں پر پڑنے والی گولیوں کے جھٹکے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ ورنہ یہ ڈائری اس خفیہ خانے میں بھی رہتی۔ اور عمران کو شاید یہ خیال بھی نہ آتا کہ اس چھوٹے سے بریف کیس میں بھی خفیہ خانہ ہو سکتا ہے۔ عمران نے ڈائری کو باہر کھینچا اور پھر اُسے کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ڈائری جیب میں ڈال لی۔ چند لمحوں بعد ماریسیلا مسکراتی ہوئی واپس آئی۔

"کچھ ملا پرنس بریف کیس میں سے" — ماریسیلا نے اشتیاق آمیز ہلچے میں پوچھا۔

"یہ جارحی تو بس عام سا پولیس مین ہی ثابت ہوا ہے۔ خشک سے کاروباری خطوط ہیں۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید محبت بھرے خطوط ہوں گے۔" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی وہ خشک اور سرد مزاج آدمی تھا۔ بالکل سیاٹ اور بے رنگ۔ لیکن اپنے کام میں ماہر تھا۔" — ماریسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ریڈ فلم جیسی بڑی تنظیم کی سربراہ ماریسیلا کو ڈیل کرنا ماہر کا ہی کام ہو سکتا ہے۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کھلونے بھی لا دیتا ہو گا۔ لیکن مس مارسیلا ہم ابھی ذہنی طور پر بوٹے نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم آپ کو کھلونے نہیں لا کر دے سکتے۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا، اور مارسیلا کا چہرہ مسرت سے
تمتھا اٹھا۔

”مم — مم — میں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں پرنس۔ یقین
کیجئے جب سے آپ سے ملاقات ہوئی ہے میں اپنے آپ کو بدلہ
سا محسوس کر رہی ہوں۔“ مارسیلا نے نظریں جھکاتے ہوئے
پیر کے انگوٹھے سے قالین کو کریدتے ہوئے کہا، اور عمران کا ہاتھ
بے اختیار اپنی کھوپڑی کی طرف بڑھ گیا۔

”اچھا مس مارسیلا۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب ہم بھی آرام
کیا رہتے ہیں۔ ویسے آپ ذرا حفاظتی نظام سے غافل نہ رہیں۔ ہو
آمین۔ ہے بارگم یہاں حملہ کرنے کی حماقت کر ہی بیٹھے۔“ عمران
نے فوراً ہی اسٹپتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مارسیلا کے ذہن
پر جذبات کی آندھی چھلانے لگی ہے۔ اس لئے وہ اسے مزید آگے
نہ بڑھانا چاہتا تھا۔ اور ویسے بھی اس نے ڈائری کا مطالعہ کرنا تھا اور
وہ یہ ڈائری بغیر کسی مداخلت کے دیکھنا چاہتا تھا۔

دردِ داندہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان جس کے کاندھے پر جدید
سب مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ اندر داخل ہوا۔ اور کمرے میں بیٹھا بارگم اسے
دیکھ کر چونک پڑا۔ اسے منشیات کے کارخانے سے آئے ہوئے
ایک گھنٹہ گزر چکا تھا اور اس نے یہاں آتے ہی یہاں کے انجانج
ٹیری کو تمام حالات بتا کر کارخانے کی حفاظت کے خصوصی انتظامات
کا حکم دے دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پرنس اور اس
کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے پورے ایکشن گروپ کو بھی اپنی
پہاڑیوں میں کال کر لیا تھا۔ اور ان کا انچارج بھی ٹیری کو ہی بنا دیا تھا۔
کیونکہ وہ ان پہاڑیوں اور اس طرف آنے والے تمام راستوں کے
چپے چپے سے بنجونی واقف تھا۔

”باس۔ تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اب وہ پرنس اور
اس کے ساتھی تو کیا پوڑیا کا بچہ بھی کارخانے تک زندہ نہیں پہنچ سکتا۔“

ہے۔ اب یہ جن بھوتوں کی طرح آجائیں تو اور بات ہے۔ کم از کم انہی
توان انتظامات سے بچ کر یہاں نہیں آسکتا۔ بارگم نے
کہا۔

اس کے ساتھ ساتھ باس میں نے مادام مارسیلا کے محل کی
طرف سے نیچے آنے والی سڑک پر بھی نگرانی کے لئے آدمی تعینات کر
دیئے ہیں تاکہ جیسے ہی وہ دہان سے نکلیں ہمیں اطلاع مل جائے۔
اور ہم ان کے شایان شان استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہو
جائیں۔ ٹیری نے کہا۔

”اس محل کا کوئی خفیہ راستہ ہے۔ جس کی مدد سے وہ اندر گئے
ہیں اور یقیناً وہ اس خفیہ راستے سے ہی باہر آئیں گے۔ اور یہ ضروری
نہیں ہے کہ خفیہ راستہ اسی سڑک پر نکلتا ہو۔“ بارگم نے
کہا۔

”اس کا انتظام بھی میں نے کر لیا ہے۔ نگرانی کا دوسرا دائرہ میں
نے گرین ہلز سے وارکس پہاڑیوں کی طرف آنے والے راستے پر
قائم کیا ہے۔ وہ جہاں سے بھی آئیں اور جس راستے سے بھی وہ کس
پہاڑیوں میں داخل ہونا چاہیں وہ اس دائرے کو ہر صورت میں کہ اس
نکریں گے۔“ ٹیری نے کہا۔

”ویری گڈ ٹیری ویری گڈ۔ تم نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں
کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم اس قدر باصلاحیت
آدمی ہو گے۔ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے بعد
میں تنظیم میں بہت بڑا عہدہ بھی بڑھا دوں گا اور تمہیں انعام بھی اتنا دوں

باس۔ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ریڈ پوائنٹ میں انتہائی جدید ترین
کمپیوٹرائزڈ حفاظتی سسٹم نصب ہے۔ اسے مکمل طور پر آن کر دیا گیا
ہے۔ تاکہ کسی طرح بھی کوئی غلط آدمی یا چیز اندر داخل نہ ہو سکے۔ اور
باس یہ بھی بتا دوں کہ جب سے میں یہاں کا انچارج بنا ہوں میں نے
یہاں دو خفیہ راستے بھی ڈھونڈ نکالے ہیں جن کا یہاں کے کاغذات
میں کوئی اندراج نہ تھا۔ یہ راستے بھی میں نے بند کرادیئے ہیں۔“
ٹیری نے جواب دیا۔

”خفیہ راستے۔۔۔ اور تو یہ جارحی کا کام ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ یہ
تم نے سب سے اچھا کام کیا ہے۔ ہو سکتا ہے جارحی نے مارسیلا
کو ان راستوں کے متعلق بتایا ہو اور وہ آج کل پرنس کے ہاتھوں
میں کھیل رہی ہے۔“ بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”آپ قطعی بے فکر رہیں باس۔ وہ کسی صورت اندر داخل نہیں
ہو سکیں گے۔ اور اگر ہو بھی جائیں تو ایک لمحے میں پکڑے جائیں
گے۔“ ٹیری نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

اور بارگم نے سر ہلا دیا۔ لیکن خفیہ راستوں کے متعلق سن کر اس
کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے جو ٹیری کی تسلی
دینے کے باوجود قائم تھے۔

”اور اس تمام نظام کی چابک ہم کنٹرول روم میں بیٹھ کر خود ہی کریں
گے۔“ ٹیری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ اور ہو بھی کیا سکتا

کہا کہ باقی عمر تم لارڈز کی طرح گزارو گے۔ بارگم نے خوش ہو کر کہا۔

"یقیناً یو باس۔ آپ میرے انتظامات سے خوش ہیں۔ میرے لئے اتنا ہی انعام کافی ہے۔ البتہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک گزارش کروں۔" ٹیری نے کہا۔
"اوہ۔ کیا بات ہے۔ کھل کر بتاؤ۔" بارگم نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ مجھے معلوم ہے آپ مس مارسیلا سے اپنی توہین کا انتقام لینا چاہتے ہیں۔ لیکن میں بھی مس مارسیلا کو ذاتی طور پر بیکہ پسند کرتا ہوں۔ اس لئے اگر آپ اپنا انتقام لینے کے بعد اسے زندہ میرے حوالے کر دیں تو یہ میرے لئے سب سے بڑا انعام ہو گا۔" ٹیری نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم بھی اس عرافہ کے عاشقوں میں سے ہو۔ تم بھی پتھے ہو۔ وہ چیز ہی ایسی ہے۔ لیکن میرا انتقام تو اس کی عبرت ناک موت سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے تمہیں اس کی لاش سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔" بارگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ یس باس۔ میں نے اس کی لاش کو کیا کرنا ہے۔" ٹیری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور بارگم بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو ٹیری۔ تم نے جس طرح ذمہ داری سے میرے احکامات کی تعمیل کی ہے۔ اور ریڈ پوائنٹ کی حفاظت اور دشمنوں کے خاتمے

کیلئے جس قدر دلچسپی سے کام لیا ہے اس سے میں بیحد خوش ہوں۔ اس لئے اب میں اپنا انتقام بھی تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ میرا وعدہ کہ مس مارسیلا کو تمہارے حوالے کر دیا جائے گا اس کے بعد تم جانو اور وہ۔" بارگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیری کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ گریٹ باس۔ آپ نے واقعی میری انتہائی حوصلہ افزائی کی ہے میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔" ٹیری نے سرست سے بھرپور لہجے میں کہا۔
"کوئی بات نہیں۔ میں اپنے آدمیوں کو اور خاص طور پر کام کرنے والے آدمیوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ لیکن ایک بات ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مارسیلا اس پرنس کے ساتھ آئے گی۔ اور جس طرح تم نے انتظامات کئے ہیں ایسی صورت میں تو اس کا خاتمہ اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی ہو جائے گا۔" بارگم نے کہا۔

"باس۔ میں آپ کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ میں بہر حال مارسیلا کو بچانے کی خاطر دشمنیوں کو کوئی گنجائش نہیں دے سکتا۔ اگر وہ دشمنوں کے ساتھ مرتی ہے تو دس بار مر جائے۔ میرا مطلب تو صرف اتنا تھا کہ اگر وہ کسی طرح زندہ بچھٹ نک جائے۔" ٹیری نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"دیوی گڈ ٹیری۔" دیوی گڈ۔ تم اپنی صلاحیتوں سے مجھے واقعی حیرت بہ لمحہ حیران کرتے جا رہے ہو۔ تمہاری اس بات نے میرے دل میں تمہاری قدر اور بڑھادی۔" بارگم نے اٹھ کر باقاعدہ ٹیری کے کاندھے پر تھیں بھرے انداز میں تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"یقیناً یو باس۔" ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب رات پڑ چکی ہے۔ اس لئے میرے خیال میں ہمیں کنٹرول روم میں چلنا چاہیئے۔“ بارگم نے کہا۔

”یس باس۔ آئیے۔“ ٹیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک دیوہیکل مشین نصب تھی۔ جس کے اوپر جہاز کی سکرین نصب تھی۔ اور یہ سکرین بے شمار چھوٹے بڑے خانوں میں بٹی ہوئی تھی۔

”میں نے ریڈ پوائنٹ کی تمام مشینیں بھی فی الحال بند کرادی ہیں۔ تاکہ ان کی آواز اور تھڑتھڑاہٹ سے بھی اس کے صحیح محل وقوع کا اندازہ نہ لگایا جاسکے۔“ ٹیری نے مشین کے سامنے موجود دو کرسیوں میں سے ایک کرسی کو ذرا پیچھے کھسکا کر بارگم کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور بارگم سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹیری نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین روشن ہوتے ہی اس کے ہر خانے میں سے مختلف مناظر نظر آنے لگ گئے اور ٹیری بارگم کو ان سب کے متعلق تفصیلات بتانے میں مصروف ہو گیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب یہ لوگ پنج کو کہیں نہیں جاسکتے۔“ بارگم نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

اور ٹیری مسکراتا ہوا ساتھ دالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح کرسی پر بیٹھا بھی نہ تھا کہ مشین سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں اُبھرنے لگیں۔ اور ٹیری اور بارگم دونوں ہی چونک پڑے۔ ٹیری نے جلدی

کے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو باس ٹیری۔ پوائنٹ ایون سے مار تھر بول رہا ہوں اور یہ آواز سنائی دے۔“

”یس۔ ٹیری اسٹنڈنگ یو اور۔“ ٹیری نے سخت ہلچے کہا۔

”باس۔ ہیلو بار کا جیگر فوری طور پر چیف باس بارگم سے ملنا چاہتا ہے اور۔“ مار تھر نے کہا۔

”لگ۔ لگ۔ کیا۔ کیوں۔ وہ کیوں ملنا چاہتا ہے اور۔“

”ای واقعی اس اطلاع سے بوکھلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تھڑتھڑا کر ایک دو بٹن دبائے تو ایک چھوٹی سکرین پر چھکا کہ سا ہوا اور یہ ایک منظر ابھر آیا۔ وہاں ایک کار نظر آ رہی تھی جس کے ساتھ ہیلو کا جیگر موجود تھا۔ اور ان کے گرد چار مسلح آدمی مشین گنیں اٹھائے ہوئے تھے۔ جیگر نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے۔ اس سے میری براہ راست بات کر او۔ یہ کیوں مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔“ خاموش بیٹھے ہوئے بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”چیف باس سے جیگر کی ٹرانسمیٹر پر بات کر او اور۔“ ٹیری

سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر منظر پر ایک نوجوان تھے ہاتھ میں پکڑا ہوا یہ قسم کا ٹرانسمیٹر جیگر کے حوالے کرتے دکھائی دیا۔

”ہیلو۔ میں جیگر بول رہا ہوں اور۔“ جیگر کی آواز مشین سے نکلی۔

بارگم سپیکنگ ادور۔۔۔ بارگم نے انتہائی کدخت ہے

میں کہا۔

”میں آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں، مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔

کہ میں بلیو بار سے فرار ہو گیا تھا۔ دراصل میں بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا۔

ورنہ میرا کوئی قصور نہ تھا۔ میں نے اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو

کوئی تحفظ نہیں دیا تھا۔ آپ نے جس طرح میرے قتل کا حکم دیا تھا۔

اس سے خوف زدہ ہو گیا تھا۔ میں آپ کے پیر کوہ چاہتا ہوں باس

میں جانتا ہوں کہ آپ سے معافی مانگنے بغیر آئیں لینڈ میں زندہ نہیں

سکتا۔ میں نے جب تک سے بات کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ آپ دیر

پہاڑیوں میں گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں یہاں آپ کی تلاش میں آیا۔

ان لوگوں نے مجھے روک لیا۔ یہ مار کفر مجھے جانتا ہے اس لئے میں

اُسے ساری بات بتادی اُس نے آپ سے بات کرائی ہے۔

باس بارگم آپ عظیم آدمی ہیں۔ آپ یقیناً مجھے معاف کر دیں گے۔

وعدہ کرتا ہوں کہ تمام عمر آپ کے حکم سے کبھی سرتابی نہیں کروں گا اور

کا اور۔۔۔ جیکو کے لہجے میں انتہائی انکساری اور گڑگڑاہٹ

تھی۔

”یہ تمہیں اچانک معافی مانگنے کا خیال کیسے آگیا جیکو اور“

بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا چہرہ تبارک تھا کہ

کی یہ انکساری اور گڑگڑاہٹ سے اس کی انا کو بے حد تسکین

پہنچی ہے۔

”باس۔ اس وقت تو میں جان کے خوف سے فرار ہونے پر مجبور

ہوں۔

چھوٹا تھا۔ اور پھر میں کسی چوہے کی طرح ایک بل میں پھپھاناؤت سے

کھپتا رہا۔ میرا ایک ایک سانس خوف سے لبریز تھا مجھے ہر لمحے

پ کے قدموں کی گونج اپنے سر پر سنائی دیتی تھی۔ اور میرا دل خشک

پنے کی طرح بار بار کانپ اٹھتا تھا۔ آخر میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کے

خون میں گم ہو کر معافی مانگ لوں۔ ویسے بھی اب تک آپ کو میری

بے گناہی کا علم ہو گیا ہو گا میں نے اس پرنس اور اس کے ساتھیوں

کو نہیں چھپایا تھا۔ میرا ان سے کوئی تعلق واسطہ بھی نہ تھا۔ یہ ضرور سے

میں نے اس کو چکر دے کر اس سے رقم لے لی تھی۔ لیکن میں نے

سے کوئی سہارہ دی نہ کی تھی۔ اور نہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ وہ تو

میں لوگ ہیں بہر حال ان کا خاتمہ آپ نے کر ہی دینا ہے۔ میں نے

میں رہنا ہے۔ میں آپ کے دشمنوں کو کیسے پناہ دے سکتا تھا۔

بچے میں نے ہر لمحہ مرنے سے یہ بہتر سمجھا کہ آپ کے پاس پہنچ

راپنے آپ کو مرنے کے بعد اس کے بعد آپ میری قسمت کا

فیصلہ کریں مجھے منظور ہے۔ ویسے مجھے یقین تھا کہ آپ پرانے

حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھ پر رحم ضرور کریں گے اور“

نے پہلے سے زیادہ مہنت بھرے لہجے میں کہا۔

اور اسے جیکو۔ مجھے تمہارا ہی انکساری پسند آتی ہے۔ اور یہ بھی

واقعی معلوم ہو گیا تھا کہ تم سے ان لوگوں کو پناہ نہیں دی۔ ورنہ

پنے بل میں بھی سلامت نہ بچتے۔ جاؤ۔ میں نے تمہیں معاف کر

ہے۔ تم نے اس پرنس سے جو رقم لی ہے۔ اس سے اپنا

دوبارہ دوبارہ شروع کر دو اور“۔ بارگم نے بڑے شامانہ

لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو باس۔ تھینک یو۔ آپ کے ان الفاظ نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے۔ میں ہمیشہ آپ کا احسان مند رہوں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ باس میں ایک خاص بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات مادام مارسیلا سے متعلق ہے اگر آپ اجازت دیں تو وہ جیگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مارسیلا کے متعلق تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ یہی کہ وہ پرنس کے ساتھ ہے۔ یہ مجھے معلوم ہے اور دیکھنا کہ چند گھنٹوں بعد اسے اس کی اس غداری کی کیسے عبرت ناک سزا ملتی ہے اور۔۔۔" بازگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں باس۔ ایک اور بات ہے۔ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ پولیس کمشنر جارجی میرا کتنا گہرا دوست تھا۔ اور مارسیلا اس کی عورت تھی۔ پولیس کمشنر جارجی ریڈ فلیم کے منشیات ولس کے کارخانے کا خفیہ ایندراج تھا۔ میرا مطلب ریڈ پوائنٹ سے ہے۔ اس نے مجھے بار بار ایک کاغذ دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ریڈ پوائنٹ سے متعلق ہے۔ اور انتہائی اہم کاغذ ہے۔ مارسیلا مجھ سے یہ کاغذ مانگ رہا ہے۔ لیکن میں اُسے اس کی ہوا بھی نہیں لگنے دینا چاہتا۔ کیونکہ اس کاغذ میں ریڈ پوائنٹ میں داخلے کے لئے چار خفیہ راستوں کا تفصیل ذکر ہے۔ جو میں نے ایک مخصوص کوڈ میں درج کئے ہیں۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اگر کبھی میں اچانک مرجاؤں یا مارڈالا جاؤں تو تم یہ کیگم لارڈ سیکشن تک پہنچا دینا اور ساتھ ہی اس نے مجھے اس کوڈ کوڈ

کیگم کے متعلق بھی سمجھا دیا تھا تاکہ میں لارڈ سیکشن کو یہ سمجھا دوں۔ اس کا کہنا تھا کہ لارڈ سیکشن ہی خفیہ طور پر اس ریڈ پوائنٹ کا سرپرست ہے۔ بلکہ فنا سر ہے۔ چنانچہ وہ کاغذ میں نے سنبھال کر رکھ لیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں جس کوٹھی میں چھپا ہوا تھا۔ وہاں مارسیلا کا فون آگیا۔ میں نے اس سے حیرت سے پوچھا بھی کہ میرے اس فون نمبر کا اُسے کیسے علم ہوا تو اس نے مجھے بتایا کہ جارجی نے اُسے ایک بار تین چار نمبر دیتے تھے کہ میری موت کے بعد تم جیگر سے مل کر اس سے میرا ایک اہم کاغذ لے لینا۔ اور یہ نمبر بھی ان نمبروں میں شامل تھا۔ اور یہ بات درست بھی تھی کیونکہ میری موجودہ جگہ کا علم جارجی کو تھا۔ مارسیلا نے مجھے کہا کہ جارجی نے تمہیں ایک کاغذ دیا تھا جس میں ریڈ پوائنٹ کے چار خفیہ راستوں کا ذکر ہے۔ اور ان میں سے دو راستے تو مجھے معلوم ہیں لیکن دو کا علم نہیں ہے۔ اس لئے وہ کاغذ اس کے حوالے کر دیا جائے۔ میں نے جب مزید تفصیل کریدی تو باس مجھے پتہ چلا کہ مارسیلا آپ سے غداری کر رہی ہے اور وہ ان خفیہ راستوں کے ذریعے ریڈ پوائنٹ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے تو انکار کر دیا کہ میرے پاس ایسا کوئی کاغذ نہیں ہے۔ لیکن وہ مجھے دھمکیاں دینے لگی۔ چنانچہ میں نے فوری فیصلہ کیا کہ آپ سے معافی بھی مانگی جائے اور یہ کاغذ بجائے لارڈ سیکشن کے حوالے کرنے کے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ میں آپ کا وفادار ہوں اور۔۔۔" جیگر نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔

سنو۔۔۔ بارگم نے اس کے دروازے تک پہنچتے ہوئے کہہ

”یس باس۔۔۔ ٹیری نے فوراً ہی مڑ کر پوچھا۔

”یہاں سے میک اپ چیکنگ مشین ساتھ لے جاؤ اور اس جگہ

کی اچھی طرح چیکنگ کر دو۔ اگر یہ میک اپ میں نہ ہو۔ تو پھر اس کی مکمل

تکاشی لو۔ اور اس کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور اس کے

ہاتھ پیر باندھ کر اسے اپنے ساتھ یہاں لے آؤ۔۔۔ بارگم نے

کہا۔

”اور کے باس۔ ایسا ہی ہوگا۔“ ٹیری نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔ اور مڑ کر باہر چلا گیا۔ بارگم دو بارہ سکریں کی طرف متوجہ ہو

گیا۔ جہاں مارٹن اور اس کے ساتھیوں کے درمیان جیگر ابھی تک

صاف نظر آ رہا تھا۔

”وہ کاغذ کہاں ہے اور۔۔۔“ بارگم نے تشویش بھرے

لہجے میں کہا۔

”میرے پاس موجود ہے باس اور۔۔۔“ جیگر نے جواب

دیا۔

”تم یہ کاغذ مارٹن کے حوالے کر دو۔ یہ میرے پاس پہنچ جائے گا

اور۔۔۔“ بارگم نے کہا۔

”یس باس۔۔۔ لیکن یہ مخصوص کوڈ میں ہے۔ اس لئے آپ

اسے سمجھ نہ سکیں گے۔ اس لئے میرا بذات خود آپ کو سمجھانا ضروری

ہے۔ آپ مجھے کہیں گا کوئی وقت دے دیں۔ کاغذ میں ابھی مارٹن کو

دے دیتا ہوں۔ سمجھانے کے لئے کوئی وقت دے دیں تاکہ میں

پوری طرح اپنے فرض سے آزاد ہو جاؤں اور۔۔۔“ جیگر نے

جواب دیا۔

”تم کاغذ مارٹن کو دو اور۔۔۔“ بارگم نے کہا۔ اور پھر اس نے

سکریں پر دیکھا کہ جیگر نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اسے مارٹن

کے حوالے کر دیا۔

”میں نے دے دیا ہے باس اور۔۔۔“ جیگر نے جواب دیا۔

”اور کے۔ تم وہیں دیکو گے۔ جیب تک میں مزید احکامات نہیں

دوں گا اور۔۔۔“ بارگم نے کہا اور ٹیری سے مخاطب ہوا۔

”تم خود جا کر یہ کاغذ مارٹن سے لے آؤ۔۔۔“ بارگم نے کہا۔

”یس باس۔۔۔“ ٹیری نے کسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور

کنٹرول روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کہ اس کمزور کے جنگل میں پہنچا اور پھر اس نے ٹائیگر کو وہیں چھوڑا اور خود
جھپ لے کر دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک کی طرف روانہ
ہو گیا۔

"پرنس۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔" مارسیلا جواب تک
خاموش بیٹھی تھی سے جب راجہ نہ جاسکا تو وہ پوچھ ہی بیٹھی۔
"ایسی جگہ جہاں ہم دونوں کے علاوہ تیسرا کوئی نہ ہو۔" عمران
نے بڑے رومانی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا
کھٹکھٹ کر ہنس پڑی۔
"لیکن یہ آپ کے باڈی گارڈ۔" مارسیلا نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ تو ہمارے باڈی گارڈ ہیں مس مارسیلا۔ یہ کراٹا کاتین
کے شاگرد ہیں۔ میں انہیں اپنے سے جدا نہیں سمجھتا۔" عمران
نے سر ملا تے ہوئے جواب دیا۔
"کراٹا کاتین۔ وہ کیا ہوتے ہیں۔" مارسیلا نے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ ان فرشتوں کے نام ہیں جو ہر انسان کے کاندھوں پر چڑھ
کر بیٹھے رہتے ہیں اور اس کے گناہ اور ثواب کے کاموں کو
اپنے رجسٹر میں درج کرتے رہتے ہیں۔ یہ جوزف اور جونا بھی اس
انہی کے شاگرد ہیں یہ مداخلت نہیں کرتے۔ صرف ہمارے افعال
کو چیک کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ قبلہ والد صاحب شہنشاہ ڈھمپ
کو رپورٹ دے سکیں۔" عمران نے منہ بندتے ہوئے

سیاہ رنگ کی بڑی سی جیپ خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت
سے باہر جانے والی سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ
پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر بھی سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔
لیکن جوتیوں کے بار اس کے گلے میں موجود تھے۔ اور چہرہ پر بھی میک اپ
وغیرہ نہ تھا۔ اس کے ساتھ مارسیلا بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے بھی سیاہ
رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ پچھلی سیٹ پر جوزف اور جونا بھی خاک
یونیفارم کی بجائے گہرے سیاہ رنگ کے چست لباس میں ملبوس
بیٹھے تھے۔ یہ جیپ عمران نے ٹائیگر کو میک اپ میں بھیج کر ایک
کمرے کی کمپنی کے ذریعے فوری طور پر حاصل کی تھی۔ اور عمران کے
حکم پر ٹائیگر یہ جیپ لے کر جھیل سے شہر جانے والے راستے کی
بجائے جھیل کی اسی طرف موجود چھوٹے سے جنگل میں لے آیا تھا۔ اور
عمران اپنے ساتھیوں سمیت اُسی غنیہ راستے سے نکل کر جھیل کو پہنچے۔

کہا۔ اور مارسیلا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
 "تو ظاہر ہے ان کی رپورٹ تو آپ کے خلاف ہی ہوگی۔
 ہزار ہائی نس شہنشاہ ڈھمپ اس بار سے میں کیا اقدام فرمائیں گے؟
 مارسیلا نے ہنستے ہوئے کہا۔
 "رپورٹ اور خلاف — کیا مطلب؟ — عمران نے

حیران ہو کر پوچھا۔
 "مم — مم — میرا مطلب ہے جہاں میں اور آپ اکیلے
 ہوں گے تو۔ اوہ۔ اب میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ — مارسیلا نے
 بڑی طرح شرماتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس میں شرمانے والی کون سی بات ہے۔ ہم آپ کو
 لطیفے سنائیں گے۔ اور آپ ہنستی رہیں گی۔ ہمیں بہت سے لطیفے
 یاد ہیں۔ لیکن چونکہ ہم پرنس ہیں اور کسی دوسرے کے سامنے
 پرنس کا لطیفہ سنانا پردہ ڈھکول کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم ایسی جگہ
 جا رہے ہیں جہاں ہم اطمینان سے آپ کو لطیفے سنائیں اور جہاں تک
 یہ خیال ہے۔ لطیفے سنانے میں تو نہ شرمانے والی کوئی بات ہے
 نہ کوئی ایسی بات کہ قبلہ شہنشاہ ڈھمپ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔"
 عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور مارسیلا حیرت سے منہ کھولے
 عمران کو دیکھتی رہ گئی۔

"تو — تو آپ مجھے لطیفے سنانے کے لئے جا رہے
 ہیں؟ — مارسیلا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔
 "ظاہر ہے؟ — عمران نے کہا۔ اور مارسیلا نے ہونٹ

چباتے ہوئے منہ جھکا لیا۔ اس کے چہرے پر بیک لخت مایوسی کے
 آثار نمودار ہو گئے تھے۔ عمران دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔
 جیب خاصی رفتار سے شہر سے باہر جانے والی سڑک پر دوڑ رہی
 تھی۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد ہی وہ شہر کو پیچھے چھوڑتی ہوئی نزدیکی
 قصبے کے قریب پہنچ گیا۔ قصبے میں داخل ہونے سے پہلے عمران
 نے جیب کو دائیں ہاتھ پر جانے والی ایک تنگ سی سڑک پر موڑ دیا۔
 "اوہ پرنس۔ یہ سڑک تو دیوان اور پرانے کھنڈرات کی طرف
 جاتی ہے۔ ادھر تو کوئی نہیں جاتا۔" مارسیلا نے چونک کر
 کہا۔

"اس لئے تو ادھر جا رہے ہیں تاکہ بغیر کسی مداخلت کے ہم آپ
 کو اطمینان سے لطیفے سناسکیں۔ مس مارسیلا۔ ایک استاد نے
 کلاس میں موجود لڑکوں کو بتایا کہ براعظم ایشیا کی آبادی دوا رب ساٹھ
 کروڑ ہے۔ تو ایک بچے نے فوراً کھڑے ہو کر کہا: "جناب اس میں
 ایک کا اور اضافہ کر لیں۔ آج ہی میرا بھائی پیدا ہوا ہے۔"
 عمران نے کہا۔

اور مارسیلا اس طرح ہنسی جیسے وہ مجبوراً ہنس رہی ہو۔ کیونکہ یہ
 گھسا پٹا لطیفہ وہ بچپن سے ہی سنتی آرہی تھی۔
 "میرے خیال میں آپ کو آبادی میں اضافہ شاید پسند نہیں آیا"
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو پرنس۔ یہ بات نہیں۔" مارسیلا نے فوراً چونک کر جواب دیا۔

۲۴۶
 "تو پھر شاید آپ سوچ رہی ہوں کہ یہ اضافہ آپ کو کرنا چاہیے تھا۔"
 عمران نے کہا۔ اور اس بار مارسیلا کھٹکھٹا کر ہنس پڑی۔
 "پرنس۔ آپ نے براعظم ایشیا کے متعلق لطیفہ سنایا ہے۔
 جب کہ میں براعظم ایشیا میں نہیں رہتی۔" مارسیلا نے
 مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ حامی بھر لیں تو آپ کو براعظم ایشیا تک جانے کا کوئی ہم
 دے سکتے ہیں۔ ویسے بھی ہماری ریاست ڈھمپ براعظم ایشیا
 میں ہی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کا
 یہ فقرہ سن کر مارسیلا کی آنکھوں میں بے اختیار چمک اُبھر آئی۔
 "اوہ پرنس۔ میری یہ قسمت کہاں۔ میں تو ایک ادنیٰ اسی عورت
 ہوں۔" مارسیلا نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ آبادی میں اضافے کے لئے ادنیٰ اعلیٰ کی تو کوئی
 تفریق اشرمیاں نے نہیں رکھی۔" عمران نے سنجیدہ لہجے
 میں کہا۔

"اوہ اوہ پرنس۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے۔ اوہ میں کس قدر
 خوش قسمت ہوں۔ آہ۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔" مارسیلا
 کا چہرہ مسرت کی انتہا سے پھر کئے لگا تھا۔

"بالکل ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ ہماری ریاست کا
 قانون ہے کہ دہان کوئی عورت شوہر کا انتخاب خود نہیں کر سکتی۔ اور نہ
 ہی کسی مرد کو اس کی اجازت ہے۔ مرد اور عورت جو شادی کرنا
 چاہیں وہ ہماری ریاست کی وزارت شادی کو درخواستیں دیں۔ اس

کے بعد ان ساری درخواستوں کو اکٹھا کر کے شہنشاہ کے سامنے
 رکھا جائے گا۔ ایک طرف شادی کی خواہشمند عورتوں کی درخواستیں
 اور دوسری طرف شادی کے خواہش مند مردوں کی درخواستیں۔ اعلیٰ
 حضرت شہنشاہ آنکھیں بند کر کے عورتوں والی درخواستوں کو الٹ
 پلٹ کر کے ایک درخواست اٹھائیں گے۔

اور پھر اسی طرح مردوں والی درخواستوں کو الٹ پلٹ کر کے ایک
 درخواست اس میں سے اٹھائیں گے اور اس کا مطلب ہو گا کہ اس
 عورت کی شادی اس مرد سے ہو گی اور لانا ہو گی۔ مرد اور عورت
 احتجاج نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ آپ کی شادی ہماری
 ریاست کے کسی جمعدار سے ہو جائے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
 آپ سے ملنے کے بعد شہنشاہ خود ہی اپنی درخواست چپکے
 سے ڈھیر میں رکھ کر اٹھالیں اور اس طرح آپ شہنشاہ کے حرم
 میں داخل ہو جائیں۔" عمران نے بڑی سنجیدگی سے وضاحت
 کرتے ہوئے کہا۔

"گگ۔ گگ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے یعنی کہ عورت
 اور مرد کی مرضی کے بغیر۔" مارسیلا کا چہرہ حیرت سے مجسم
 سوالیہ نشان کی شکل اختیار کر گیا۔

"ہمارے ہاں ہی تصور ہے کہ عورت اور مرد کا رشتہ آسمانوں
 پر طے ہوتا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت شہنشاہ اسی لئے تو آنکھیں بند
 کر لیتے ہیں تاکہ آسمانوں پر طے شدہ فیصلے سامنے آجائیں۔"
 عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔۔۔ اگر گستاخی نہ سمجھی جائے تو میں ایک سوال کہوں"
مارسیلا نے چونک کر پوچھا۔

"سوال بذریعہ سیکرٹری ہو سکتا ہے۔ سیکرٹری"

عمران نے یک لمحت تیز لہجے میں کہا۔

"یس پرنس۔۔۔ جوزف نے جلدی سے کہا۔

"مس مارسیلا کا سوال سنو۔ اور پھر مع جواب کے ہم تک پہنچا دو۔ تاکہ ہم وہ جواب تمہیں واپس کر دیں۔ اور تم اسے مس مارسیلا تک پہنچا دو۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس پرنس۔۔۔ سوال کیا ہے مس مارسیلا"

جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"س۔۔۔ سوال ہے کہ کیا پرنس میرے ساتھ شادی کی

درخواست دیں گے۔ میرا مطلب ہے جب میں درخواست دوں

تو کیا پرنس بھی درخواست دیں گے۔" مارسیلا نے رک

رک کر کہا۔ اس کا چہرہ تیار ہوا تھا کہ وہ یہ سوال اب مجبوراً کہہ رہی ہے۔

حالانکہ عمران کے اس بذریعہ والے اصول بتانے کے بعد اس کا

دل سوال کرنے کو نہ چاہ رہا تھا۔ لیکن شاید اسے خطرہ تھا کہ اب

سوال نہ کہنا کہیں گستاخی میں شامل نہ ہو جائے۔

"پرنس۔۔۔ مس مارسیلا کا سوال ہے کہ کیا پرنس اس کے

ساتھ ہی شادی کی درخواست دیں گے۔ اور پرنس اس کا جواب

ہے کہ پرنس کی ابھی شادی کی عمر نہیں ہوئی۔ ابھی تو پرنس کی عقل

داڑھ نہیں ٹوٹی۔ اس لئے پرنس ابھی عقلمند ہیں اور شادی عقلمندوں

کا کام نہیں ہوتا۔" جوزف نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جوزف کی بات سن کر مارسیلا نے بے اختیار ہونٹ پھینچ لئے۔

"تمہارا جواب غلط ہے سیکرٹری۔ اس لئے بطور سہرا نہ تمہاری

اس ماہ کی آدھی تنخواہ ضبط۔" عمران نے غزاتے ہوئے

کہا۔ اور عمران کی بات سن کر مارسیلا کا چہرہ ایک بار پھر کھل

اٹھا۔

"اوہ پرنس۔ میں نے تو اپنی عقل کے مطابق جواب دیا ہے۔ مجھ

پر رحم کیا جائے۔" جوزف نے گھگھکیاتے ہوئے کہا۔

"عقل۔۔۔ تو تم پرنس کے مقابلے میں عقل کا دعویٰ کر رہے

ہو۔ باقی آدھی تنخواہ بھی ضبط۔" عمران کی غراہٹ اور زیادہ بڑھ

گئی۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے سزا قبول ہے پرنس۔" جوزف

نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اب ہماری طرف سے مس مارسیلا کے سوال کا جواب دے

دو کہ ہم پرنس ہیں اس لئے پرنس کے لئے درخواست دینا ضروری

نہیں ہوتا۔ ہم بغیر درخواست دیئے بھی شادی کر سکتے ہیں"

عمران نے کہا۔ اور مارسیلا کا چہرہ ایک بار پھر امید کی روشنی

سے جگمگا اٹھا۔

"اوہ اوہ پرنس۔ آپ نے میری بے حد عزت افزائی کی ہے۔

میں آپ کی ممنون ہوں۔" مارسیلا نے مسرت سے

ایک بار پھر مانہ بڑھ گئی۔ اب اتنی عقل تو اس میں بھی تھی کہ اس لطیفے کو سنانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

"لیکن پرنس۔ ابھی تو آپ فرما رہے تھے کہ پرنس کو شادی کی درخواست دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔" مارسیلا نے کہا۔

"نہم نے درست کہا ہے۔ کیونکہ درخواست تو وہ دے دے جس کی دی ہو سکتی ہو۔ پرنس کے لئے شادی کہ نا کوئی مشکل نہیں ہوتا اس لئے درخواست دینے بغیر ہی ہم شادی کر سکتے ہیں کیوں سیکرٹری نے کہا۔"

"پرنس۔ بشرطیکہ کوئی لڑکی یہ ثابت کر دے کہ وہ دنیا کی حق ترین لڑکی ہے۔" جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حق ترین لڑکی۔ کیا مطلب؟" مارسیلا نے چونکا کر پوچھا۔

"سیکرٹری۔ جس مارسیلا احمق ترین کا مطلب پوچھ رہی ہیں۔ لے کیا مطلب ہوا؟" عمران نے چونکا کر جوزف سے پوچھا۔

"اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے پرنس۔ کہ میری آئندہ ماہ کی بھی ضبط۔" جوزف نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔ اور اس نے بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اندازہ تم نے کیسے لگا لیا؟" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

بڑی طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے خیال میں پہلا لطیفہ اب آپ کو پسند آ گیا ہو گا۔ اس لئے اب ہمیں دوسرا لطیفہ سنا دینا چاہیے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر شاید اس خیال سے ہی مسرتوں کے گلاب کھلے جا رہے تھے کہ بالواسطہ طور پر عمران نے اُس کے ساتھ شادی کا عندیہ دے دیا تھا۔

"دوسرا لطیفہ ایسے ہے کہ ایک استاد نے شاگرد سے پوچھا۔ کہ شہزادے بیوی کو کیا کہتے ہیں۔ تو شاگرد نے جواب دیا۔ کہ شہزادی اور استاد نے اپنے شاگرد کا کان پکڑ کر زور سے ایک بھپٹ مارا اور کہنے لگا کہ احمق ہمیں آج تک پتہ ہی نہیں چلا کہ شہزادے کی بیوی شہزادی نہیں ہو سکتی۔ شاگرد بھی خاموش رہا۔ اس نے پوچھا وہ کیسے۔ تو استاد نے اُسے سمجھایا کہ شہزادہ کہتے ہیں

بادشاہ کے بیٹے کو۔ اور شہزادی کہتے ہیں بادشاہ کی بیٹی کو۔ اور اس لئے شہزادہ اور شہزادی بھائی بہن ہو گئے۔ اور بھائی بہنوں کی شادی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے شہزادے کی بیوی شہزادی نہیں ہو سکتی۔ البتہ اس کی بہن ہو سکتی ہے۔ اس پر شاگرد نے پوچھا تو پھر شہزادے کی بیوی کون ہوتی ہے۔ تو استاد نے اُسے ایک اور بھپٹ مارا اور کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں تم سے پوچھتا ہی کیوں؟" عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور مارسیلا کے چہرے پر موجود چمک

"یہ تو جارجی سے پوچھنا پڑے گا۔ اور جارجی مر چکا ہے۔ اور شادی کے سلسلے میں کسی روح کو بلافا تو اور بھی زیادہ بدشگونی کی بات ہے۔ اس لئے فی الحال تو ہم اس کی روح کو نہیں بلا سکتے۔" — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر پرنس یہ ٹرانسمیٹر کس قسم کا ہے۔ اس نے کیسے یہ آوازیں کیج کر لی ہیں؟" — ماریسیلا نے کہا۔

"یہ بدشگونی دور کرنے والا ڈبہ ہے جس میں ماریسیلا ابھی آپ دیکھیں گی کہ بدشگونی کیسے دور ہوتی ہے۔ ہم اسے ڈھمپ سے ہی ساٹھ لائے تھے۔ یہ ٹائیگر کی تحویل میں رہتا ہے۔ اور ٹائیگر نے ہمارے طلب کرنے پر اسے ہم تک پہنچایا ہے۔ آپ کو چند لمحے مزید یہاں رکھنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہم آگے بڑھ جائیں گے۔ اور کھنڈرات والی بدشگونی دور ہو جائے گی۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ماریسیلا نے اس طرح ہونٹ پھینچ لئے جیسے اُسے کسی بات کی بھی سمجھ نہ آتی ہو۔ لیکن ظاہر ہے وہ اس بات سے ڈرتی تھی کہ کہیں زیادہ سوالات پوچھنا بھی پرنس کی توہین نہ سمجھی جائے۔ اور اس کی مستقبل کی ساری

میدیں ریت کا ڈھیر بن کر رہ جائیں۔ عمران کی طرف سے عندیہ دینے کے بعد سنا نے اس نے ا۔ بنے حسین مستقبل کے کیسے کیسے نقشہ ذہن میں بنائے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد سرخ بلب بجھ گیا۔ اور اس کے ساتھ زرد رنگ کا تیسرا بلب تیزی سے جلنے لگا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ اس نے ڈبے پر لگے ہوئے بٹن آف کئے۔ اور اُسے پھیلنے کی

"ہیلو۔۔۔ میں جیگر بول رہا ہوں اور۔۔۔ ایک آواز ڈبے میں سے نکلی اور ماریسیلا چونک پڑی۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھ کر ڈبے پر لگا ہوا ایک اور بٹن دبا دیا۔

"بارگم سپیکنگ اور۔۔۔" بارگم کی کمرخت آواز سنائی دی اور اس بار ماریسیلا جبری طرح چونک پڑی۔ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اب بارگم اور جیگر کے درمیان ہونے والی گفتگو اس ڈبے سے جو یقیناً ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا واضح طور پر سنائی دینے لگی۔ عمران خاموشی سے کھڑا ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنتا رہا۔ جب اس گفتگو میں جارجی اور

ماریسیلا کا ذکر آیا تو ماریسیلا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھنے لگی۔ جیسے پوچھ رہی ہو کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

گفتگو کے اختتام کے ساتھ ہی سبز بلب بجھ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی سرخ بلب جل اٹھا۔ اب یہ ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ اب آپ بول سکتی ہیں جس میں ماریسیلا۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے ماریسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے پرنس۔ میں تو بلیو بار کے جیگر کو صرف نام سے جانتی ہوں۔ میں نے تو کبھی اس کی شکل بھی نہیں دیکھی پھر یہ سب جھوٹ کیوں بولا جا رہا ہے۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ جارجی اس قدر اہم کام اس جیگر کے حوالے کر دے؟" — ماریسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

لے جے جب اس نے اُسی دیوار کے درمیان ایک راستہ بنے

ڈلبتے ہوئے کہا۔

”خاکہ — کیا خاکہ۔ یعنی ریڈ پوائنٹ کا اندرونی نقشہ۔ لیکن آپ تو کبھی اندر گئے نہیں پھر.....“ — مارسیلا کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت کی شدت سے پھیلنے لگ گئیں۔

”دیکھئے مس مارسیلا۔ مسلسل اور بار بار حیرت کے جھٹکے لگنے سے انسان کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ اور اعصابی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے برائے کرم ہمارے ساتھ رہتے ہوئے آپ یہ بار بار حیرت سے آنکھیں نہ پھیلائیے۔ دیے بھی آپ کی آنکھیں خاصی موٹی ہیں جو ہماری ریاست میں حس بھی جاتی ہیں اس لئے بس آپ کام کیجیے۔ حیران مت ہوتی رہیے“ — عمران نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

”جی۔۔۔ بہتر۔ لیکن پرنس میں کیا کمزوری ہے۔ آپ جس انداز میں کام کرتے ہیں میری تو سمجھ میں ہی نہیں آتا آخر ان سب باتوں کا آپ کو پہلے سے علم کیسے ہو جاتا ہے“ — مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”ہم نے ایک انتہائی بوڑھے سائنسدان سے اپنی کھوپڑی ایک خاص پوزہ فٹ کرایا ہوا ہے۔ بس یہ اسی پوزے کی کراٹا مار رہے ہیں۔ وہ ہمیں پہلے سے سب باتوں سے آگاہ کر دیتا ہے۔ ویسے ہم اس نامراد پوزے کے ہاتھوں بے حد تنگ ہیں۔ کیونکہ یہ پوزہ اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔ جب اس کا جی چاہتا ہے یہ کام شروع کر دیتا ہے اور ہم نجومی۔ جادوگر دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اور جب اس

پسند نہیں ہے۔“ — عمران نے منہ بند ہوتے ہوئے کہا۔

سرننگ مختلف موڑ کاٹتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ تنگ ہونے کے باوجود اس میں ہوا کی آمد و رفت کا خاصا معقول انتظام محسوس ہوتا تھا۔ کیونکہ گہرائی میں اترنے کے باوجود ابھی تک انہیں سانس لینے میں کوئی تنگی محسوس نہ ہوئی تھی۔ کافی دور چلنے کے بعد اچانک سرننگ ایک جگہ جا کر ختم ہو گئی۔ سامنے ایک بڑی سی اور ناقابل تقسیم قسم کی ٹھوس چٹان نے سرننگ کا راستہ بند کر دیا تھا۔ عمران نے نظر کر جو زف اور جوانا کی طرف دیکھا تو جو زف نے جلدی سے اپنے کاندھے پر لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر عمران کی طرف بٹھا دی۔ جب کہ جوانا نے اپنے کاندھے سے لٹکی ہوئی دو سری مشین گن مارسیلا کی طرف بٹھا دی۔

”مس مارسیلا — کیا آپ بارگم سے انتقام لینا چاہتی ہیں۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں مارسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ لیں پرنس۔۔۔ اگر ایسا ہو جائے تو یقین کیجیے میری روح کو سکون مل جائے گا“ — مارسیلا نے فورا ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تو سنئے۔ ہم آپ کو یہ موقع دینا چاہتے ہیں۔ ادھر دیکھئے۔ ہم گرد آلود دیوار پر آپ کو خاکہ بنا کر بتاتے ہیں۔ اگر آپ نے اس خاکے پر پورا پورا عمل کیا تو آپ آسانی سے بارگم سے انتقام لینے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اور اگر آپ نے اس سے انحراف کیا تو پھر آپ کی اپنی قسمت“ — عمران نے ٹاپرچ کی روشنی دیوار پر

گا۔ "مارسیلا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہ دیکھیے۔ اس کمرے سے گزر کر آپ اس راہداری میں پہنچیں گی۔ اور اس راہداری کے اختتام سے پہلے دائیں طرف جانے والی راہداری آجائے گی۔ جس کی دائیں دیوار کے درمیان میں ایک تنگ سا راستہ ایک اندھے شیشے کے دروازے پر جا کر ختم ہو گا۔ تم نے اس دروازے کے مینڈل کو پکڑ کر پہلے تین بار نیچے کی طرف اور پھر ایک بار اوپر کی طرف کرنا ہے۔ اس طرح دروازہ کھل جائے گا۔ اور تم اطمینان سے مشین روم میں داخل ہو جائے گی۔ اندر ایک ایسی مشین تم نے تلاش کر لی ہے جس کے اوپر نیلے رنگ کے مانع سے بھرا ہوا ایک بڑا سا جار الٹا ہوا ہو گا۔ اس مشین کے نیچے کی طرف ایک سرخ رنگ کا مینڈل ہو گا۔ تم نے اس مینڈل کو پوری قوت لگا کر باہر کھینچنا ہے اور پھر چھوڑ دینا ہے۔ اس کے بعد تم نے اسی راستے سے واپس یہاں آ جانا ہے۔ اور بس۔ تمہارا کام ختم۔ اس کے بعد ہمارے دوسرے سائیکلوں کا کام شروع ہو جائے گا۔ اور پھر بارگم سے تم اطمینان سے انتقام لے سکو گی۔" — عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گئی پرنس۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اپنے مشن میں ضرور کامیاب رہوں گی۔ لیکن کیا ان راستوں پر کوئی پہرہ نہ ہو گا؟"

مس مارسیلا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ ہو بھی سکتا ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مس مارسیلا میں اتنی صلاحیتیں ضرور موجود ہیں کہ وہ ان سے نمٹ کے ایک بات۔

کا موڈ نہ ہو تو کام بند کر دیتا ہے۔ اور ہمیں اپنا نام بھی یاد نہیں رہتا۔ لیکن اس بوڑھے سائنسدان سے ایک غلطی ہو گئی کہ اس نے حضرت عزرائیل کے کام کرنے کے طریقوں پر ریسرچ شروع کر دی۔ اور پہلا تجربہ ہی ناکام رہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بوڑھا سائنسدان بڑے سادہ سے طریقے سے موت کے گھاٹ اتر گیا۔ — عمران کی زبان مسلسل چل رہی تھی۔ لیکن ساتھ ساتھ وہ دیوار پر انگلی کی مدد سے ایک ٹیڑھا میٹر ٹھاسا خاکہ بھی بنانے چلا جا رہا تھا۔

اور مارسیلا اس کی دلچسپ باتیں سن کر بے اختیار ہنسی چلی جا رہی تھی۔

"یہ دیکھیے مس مارسیلا۔ یہ وہ پوائنٹ ہے جہاں ہم اس وقت موجود ہیں۔ یہ ریڈیو پوائنٹ ویسے تو انتہائی جدید ترین کمپیوٹر انڈر حفاظتی سسٹم سے لیس ہے۔ لیکن یہ دلچسپ بات جانتے ہیں کہ یہاں سے مشین روم تک کا راستہ کمپیوٹر کی زد میں نہیں آتا۔ اور اس سے بھی دلچسپ بات یہ ہے کہ مشین روم میں مرد تو داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ عورت داخل ہو سکتی ہے۔ حالانکہ مشین روم کمپیوٹر کی زد میں آتا ہے۔" — عمران نے ہم مشین روم میں آپ کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کمپیوٹر انڈر نظام کو آپ اطمینان سے کر اس کر سکتی ہیں۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مس مارسیلا کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلنے ہی لگی تھیں کہ اس نے جلدی سے انہیں کنٹرول کر لیا۔

"اوہ — انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ بہر حال پھر مجھے کیا کرنا ہو

بولنے کا منتظر رہا ہو۔

”تمہاری اسی خاموشی سے تو ہمیں یقین ہوتا رہتا ہے کہ تمہارا تعلق صنفِ کرجت سے ہے صنفِ نازک سے نہیں۔ ورنہ جسم اور قد و قامت تو ظاہری چیزیں ہیں۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یعنی آپ کا مطلب ہے کہ آپ کو میرے مرد ہونے پر یقین ہی نہیں ہے۔“ — جوانا نے حیرت سے کہا۔

”نہیں۔ اب یقین آ گیا ہے۔ کیونکہ اگر تم اندر سے عورت ہوتے تو کبھی اتنی دیدِ خاموش نہ رہ سکتے۔“ — عمران نے جواب دیا اور جوانا ہنس کر رہ گیا۔

”اوہ باس۔ آپ کے بات کرنے پر مجھے یاد آ رہا ہے کہ جوانا واقعی کبھی کبھی عورتوں جیسی حرکتیں کرتا رہتا ہے۔“ — جوزف نے چونک کر کہا۔

”سٹاپ۔ اب اگر بگو اس کی تو شوٹ کر دوں گا۔“ — جوانا نے ایک لخت بچھے ہوئے ہاتھ میں کہا۔

”بیکھا باس۔ اگر جوانا مرد ہوتا تو کہتا ہڈیاں توڑ دوں گا۔ مرد تو ہڈیاں توڑتے ہیں۔ یہ شوٹنگ وٹنگ تو عورتوں کا کام ہے۔“ — جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس کی بات سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”ویسے اگر تم دونوں میں سے ایک عورت بن جائے تو جوڑی اچھی رہے گی۔“ — عمران نے کہا۔ اور دونوں نے ہی عمران کی بات سن کر اس طرح منہ بنایا جیسے ان کے حلق میں کوئین کی گولیاں

دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے غلط سمجھا ہے کہ ہم آپ کے ذریعے کمپیوٹر کنٹرول ختم کرانا چاہتے ہیں۔ اس سینڈل کے کھینچنے سے کمپیوٹر کنٹرول ختم نہیں ہوگا بلکہ صرف اتنا ہوگا کہ کمپیوٹر کا کنٹرول ایک اور خفیہ راستے پر سے ختم ہو جائے گا۔ جہاں سے ہمارا ساقی اندر داخل ہو کر مین کنٹرول روم تک آسانی سے پہنچ سکے گا۔ ہم البتہ یہیں رہیں گے آپ کو لیفٹے بنانے کے لئے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گئی۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا۔“ — مارسیلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے آگے بڑھ کر جلدی سے اس چٹان کے پچھلے حصے پر مخصوص انداز میں دوبارہ پیر مارا تو چٹان بغیر کسی آواز کے درمیان سے کھل گئی۔ اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آنے لگا۔ جس میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔

”جائیے مس مارسیلا۔ تشریف لے جائیے۔ واپسی میں اس چٹان کی دوسری طرف سرخ رنگ کا بٹن دائیں ہاتھ پر نظر آئے گا۔ اُسے دبائے سے راستہ کھل جائے گا۔“ — عمران نے کہا۔

اور مارسیلا سر ہلاتی ہوئی کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس کے اندر جاتے ہی چٹان خود بخود بند ہو گئی۔

”ماسٹر۔ ایک تو آپ نے یہ پرنس والا جو چکر چلا رکھا ہے۔ اس نے مجھے سخت بور کر دیا ہے۔ مجھے خاموش رہنا پڑتا ہے۔“ — چٹان دوبارہ بند ہوتے ہی جوانا اس طرح بول پڑا جیسے صدیوں سے

ڈال دی گئی ہوں۔

"ماسٹر آپ خواہ مخواہ بات بدل دیتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ مارسیلا کو تو چکر دے سکتے ہیں۔ لیکن مجھے خود یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر آپ کو اس خفیہ راستے اور اندرونی نظام کا کیسے پتہ چلا اور دوسری بات یہ کہ اس طرح چوروں کی طرح اندر داخل ہونے سے یہ بہتر نہ تھا کہ ہم یہ طریت سے فارنگ کر تے ہوئے اندر پہنچ جاتے۔" جوانانے منہ بندتے ہوئے کہا۔

"تمہیں واقعی چکر نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ چکر دینے کے لئے تمہیں گھانا پڑے گا اور ابھی ایسی کوئی رسی ایجاد نہیں ہوئی جس سے تمہارا بھاری بھر کم جسم گھوم سکے۔" عمران نے کہا۔

"رسی کیا مطلب؟" جوانانے حیران ہوتے ہوئے

پوچھا۔

"ماسٹر جو اتنا لٹو کو چکر رسی کی مدد سے ہی دیا جاتا ہے۔ میں نے بڑا عرصہ لٹو چلایا ہے۔ اور ہمیشہ جیتا رہا ہوں۔ پتہ ہے کس طرح لٹو کے درمیانے حصے میں سکھ بھر دیتا تھا۔ اس کے کی وجہ سے لٹو گرتا نہ تھا۔ اور اپنی جگہ پر جم کر مسلسل گھومتا رہتا تھا۔ جب کہ دوسرے کے لٹو خالی لٹو کی طرح ہونے کی وجہ سے جم کر نہ چلتے تھے اور گرتے جاتے تھے۔ بڑی شرطیں جیتی ہیں میں نے۔ خوب قلفیاں کھائی ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جوانانے اختیار فقہہ مار کر منہ پٹا۔ حجب کہ جوزف خاموش

کھڑا رہا۔ کیونکہ اسے شاید لٹو کی اس گیم کا علم ہی نہ تھا۔

"آپ پھر موضوع بدل گئے۔" جوانانے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو سنو۔ یہاں بھی یہی چکر ہے۔ مس مارسیلا کے پاس

پولیس کمشنر جارجی نے ایک بیگ رکھوایا تھا۔ وہ میرے ہاتھ لگا گیا۔

جارجی اس ریڈ پوائنٹ کا انچارج بھی تھا۔ اور اس نے خود ہی یہ کارخانہ

تعمیر کرایا تھا۔ اس نے ڈائری میں کوڈ میں اس کا رخنہ کے اندر کی

تمام تفصیل درج کر رکھی تھیں۔ کوڈ نقشہ بھی تھا۔ جارجی پولیس میں تھا۔

اس لئے اس نے عام پولیس کو ڈا استعمال کیا تھا۔ چنانچہ اس ڈائری

کی مدد سے مجھے اس پوائنٹ کے ان خفیہ راستوں کا بھی علم ہو گیا۔

اور اندرونی نقشے کا۔ لیکن جارجی کی ڈائری میں اس کمپیوٹر انڈسٹری

نظام کے متعلق بھی تفصیل موجود تھی۔ یہ انتہائی جدید ترین نظام ہے۔

اور اسے بغیر الارم دیتے کبھی بھی کسی اس نہیں کر سکتی۔ لیکن جارجی نے

پیش بندی کے طور پر اس خفیہ راستے سے مشین روم تک جگہ خالی

رکھی تھی۔ اس لئے مس مارسیلا کو مشین روم تک جاتے ہوئے

کوئی پرہ دار نہ ملے گا۔ مسئلہ تھا اس مشین روم میں داخل ہونے

کا۔ اور مجھے یقین ہے کہ کمپیوٹر کے اندر صرف مردوں کے بائے

میں فیڈنگ کی گئی ہوگی۔ کیونکہ جارجی کی ڈائری کے مطابق اس

کارخانے میں صرف مرد کام کرتے ہیں۔ مارسیلا جب یہ ہینڈل

کھینچ کر چھوڑے گی تو یہ مشین بند ہو جائے گی اور یہ مشین دوسرے

خفیہ راستے سے کمپیوٹر کنٹرول ختم کر دے گی۔ جب کہ اس مشین کے

بند ہونے سے کمپیوٹر تو چلتا رہے گا لیکن کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ

اس کے ساتھ ہی ایک لخت تاریک ہوتے گئے اور وہ تینوں کٹے ہوئے درختوں کی طرح لکٹے ہی زمین پر ڈھیر ہو گئے۔



جیگر کے ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اور اس کے پیروں کو بھی کمرے کے پالیوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ اور وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ کمرے کا اکھوتا دروازہ کھلا اور بارگم اندر داخل ہوا۔ اس کے تیچھے ٹیری تھا۔

”باس۔ مجھے اس طرح کیوں باندھا گیا ہے۔ جب کہ میں تو آپ کا وفادار ہوں۔“ بارگم کے اندر داخل ہوتے ہی جیگر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

”میں تمہاری طرف سے مکمل طور پر مطمئن ہونا چاہتا تھا جیگر۔ اس لئے میں نے تمہیں اس کمرے میں بیٹھایا اور پھر مشینوں کے ذریعے

دوسرے نغیر راستے پر سے اس کا کنٹرول ختم ہو گیا ہے۔ اور پھر مسٹر ٹائیگر حرکت میں آئیں گے اور اس کے بجائیں کنٹرول روم ٹائیگر کے قدموں میں ہو گا۔ اب رسی یہ بات کہ ہم مشین گئیں اٹھائے اندر داخل ہو جائیں۔ تو کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے نہ ہی یہ مشین گئیں کام کریں گی۔ اور نہ میری کھوپڑی کا وہ پرزہ۔ چنانچہ نتیجہ صاف ظاہر تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کو اپنے باڈی گارڈوں سمیت مسٹر بارگم کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا پڑتا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ ماسٹر۔ واقعی آپ کے ذہن میں کوئی خاص پرزہ فٹ ہے ورنہ عام آدمی اتنی دور تک نہیں سوچ سکتا۔“ جو انا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پرزہ فٹ نہیں ہے۔ شولانگ دیوتا کی روح کا سایہ ہے اور شولانگ دیوتا دنیا میں سب سے عقلمند دیوتا ہے۔“ جوزف نے فوراً ہی اپنا فلسفہ پیش کر دیا۔

”اس لئے تو بے چارے شولانگ دیوتا کو مونگ کی دال کھانی پڑتی ہے جب کہ شولانگ دیوتا کا باورچی مزے سے جو بومے بنا بنا کر کھاتا رہتا ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ جوزف اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک چٹان کے نچلے حصے سے ایک لخت سرخ رنگ کی تیز روشنی اس طرح نکلی جیسے ہزاروں سرچ لائٹیں اکٹھی جل اٹھی ہوں۔ روشنی تو ایک لمحے میں سمجھ گئی۔ لیکن عمران، جوزف اور جو انا کے ذہن

"یس باس — ویسے حکم فرمائیں تو باہر موجود مسلح آدمی اندر
بھجوا دوں" — ٹیری نے کہا۔

"نہیں — ان کی ضرورت نہیں۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ جیکر
کوئی غلط حرکت نہ کرے گا۔ اور اگر اس نے کی بھی تو ایک لمحہ میں
یہ ہلاک ہو جائے گا۔ کمرے میں موجود خفیہ نظام میزمری آنکھوں کے
اشارے پر ہی حرکت میں آجائے گا۔ البتہ تم کنٹرول روم میں جا کر
پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر دشمنوں کی طرف سے کوئی بھی رپورٹ
ملے تو مجھے فوراً اطلاع دینا۔ میں پہنچ جاؤں گا" — بارگم نے کہا۔
اور ٹیری سر ملاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ جاتے ہوئے وہ
دروازہ البتہ بند کر گیا تھا۔

"ہاں تو جیکر۔ یہ ہے وہ کاغذ جو بقول تمہارے جارجی نے
تمہارے حوالے کیا تھا۔ اور یہ کسی کو ڈیس لکھا ہوا ہے اور تم اس
کو ڈس کو حل کر سکتے ہو۔ اور اس میں ریڈ پوائنٹ کے چار خفیہ راستوں
کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کون کون سے راستے ہیں وہ مجھے پوری
تفصیل سے بتاؤ" — بارگم نے جیب سے ایک تہہ شدہ
کاغذ نکال کر اسے کھولتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"باس۔ کاغذ قلم کی ضرورت پڑے گی۔ تب ہی یہ ڈس کو ڈس
سکے گا" — جیکر نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

"کاغذ قلم — لیکن یہاں تو کوئی کاغذ وغیرہ نہیں ہے۔ تم اسے
پڑھ کر مجھے زبانی تفصیلات بتا دو۔ اور دیکھو وہ خفیہ راستوں سے

تمہاری چکنگ کی گئی ہے۔ تمہیں تو علم ہی نہ ہوا ہوگا۔ لیکن نظر نہ آنے
والی شاعروں نے تمہارے جسم تو کیا جسم کے اندر وہ فی نظام تک کو
چیک کر لیا ہے۔ بہر حال مجھے خوشی ہے کہ تمہیں اور کے قرار دے
دیا گیا ہے۔ — بارگم نے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے
ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ — ٹیری نے میرا میک اپ تو چیک کیا تھا۔ اور تلاشی بھی
لی تھی باس" — جیکر نے کہا۔

"ہاں — لیکن یہ جگہ ایسی ہے کہ میں ہر لحاظ سے اطمینان چاہتا
تھا۔ بہر حال اب تم اور کے ہو۔ ٹیری۔ اس کے ہاتھ پیر کھول دو۔
بارگم نے پیچھے کھڑے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس" — ٹیری نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر پہلے وہ
جیکر کی پشت کی طرف آیا۔ اور اس نے اس کے ہاتھوں کی رسیاں
کھول دیں۔

"پیروں کی رسیاں تم خود کھول لو جیکر" — ٹیری نے دوبارہ
بارگم کی پشت پر آتے ہوئے کہا۔

اور جیکر سر ہلاتے ہوئے اپنے پیروں پر جھک گیا۔ اس
نے جھک کر کرسی کے پاؤں سے بندھے ہوئے اپنے پیر کھول
دیئے اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"ٹیری — اب تم کنٹرول روم میں جا سکتے ہو۔ میں اب جیکر
کچھ بات چیت کروں گا" — بارگم نے مسکراتے ہوئے پشت
پر کھڑے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

بارگم نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف پڑھتا۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ٹیری اندر داخل ہوا۔

"باس باس۔ ہم نے مادام مارسیلا کو پکڑ لیا ہے۔" ٹیری نے انتہائی پرجوش انداز میں چختے ہوئے کہا۔

"مارسیلا کو پکڑ لیا ہے۔ کیا مطلب۔ کہاں سے پکڑ لیا ہے۔" بارگم نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ ریڈپوائنٹ کے کنٹرول روم سے باس" ٹیری نے جواب دیا۔

"کیا کیا تم نشے میں ہو۔ ریڈپوائنٹ کے کنٹرول روم سے اور مارسیلا۔ وہ یہاں کیسے پہنچ گئی۔ کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے وہ تو اندر داخل ہی نہیں ہو سکتی۔" بارگم کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"اوہ باس۔ مجھے نہیں معلوم وہ کیسے اندر پہنچ گئی۔ حالانکہ کمپیوٹر نے اس کے داخلے یا موجودگی کا کوئی کاشن نہیں دیا تھا روٹین۔ ونڈ میں کنٹرول آفس سے دو آدمی چیکنگ کے لئے وہاں پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا تھا اور مارسیلا اندر ایک مشین کے سامنے کھڑی تھی۔ انہوں نے اسے ہینڈ زاپ کر لیا۔ اس کے پاس مشین گن تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہمارے آدمیوں پر مشین گن کھول دی۔ انہی کنٹرول روم میں جانے کے لئے ان آدمیوں نے خصوصی

توہم واقف ہیں۔ وہ میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتا ہوں۔ تاکہ تم ان راستوں کی تفصیلات کے بارے میں سر نہ کھیلے رہو۔" بارگم نے کہا۔

"یس باس۔ یہ ٹھیک رہے گا۔" جیک نے سر

ملاتے ہوئے جواب دیا۔

اور بارگم نے اسے دو راستوں کے متعلق مختصر سی تفصیلات بتا دیں۔

"ٹھیک ہے باس۔ ان کی تفصیلات بھی اس میں موجود ہیں۔ اب میں آپ کو باقی دو راستوں کے متعلق بتاتا ہوں۔" جیک نے سر ملاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کاغذ کو اٹک اٹک کر پڑھنا شروع کر دیا۔

"یہ تم اٹک اٹک کر کیوں پڑھ رہے ہو جلدی پڑھو۔ اس طرح تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔" بارگم نے اٹکے ہوئے بلے میں کہا۔

"باس۔ یہ کوڈ میں ہے۔ اگر کاغذ اور قلم مل جاتا تو میں اسے جلدی سے ڈی کوڈ کر لیتا۔ پھر آسانی ہو جاتی۔ اب تو پہلے مجھے اسے پڑھنا پڑتا ہے۔ پھر ذہن میں ڈی کوڈ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ کو بتانا پڑتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سارا معاملہ ہی الٹ ہو جائے۔" جیک نے سر

ملاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کھڑو۔ میں کاغذ منگواتا ہوں۔"

یہ بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا — کیا کہہ رہے ہو۔ دو حبشی اور ایک ایشیائی۔ اودہ یہ یقیناً پرنس اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ کہاں سے پکڑے ہیں۔“

”میری نے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا۔
”کیا کہہ رہے ہو۔ حبشی اور ایشیائی۔“ بارگم بھی چیخ پڑا۔
اس نے جلدی سے سیورٹیری کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔
”میلو مکن۔“ میں بارگم بول رہا ہوں۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تفصیل سے بتاؤ۔“

”یس باس۔“ مارسیلا کو جب پکڑا گیا تو ہم نے کنٹرول آفس سے پورے ریڈ پوائنٹ اور اس کے حصوں کی سپیشل چیکنگ شروع کی تو یاس کنٹرول روم سے دائیں ہاتھ پر جہاں کا کھکھڑا لافالتو کمرہ ہے۔ اس کے باہر ایک کمرہ مناتہہ خانہ اور نظر آیا۔ جس میں ایک ایشیائی اور دو حبشی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے نظر آئے تو ہم نے وہاں فوری طور پر دھاوا ڈیا۔ ایوان ٹاپ رینز گن پہنچائی اور پھر اس سے فائر کر دیا۔
کیونکہ یہ شعاعیں ہر قسم کی رکاوٹ سے نکل جاتی ہیں۔ اس لئے ہلے میں موجود دیوار وغیرہ کو کہ اس کے ان رینز نے ان تینوں کو بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے اس دیوار کا جائزہ لیا تو باس پتہ چلا کہ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے۔ جو کہ کنٹرول روم تک کمپیوٹر کنٹرول سے باہر ہے۔ کمپیوٹر میں یہ راستہ۔ کمرہ اور اس کے بعد کا تہہ خانہ فیڈ ہی نہیں کیا گیا تھا۔ اس دیوار میں سے ہم نے راستہ تلاش کیا۔ اور پھر ان تینوں کو جو ٹاپ رینز کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ ہم نے

لباس پہنے ہوئے تھے اس لئے انہیں گولیاں نہ کھسکیں۔ اور انہوں نے ایس لاسٹ فائر کر کے اُسے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے فوری طور پر اُسے آٹھ نمبر میں پہنچانے کے آرڈر دیئے۔ اور کنٹرول روم کے پورے سیکشن کو الٹ کر دیا کہ وہ چیک کر رہے ہیں کہ مارسیلا کہاں سے اندر داخل ہوئی اور اس نے کنٹرول روم کا دروازہ کیسے کھولا۔ اور پھر بغیر حفاظتی انتظام کے وہ اندر زندہ سلامت کیوں کھڑی تھی۔ اور پھر کمپیوٹر نے اس کے داخلے کو کیوں نہیں روکا۔ اور اگر روکا نہیں تو پھر ایس کیوں نہیں دیا۔ اور میں خود آپ کو اطلاع کرنے آیا ہوں۔“

”ہو نہہ۔“ اس کا مطلب ہے کہ ریڈ پوائنٹ میں کوئی غلطی ہے جس کی وجہ سے سپر کمپیوٹر بھی فیل ہو گیا ہے۔ اس غلطی کا پتہ مارسیلا کو یقیناً جاری سے لگا ہو گا۔“

”یس۔“ میری سپیکنگ۔“ میری نے تیز اور حکیمانہ لہجے میں کہا۔
”میں کنٹرول آفس سے ٹکس بول رہا ہوں باس۔ ہم نے تین آدمی پکڑے ہیں۔ جن میں دو حبشی اور ایک ایشیائی نوجوان ہے ان کے حلیے بالکل وہی ہیں جن کی چیکنگ کے لئے۔ ریڈ پوائنٹ کے باہر آپ نے پکٹنگ کمرہ دیکھی ہے۔“

تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کسی کے سامنے فرش سے لوہے کی ایک خول نما چادر باہر نکلی اور دوسرے لمحے وہ کسی کی پشت کے اوپر سے ہوتی ہوئی فرش میں غائب ہو گئی۔ اور جبکہ کسی سمیت اس خول میں اس طرح بند ہو گیا جیسے اُسے کسی صندوق میں بند کر دیا گیا ہو۔ خول کے صرف سامنے کے حصے میں چند باریک باریک سوراخ نظر آ رہے تھے۔ جو شاید ہوا کے لئے بنائے گئے تھے۔ اور پھر ٹیری مسکراتا ہوا تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔ اب جبکہ واقعی مکمل طور پر بے بس ہو چکا تھا۔

اٹھا کہ کمرہ نمبر آٹھ میں پہنچا دیا ہے۔ جہاں مادام مارسیلا کو پہنچایا گیا ہے۔ کنسن نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ۔۔۔ دیری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ دشمن ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ تم ان کا خیال رکھو ہم وہیں کمرہ نمبر آٹھ میں پہنچ گئے ہیں۔ اور سنو۔ پورے ریڈ پوائنٹ کو چیک کر دو۔ ہو سکتا ہے ایسا ہی کوئی اور خلا بھی موجود ہو۔" بارگم نے چپختے ہوئے کہا اور رسیو کر بیڈل پر بٹخ دیا۔

"تم یہیں رکو جبکہ تمہارا وہ پرنس اپنے ساتھیوں سمیت ہاتھ لگ گیا ہے۔ میں ذرا اس کا خاتمہ کر دوں۔ اس کے بعد تم سے تفصیلی بات چیت ہوگی۔" بارگم نے خاموش کھڑے جبکہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری درخواست ہے باس کہ آپ مجھے ساتھ لے لیں ہو سکتا ہے میں اس کاغذ کی بنا پر ان سے کوئی اہم بات اگلوالوں۔" جبکہ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم یہیں رکو گے۔ یہ میرا حکم ہے۔" بارگم نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹیری کو باہر چلنے کا اشارہ کیا۔ اور خود تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"جبکہ تم بے فکر رہو۔ اب تم اپنے آدمی ہو۔ اس لئے تمہیں کسی قسم کے فکر کی ضرورت نہیں ہے۔" ٹیری نے جبکہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے اس طرح دبایا کہ جبکہ کو مجبوراً کسی پر بیٹھنا پڑا۔ پھر جیسے ہی جبکہ کسی پر بیٹھا۔ ٹیری نے لات کو کسی کے پاس پر ماری۔

کنکریٹ کے تھے۔ اور ان میں کوئی رخ نہ موجود نہ تھا۔ بس صرف فرش
میں چار سلنڈر گڑھے ہوئے موجود تھے۔ جن میں عمران اور اس کے
ساتھی بند تھے۔ اس کمرے کا صرف ایک دروازہ تھا۔ جو ٹھوس فولاد کا
بنا ہوا تھا اور بند تھا۔ عمران کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران
کا ذہن تیزی سے اس صورت حال کا تجزیہ کرنے میں مصروف تھا۔
اس نے سر اٹھا کر چھت کی طرف غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے
وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیونکہ چھت پر ان چار سلنڈروں
کے عین اوپر بائیں بائیں سو رانچ نظر آ رہے تھے جو تاریک تھے۔
پھر عمران کی تیز نظروں نے اس بات کا بھی ایک لمحے میں جائزہ لے
لیا۔ کہ ایسے سو رانچ چھت میں اور بھی کئی جگہوں پر تھے۔ اور ان سو رانچوں
کو دیکھتے ہی وہ ساری صورت حال سمجھ گیا۔ جارحی کی ڈانری میں اس
کمرے یا ان سلنڈروں کے بارے میں کچھ نہ لکھا تھا۔ لیکن عمران
سمجھ گیا تھا کہ دشمنوں کو قید کرنے کے لئے انتہائی ذہانت آمیز انداز
میں اس کمرہ کو سیٹ کیا گیا ہے۔ فرش میں یقیناً ایسے آلات
موجود ہیں جو کسی بھی انسان کی چوڑائی کے مطابق ٹھوس لوہے کی
چادروں سے بنا ہوا سلنڈر بنا کر اوپر لے آسکتے ہیں اور پھر اس
سلنڈر میں اوپر سے اس آدمی کو اندر ڈال دیا جاتا تھا۔ کیونکہ سلنڈر
جسم سے کافی کھلا تھا۔ اگر یہ سلنڈر نیچے سے نکل کر اوپر کھڑے
ہوئے آدمی کی جسامت کے مطابق بنائے جاتے تو پھر یقیناً یہ گول
نہ ہوتے اور ان کے درمیان کہیں بھری ہوتی۔ دوسری بات یہ کہ
بے ہوش آدمی کو اس طرح سیدھا کسی طور بھی کھڑا نہ کیا جاسکتا تھا۔ کہ

جسم میں پیدا ہونے والی درد کی تیز لہر نے عمران کے
ذہن پر چھایا ہوا اندھیرا دور کر دیا۔ اور اس نے ایک جھٹکے سے
آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس
نکل گیا۔ کیونکہ اُسے انتہائی عجیب و غریب حالت میں ہوش آیا تھا۔ وہ
زمین میں موجود ٹھوس فولاد کے ایک سلنڈر کے اندر بند سیدھا کھڑا تھا۔
صرف اس کا سر گردن سمیت اس سلنڈر سے باہر تھا۔ باقی پورا جسم
سلنڈر کے اندر بند تھا۔ اور اس سلنڈر کا پچھلا حصہ زمین کے اندر
دفن تھا۔ سلنڈر کی چادر بہت موٹی اور ٹھوس فولاد کی بنی ہوئی تھی۔ عمران
نے ادھر ادھر دیکھا تو اُسے اپنے ساتھ ہی اپنی جیسی ہالٹ میں جوزف۔
جو انا اور مادام مارسیلا کھڑے نظر آئے۔ ان سب کے بھی صرف
سر اور گردنیں ان سلنڈروں سے باہر تھیں۔ باقی جسم سلنڈر کے
اندر بند تھے۔ کمرہ خاما بٹا تھا اور سپاٹ تھا۔ دیواریں اور فرش

وہ اطمینان سے کھڑا رہے اور سنڈرینچے سے نکل کر اُسے گھر لے۔ اور پھت کے سوراخوں سے اس پر مختلف سائنسی ریز وغیرہ ڈال کر اُسے ہوش میں بھی لایا جاسکتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ ان ریز کی وجہ سے تشدد بھی کیا جاتا ہو۔ اور اب بھی شاید پھت سے ہی کوئی شعاع اس پر ڈالی گئی تھی۔ جس سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہر پیدا ہوئی اور وہ ہوش میں آگیا۔

ابھی عمران ان باتوں پر غور ہی کر رہا تھا کہ ایک لخت کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ پیچ لے۔ کمرے میں بارگم داخل ہو رہا تھا۔ مارسیلا سے اس کا جو قد و قامت اور حلیہ اُسے معلوم ہوا تھا آنے والا سو فیصد اس پر فٹ بیٹھا تھا۔ اس لئے عمران اُسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی بارگم ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا۔ اور اس کے پیچھے مشین گن سے مسلح ایک آدمی تھا جو اندر داخل ہوتے ہی دروازے کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ جب کہ بارگم اور اس کا ساتھی تیزی سے چلتے ہوئے عمران کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ بارگم ایک قدم آگے تھا جب کہ دوسرا نوجوان اس سے ایک قدم پیچھے تھا۔

”ہو نہ ہو۔ تو تم ہو وہ پرنس آف ڈمب جس نے ڈیٹھ چانس اور ریڈ فلیم کو چیلنج کیا ہے۔“ بارگم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ وہ عمران کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ”کرکٹ بائی چانس تو سنا تھا۔ لیکن یہ ڈیٹھ بائی چانس شاید ٹریفک پولیس والوں کا کوئی کوڈ ہو گا۔ وہ یقیناً ایک سیڈنٹ کو ڈیٹھ چانس کہتے

ہیں۔ ویسے ہمیں ٹریفک والوں سے بہت خوف آتا ہے۔ وہ چالان کرنے میں ذرا دیر نہیں کرتے۔ اور ریڈ فلیم شاید ویلڈنگ کوڈ ہے۔ اور جہاں تک ہم سمجھے ہیں تم شاید پہلے ویلڈنگ کا کام کرتے ہو گے پھر تم ٹریفک پولیس میں بھرتی ہو گے۔ ویسے دونوں پیشے ہی بہت اچھے ہیں۔ جوڑ ہی تو لگانا ہے چلے ویلڈنگ کا ہو یا گاڑیوں کا۔“ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بارگم حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا۔

”ٹیری۔“ عمران کی بات ختم ہوتے ہی بارگم نے سر کو اپنے پیچھے کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس۔“ ٹیری نے فوراً ہی مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

”ٹاپ ریز اور انٹی ٹاپ ریز نے یقیناً اس کا ذہن غیر متوازن کر دیا ہے۔ ڈاکٹر داکر کو بلاؤ فوراً۔“ بارگم نے چیخ کر ٹیری سے کہا۔

”یس باس۔“ ٹیری نے جواب دیا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو کنٹرول آفس۔ ڈاکٹر داکر کو کمرہ نمبر آٹھ میں بھیجو۔ فوراً۔“ ٹیری نے کہا اور ڈبے پر لگا ہوا بٹن دوبارہ پریس کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

بارگم اس دوران خاموش کھڑا عمران کو دیکھ رہا تھا۔

”بہت خوب۔ تو تم نے یہاں ماہر نفسیات بھی رکھا ہوا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن بارگم نے اس کی بات کا کوئی

جواب نہ دیا۔ اب وہ عمران کی بجائے غور سے جوزف اور جانا اور مارسیلا کو بارہی بارہی دیکھ رہا تھا۔

"ان تینوں کو ہوش میں کیوں نہیں لایا گیا۔" بارگم نے ایک بار پھر ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے صرف پرنس کو ہوش میں لانے کا حکم دیا تھا باس۔" ٹیری نے موڈ بانہ لہجے میں جواب دیا۔

"انہیں بھی ہوش میں لاؤ۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ان تینوں کے ذہن بھی ختم ہو چکے ہیں یا نہیں۔" بارگم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ٹیری نے کہا۔ اور اس نے جیب سے ایک بار پھر وہی ڈبہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ کنٹرول آفس۔" ٹیری بول رہا ہوں۔ ان دو جیشیوں پر انٹی ٹاپ رینز کا فائر کرنا اور مارسیلا پر انٹی ایس لائٹ رینز ڈال دو۔"

ٹیری نے تیز اور حکمانہ لہجے میں کہا۔ اور بٹن کو پریس کر کے ڈبہ جیب میں ڈال لیا۔

دوسرے لمحے چھپت پر جھباکے سے ہوئے۔ مارسیلا پر سفید

رنگ کی تیز روشنی کی دھار جب کہ جوزف اور جانا پر سمرخ رنگ کی دھاریں سی پڑیں۔ اور ایک لمحے میں غائب ہو گئیں۔ دوسرے لمحے

جوزف اور جانا دونوں کے حلق سے کراہیں سی نکلیں اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ جب کہ مارسیلا نے ایک لمحے کے لئے بیہوشی

کے عالم میں ادھر ادھر سر مارا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

تم نے دیکھ لیا مارسیلا کہ تم میرے ہاتھوں سے بچ کر قبر میں

بھی داخل نہیں ہو سکتیں۔ اب تم سے ایسا انتقام لوں گا کہ تمہاری

روح صدیوں تک بلبلائی رہے گی۔" بارگم نے مارسیلا کے ہوش میں آتے ہی اس سے مخاطب ہو کر انتہائی طنز یہ لہجے میں کہا۔

مارسیلا اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

"پرنس۔ آپ یہاں کیسے پہنچ گئے۔" مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر بارگم نے ایک ماہر نفسیات کو بلوایا ہے تاکہ وہ ہمارے ذہن کا تجزیہ کر کے اسے بتائے کہ ہمارا ذہنی توازن تو کہیں خراب

نہیں ہو گیا۔ اور اگر ہم تمہاری بات کا جواب دیں گے تو مسٹر بارگم کو مزید یقین ہو جائے گا کہ ہم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ اس لئے ہم

ماہر نفسیات ڈاکٹر واکر کے فیصلے تک آپ کی بات کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتے۔" عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں والی نظر کی عینک تھی۔ اور وہ آدھے سر سے گنجھا تھا۔

"یس باس۔" میرے لئے کیا حکم ہے۔" آنے والے نے سامنے جھکتے ہوئے انتہائی موڈ بانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر واکر۔ تم نے ان تینوں کی رپورٹ تیار کر لی ہے۔" بارگم نے عمران۔ جوزف اور جانا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سخت

بہجے میں کہا۔
 "یس باس۔ ڈاکٹر واکر نے کہا۔ اور اس نے جیب سے
 چند تہہ شدہ کاغذات نکالے اور انہیں موڈ بانہ انداز میں بارگم کی
 طرف بڑھا دیئے۔

"پہلے اس پرس کے متعلق بتاؤ۔" بارگم نے کہا۔
 "یس باس۔ ڈاکٹر واکر نے جلدی سے خود ہی ایک

کاغذ کو کھولا اور اُسے پڑھنا شروع کر دیا۔
 "آئی کیو رینکنگ ٹاپ۔ ذہنی توانائی ٹاپ۔ فوری اور صحیح فیصلہ
 کرنے کی صلاحیت ٹاپ۔ سوچ کی لہریں انتہائی توانا۔ ذہنی خلیات
 میں برقی توانائی بے پناہ۔ ذہنی کنٹرول کرنے کا ماسٹر باس اس آدمی
 کے ذہن نے مجھے ششدر کر دیا ہے۔ یہ شخص میرے نقطہ نظر
 سے اس وقت دنیا میں سب سے طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ میں
 نے اپنی پوری زندگی میں اس جیسا ذہن کبھی چیک نہیں کیا۔"

ڈاکٹر واکر نے کاغذ کو دوبارہ تہہ کرتے ہوئے کہا۔
 اور بارگم اور ٹیری دونوں کے چہروں پر ڈاکٹر واکر کی باتیں سن کر
 استعجاب کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ ان کے چہرے پر موجود
 تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں ڈاکٹر واکر کی باتوں پر یقین نہیں آ

رہا۔
 "ہو نہہ۔ اب ان جشیوں کے متعلق ہتھارہی کیا رپورٹ ہے۔"
 بارگم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
 "ان میں سے دو نمبر سلنڈر میں جو حبشی ہے باس یہ ذہنی طور پر

انتہائی ظالم۔ جابر۔ سفاک قسم کا آدمی ہے۔ آئی کیو رینکنگ تقریباً ۱۰ کلاس۔
 ذہنی توانائی فوراً ۱۰ کلاس۔ فوری اور صحیح فیصلہ کرنے کے بارے میں
 یہ شخص نیگٹو ذریعہ کٹیکری میں آتا ہے۔ ڈاکٹر واکر نے دوسرا
 کاغذ کھولتے ہوئے کہا۔
 "نیگٹو ذریعہ دن کا کیا مطلب ہوا۔" بارگم نے چونک کر

پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ شخص جو فیصلہ کرتا ہے۔ جذباتی طور
 پر کرتا ہے۔ اور اس پر فوری عمل درآمد کر گزرتا ہے۔ اور ضروری نہیں
 کہ اس کا فیصلہ درست ثابت ہو۔ اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں ہے
 عقل سے زیادہ جذبات کا قائل ہے۔ ڈاکٹر واکر نے سمر اٹھا
 کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور بتاؤ۔" بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 "سوچ کی لہریں نارمل۔ ذہنی خلیات میں برقی توانائی نارمل۔ ذہنی
 کنٹرول زبرد۔ واکر نے دوبارہ کاغذ پڑھتے ہوئے کہا۔ اور
 پھر کاغذ تہہ کر دیا۔

"اور یہ دوسرا حبشی۔" بارگم نے اس بار جو زف کی طرف
 دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ڈاکٹر واکر نے پہلے جو انا کی طرف اشارہ
 کرتے ہوئے رپورٹ پڑھی تھی۔

"سلنڈر نمبر چار میں بند حبشی انتہائی پس ماندہ ذہن کا مالک ہے۔
 یا ذہن کہ جیسے یہ شخص انتہائی غیر مہذب دیس سے آیا ہو۔ اس
 بو ذہن ہر لحاظ سے نامرمل ہے۔ لیکن یہ ایسا ذہن ہے جو اپنے آفاقی

مقصود کیا ہے۔" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے
ہجے میں گہرا اطمینان تھا۔
"تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تم کس کے اشارے پر یہاں میرے
خلاف کام کر رہے ہو۔ کیونکہ تمہاری یہاں آمد اور اس نوعیت کی
سرگرمیوں کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔" — بارگم نے تیز
ہجے میں کہا۔

"ایک ادارہ ہے۔ انٹرنیشنل فائوٹبک ایجنسی۔ یہ ادارہ اقوام
متحدہ کے تحت قائم کیا گیا ہے اور ہم نے صرف انسانیت کے
تحفظ کی خاطر اس ادارے کی رکنیت قبول کر لی ہے۔ اس ادارے
کا مقصد پوری دنیا میں منشیات کی پیداوار۔ اس کی خرید و فروخت۔
اس کی مہنگائی کا خاتمہ ہے۔ اور ہم نے اس ادارے کی اس
میٹی کی رکنیت قبول کی ہے۔ جس کا تعلق پیداوار کے شعبے سے
ہے۔ اور ہمیں اطلاع ملی تھی کہ آئس لینڈ جدید منشیات کی تیاری میں
پوری دنیا میں سب سے آگے جا رہا ہے۔ چنانچہ ہمیں یہاں
شریف لانی پڑی۔ اور یہاں آکر ہم نے جو جائزہ لیا۔ اس سے جو
بات سامنے آئے۔ اس سے اس اطلاع کی تصدیق ہوتی تھی۔"
ان نے بڑے باوقار ہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری گفتگو کا انداز بتا رہا ہے کہ تم واقعی کسی مشرقی ریاست
پر پریس ہو۔ بہر حال تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے ثابت ہوتا
ہے کہ تم تمہارے لئے انتہائی خطرناک شخص ہو۔ اس لئے تمہاری
بات اب ناگزیر ہو چکی ہے۔" — بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

غلامی پر کٹھ پتلی کی طرح تاج سکتا ہے۔" — ڈاکٹر واکر نے تیسرا کانٹہ
کھول کر پٹختے ہوئے کہا اور پھر اُسے تہہ کر دیا۔
"ہو نہ ہو۔ پھر تو یہ دونوں صحیح باڈی گارڈ ہیں۔ اور کے ڈاکٹر
واکر۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔" — بارگم نے کہا اور ڈاکٹر واکر
سلام کر کے مڑا۔ اور دروازے سے باہر نکل گیا۔
"ہاں۔ تو پریس آف ڈھمپ۔ تو ڈاکٹر واکر کے مطابق تم سپر مائنڈ
ہو۔ لیکن مشین گن سے نکلنے والی ایک گولی تمہارے اس سپر مائنڈ
کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دے گی۔" — بارگم نے بڑے
طنز پر ہجے میں کہا۔

"ہمارا خیال ہے تم نے آج تک اپنے لئے اس ڈاکٹر واکر
کی خدمات حاصل نہیں کیں۔ ورنہ تمہیں لازماً یہ معلوم ہو جاتا کہ تم
دنیل کے احمق ترین انسان ہو۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ
میرے ایک اشارے پر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سلنڈر کے
اندہ دفن ہو جاؤ گے۔" — بارگم نے غصے سے چیختے ہوئے
کہا۔

"گڈ۔۔۔ دھمکیاں اچھی دے لیتے ہو۔ پہلے گولی سے
توڑنے کی دھمکی دی۔ اب سلنڈر میں دفن ہونے کی دھمکی دے
رہے ہو۔ تمہیں تو آئس لینڈ حکومت میں وزیر دھمکیاں ہونا چاہیے
تھا۔ بہر حال کیا تم ہمیں بتاؤ گے کہ اس سارے کھیل سے تمہارا

جا سکے۔ لیکن اب شاید اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ویسے مسٹر بارگم آپ کے ریڈیو اسٹنٹ میں کون کون سی قسم کی منشیات تیار ہوتی ہیں کیا آپ ان کی تفصیل بتائیں گے۔“ — عمران نے کہا۔

ان کی عیسیٰ بتائیں گے۔ میرا نام ہے۔
تم شاید وقت گزارنا چاہتے ہو۔ اس لئے اورٹ پٹانگ قسم کی
باتیں کر رہے ہو۔ لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ ان سلنڈروں میں بند
ہونے کے بعد تم بالکل بے بس ہو چکے ہو۔ بہر حال بہت باتیں ہو
گئی ہیں اور اب میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے
میرا فیصلہ سن لو۔ تم اور تمہارے بے باڈی گارڈوں کو انہی سلنڈروں
کے اندر ہی ہلاک کر دیا جائے گا اور مارسیلا کو ہم نے اپنے ساتھی
ٹیری کو بخش دیا ہے۔ اس کی قسمت کا فیصلہ ٹیری خود کرے گا۔“

یہ سب سن کر وہ بھی ہنس پڑا۔
 بادِ گم نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے
 پیچھے ہٹا اور اس نے مڑ کر مسلح آدمی کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔
 اور وہ تیزی سے آگے بڑھ آیا۔

”اس پرنس کی کھوپڑی اڑا دو۔ اس وقت تک ٹم گھر سے تہا ہی
انگلی نہیں ہٹتی چاہیے۔ جب تک اس کی کھوپڑی اس سلسلہ کے اوپر
سے مکمل طور پر غائب نہ ہو جائے۔“ — بارگم نے تیز ہلچے میں

”ییس بائس“۔۔۔ اس آدمی نے سر جھکا کر کہا۔ اور دوسرے
لحے اس نے اپنی مشین گن کا رخ عمران کی طرف کیا اور کچھ مسلسل
اور بے پناہ فائرنگ کے ساتھ ساتھ مارسیلا کے حلق سے نکلنے
والی بے اختیار پتلیوں سے گونج اٹھا۔

”موت اور زندگی کا فیصلہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے مسٹر بارگھ
ابنہ ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح ہم نے تمہارے سوال کا تفصیل
سے جواب دیا ہے۔ اسی طرح تم بھی تمہارے ایک سوال کا صحیح
جواب دو گے۔“ — عمران نے کہا۔

جواب دو کے "میرا نام بارگھم ہے۔ طغریہ انداز میں پوچھا۔
 "کیا سوال ہے تمہارا؟"
 "صرف ایک سوال کہ تم نے مادام مارسیلا اور ہمیں کس طرح
 چیک کیا ہے؟" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور
 بارگھم نے کنٹرول آفس سے ملنے والی رپورٹ مختصر لفظوں میں بت

دی۔ "گڈ رتھینک یو۔ اب ہم پوری طرح مطمئن ہو گئے ہیں کہ غلطی
 مادام مارسیلا سے نہیں ہوئی۔ ورنہ ہم مادام مارسیلا کو ان کی غنمی
 پر سمرز نش کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ ہمیں یقین ہے کہ مادام مارسیلا
 نے ہماری ہدایات پر پوری طرح عمل کیا ہوگا۔" — عمران

میں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔ آپ کی ہدایات پر عمل ہو چکا تھا جب اچانک
میں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔ آپ کی ہدایات پر عمل ہو چکا تھا جب اچانک
میں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔ آپ کی ہدایات پر عمل ہو چکا تھا جب اچانک

”تم نے اسے کیا ہدایات دے کر بھیجا تھا۔۔۔۔۔ بارگاہِ نبویؐ
تینز بجے میں پوچھا۔
”میں نے انہیں بھیجا تھا تا کہ آپ سے مذاکرات کا وقت ملے۔“

کو آہستہ سے ادھر ادھر کھسکایا۔ اس کے جوتے کے نیچے چونکہ لیدر سول تھا۔ اس لئے چند لمحوں بعد اُسے پیر کے نیچے اس بٹن کی موجودگی کا احساس ہو گیا تو اس کے لبوں پر تھکی سی مسکراہٹ رہینگ گئی۔ اس نے احتیاط سے پیر کو آگے بڑھایا۔ اور بٹن اس کے جوتے کے تلے کے نیچے کھسکتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جب اس کے بوٹ کی ٹوکور کی چادر سے ٹکرائی تو اس نے پیر کو اوپر اٹھایا اور پھر اندازے سے اُسے اس طرح پیچھے کیا کہ تلے کے نیچے موجود بٹن اس کے بوٹ کی ٹوکور کے سامنے آجائے اور پھر دانت پھینچ کر اس نے پیر کو تیزی سے آگے کی طرف بڑھا دیا۔ جیسے ہی اس کے بوٹ کی ٹوکور کی چادر سے ٹکرائی ایک دھماکہ ہوا اور چادر کا سچلا حصہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دور فرش پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی سر کے تیز آواز سے اوپر والا حصہ بھی جو اس کے سر کے اوپر سے ہو کر پچھلی طرف فرش میں غائب ہو گیا تھا۔ پچھلی طرف کے فرش میں غائب ہو چکا تھا اور جیگر اب کمرسی پر اس کو رے سے آزاد ہوا بیٹھا تھا۔ کور کے اوپر والے حصے کے غائب ہوتے ہی وہ اچھل کر اٹھا اور چھلانگ مار کر ایک طرف ہٹ گیا۔ کور کے نیچے حصے کے ٹکڑے دروازے کے سامنے بکھرے ہوئے تھے۔ اور جس جگہ وہ بٹن چادر سے ٹکرایا تھا وہاں کے فرش کا تھوڑا سا حصہ بھی چادر کے ساتھ ہی اکٹرا گیا تھا۔ اور اب اس اکٹری ہوئی جگہ سے دھواں سا نکل رہا تھا۔

جیگر باہر نکل کر کچھ دیر کھڑا رہا۔ وہ اس دھماکے کا رد عمل چیک کرنا چاہتا تھا لیکن جب کئی منٹ تک کوئی رد عمل نہ ہوا تو وہ آہستہ سے

کمرسی کے اوپر آ جانے والے کور میں بائیں بائیں سو رانچ موجود تھے جو جیگر کے بالکل چہرے کے سامنے تھے۔ اور جیگر نے ان بائیں سو رانچوں میں سے ٹیری کو واپس جاتے اور دروازہ بند کرتے دیکھ لیا تھا۔ جیسے ہی دروازہ بند ہوا جیگر نے اپنی قمیض کی ایک کف پر لگا ہوا بٹن دوسرے ہاتھ سے نوچا۔ کور چونکہ خاصا کھلا تھا اس لئے جیگر کو ہاتھ اور جسم ہلانے میں زیادہ تنگی کا سامنا نہ تھا۔ لیکن وہ اس کور سے باہر نہ جاسکتا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی آستین پر لگا ہوا بٹن نوچا اور پھر اس نے بٹن کو اندازے سے اپنی ایک ٹانگ کے قریب آہستہ سے فرش کی طرف پھوڑ دیا۔ وہ کور کی وجہ سے جھک کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور چھوٹا سا بٹن کہیں بھی گر سکتا تھا۔ لیکن جیگر نے اُسے نیچے پھینکتے ہوئے ہر ممکن احتیاط سے کام لیا تھا۔ اور پھر اس نے دونوں پیروں

انداز میں جواب دیا۔

"اور کے۔۔۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ۔" جیگر نے اُسی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی جلدی سے اٹھا اس نے زور لگا کر اپنے بھاری جسم کو کمرے سے باہر نکالا اور پھر سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ "اس دیوار کی طرف جاؤ۔ اور اس کے ساتھ منہ لگا کر کھڑے ہو جاؤ۔" جلدی کر دہرنا بوشیاں اڑا دوں گا۔" جیگر کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔ اور وہ آدمی تیزی سے دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جیگر اس کے پیچھے چلتا ہوا اس کے قریب پہنچا۔ اور پھر مشین گن کی نال اس نے اس کی گردن کی پشت پر رکھ کر قدرے دبا دی۔ "بارگم اور شیرمی اس وقت کہاں ہیں۔" جیگر نے پوچھا۔ وہ کنٹرول آفس میں ہیں۔ میں وہیں سے آ رہا ہوں۔ انہوں نے مجھے یہاں پہرہ دینے کے لئے کہا تھا۔ اس آدمی نے بھینچے بھینچے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "کنٹرول آفس کا راستہ تباہ۔" جیگر نے پوچھا۔

"اس راہداری میں دائیں طرف جانے کے بعد سیڑھیاں نیچے جاتی ہیں وہ کنٹرول آفس ہے۔" اس آدمی نے جواب دیا۔ "اور کے۔" جیگر نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ چونکہ نال گردن کے اندر دبی ہوئی تھی۔ اس لئے ملے سے دھماکے ہوئے۔ اور دوسرے لمحے اس آدمی کی گردن ریشہ ریشہ ہو گئی۔ اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح دیوار کے ساتھ گھسٹا ہوا

دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کو کھولا تو دروازہ کھل گیا۔ لیکن جیگر دروازے کے اندر ہی کھڑا رہا۔ اس نے اپنے جسم کا کوئی حصہ باہر نہ نکالا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ پورا ریڈیو اسٹیشن کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ اور وہ صرف اس کمرے کے اندر محفوظ ہے۔ اس سے باہر نکلتے ہی کمپیوٹر نے اُسے چیک کر لینا ہے۔ اس لئے کہ شاید اس کمرے کی حد تک کمپیوٹر میں اس کی موجودگی کو قیڈ کیا گیا تھا۔ وہ دروازہ میں کھڑا سوچ رہا تھا۔ کہ اب کیا کرے کہ اس کے کانوں میں کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ قدموں کی آواز بتا رہی تھی کہ آنے والا ادھر ہی آ رہا ہے۔ جیگر تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گیا۔ قدموں کی آواز اس دروازے کے سامنے پہنچی تو یک لحظ ایک انسانی آواز سنائی دی۔

"ارے یہ کیا۔۔۔ بولنے والے نے شاید کھلے دروازے کے سامنے ٹوٹے ہوئے کور کے ٹکڑے دیکھ کر ایسا کہا تھا۔ اور پھر ایک مشین گن بردار آدمی یک لحظ اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جیگر کا بازو لہرایا اور اندر آنے والا آدمی چختا ہوا سامنے پڑی کمرے پر جا کر اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اچھل کر ایک طرف جا گئی تھی۔ جیگر نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھائی اور کمرے میں پھنس کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس آدمی کے سینے پر اس کی نال رکھ دی۔

"مٹھارا نمبر اور کوڈ۔" جیگر نے غراتے ہوئے کہا۔ "ٹوئنٹی ون کوڈ ریڈ ایریا۔" اس آدمی نے بوکھلاہٹ سے بولے

تھا کہ کمپیوٹر سرگھنٹے کے بعد یہاں موجود تمام لوگوں کی چکنگ کرتا ہے۔
سوائے چند خاص لوگوں کے جو اس چکنگ سے مستثنیٰ ہیں۔ اور اتفاق
سے وہ لمحات اس وقت آتے تھے جب وہ اس آدمی کا خاتمہ کر کے
اس کا کمپیوٹر رسیور لگا کر رابرداری میں پہنچا تھا۔

اب جگر اطمینان سے چلتا ہوا رابرداری میں آگے بڑھتا گیا۔ اب
وہ کمپیوٹر کی طرف سے تو بے فکر ہو چکا تھا البتہ انسانی آنکھوں نے
یقیناً اُس کا چہرہ اور لباس دیکھتے ہی اُسے چک کر کر لینا تھا۔ لیکن
انسانوں کی طرف سے اُسے کوئی فکر نہ تھی۔ رابرداری کے اختتام پر
واقعی سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک
بڑا سا فولادی دروازہ موجود تھا۔ جس کے باہر سرخ اور نیلے رنگ
کی روشنیاں جھللا رہی تھیں۔ سیڑھیوں پر کوئی آدمی نہ تھا۔ جگر
نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا تو رابرداری کے دائیں طرف دالی
دیوار میں اُسے ایک سوچ پنل نظر آگیا۔ جگر جلدی سے اس سوچ
پنل کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے سب سے نچلے حصے میں
موجود ایک سرخ رنگ کے بٹن کو دبا دیا۔ بٹن دبے ہی بغیر کسی آواز
کے دیوار میں ایک خلا نمودار ہوا جس کی دوسری طرف ایک چھوٹا
سا کمرہ تھا۔ جگر جلدی سے اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ
کسی آفس کے طور پر بنا ہوا تھا۔ درمیان میں ایک بڑی سی دفتری میز تھی۔
جس کے قیچھے اونچی نشست کی کرسی تھی۔ سائے والی دیوار پر ایک
بڑی سی سکرین موجود تھی۔ جو تاریک تھی۔ جگر کے اندر داخل ہوتے ہی
خلا خود بخود غائب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر نصب سکرین

نیچے گر گیا۔ جگر نے جلدی سے اُسے سیدھا کیا اور پھر اس کی بوشرٹ
پینٹ سے کپنچ کر باہر نکالی اور پینٹ کے اندرونی طرف اس کی
پٹی کے ساتھ ساتھ ہاتھ پھیرنے لگا۔ ایک جگہ اس کا ہاتھ اٹک گیا۔
اور پھر جب اس نے ہاتھ باہر کھینچا تو ایک پتلی لیکن مستطیل سی ڈبیا
اس کے ہاتھ میں تھی۔ جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کلب لگا ہوا تھا۔
اس نے جلدی سے اس ڈبیا کو اپنی پتلون کی بلیٹ سے اندرونی
طرف فٹ کر لیا اور پھر مشین گن اٹھا کر وہ دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ اس بار وہ اس کے بغیر دروازے سے نکل کر رابرداری میں
پہنچ گیا۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔ کوڈ بتاؤ کوڈ بتاؤ۔۔۔“ ایک سخت جگر کے
کانوں میں مشینی آواز سنائی دی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ذہن کے
اندر کوئی بول رہا ہو۔
”ریڈ ایریا۔۔۔“ جگر نے اس آدمی کے ہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔

”نمبر بتاؤ۔ نمبر بتاؤ۔۔۔“ وہی مشینی آواز دوبارہ سنائی دی۔
”ٹوٹی دن۔۔۔“ جگر نے پھر اُسی آواز اور ہجے میں جواب
دیا۔
”اور۔۔۔“ کلیر فارون آدر۔۔۔ مشینی آواز سنائی دی۔
اور پھر خاموشی چھا گئی۔

جگر کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ سمجھ گیا کہ
اب ایک گھنٹہ تک کمپیوٹر نے اُسے کلیر کر دیا ہے۔ اُسے معلوم

سکرین اوپن کر دوں باس۔۔۔ آپریٹر نے جُری طرح بوکھلائے
ہوئے انداز میں جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر
گڑبڑا گیا ہے۔

”ادہ۔ ادہ دھوکہ۔ ٹیری تو میرے پاس موجود ہے۔ ٹیری اسے
بتاؤ کہ تم یہاں موجود ہو۔“ جیگر نے بارگم کے لہجے میں چیختے
ہوئے کہا۔

”یس۔ ٹیری سپیکنگ۔“ اس بار جیگر نے خود ہی ٹیری
کی آواز حلق سے نکالتے ہوئے کہا۔

”ادہ باس۔ واقعی زبردست دھوکہ ہوا ہے۔ میں سکرین اوپن
کر تا ہوں۔ سر آپ آرڈر دیں۔“ ٹیری کی آواز سننے ہی وہ آدمی
اور بھی زیادہ بوکھلا گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے مشین کے مختلف
بٹن تیزی سے دبائے شروع کر دیتے۔ اور سکرین پر جھماکے ہونے
اور پھر ایک منظر ابھر آیا۔ جیگر یہ منظر دیکھتے ہی حیرت اور خوف سے
کمری سے اچھل پڑا۔ یہ ایک کمرے کا منظر تھا۔ جس میں چار گول
سلنڈر زمین میں گڑھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان چاروں سلنڈروں
میں پرنس۔ مارسیلا اور پرنس کے باڈی گارڈ بے بس کھڑے تھے۔
اور ان کے پیچھے مشین گن سے مسلح آدمی کھڑا تھا۔ ابھی جیگر یہ منظر
دیکھ ہی رہا تھا کہ نیک لخت بارگم پیچھے مٹھا اور پھر وہ مسلح آدمی تیزی
سے آگے بڑھ آیا۔

”اس مسلح آدمی کو شوٹ کر دو۔ فوراً۔“ جیگر نے بارگم
کے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اور میز کی سائڈ سے وہی مشینی آواز
نکلنے لگی۔

”چیکنگ پوائنٹ بتائیے۔“ یہ آواز میز کے کونے کی سطح
پر بنے ہوئے باریک باریک سوراخوں سے نکلی تھی۔

”روم نمبر ایٹ کنٹرول سیکشن۔“ جیگر نے جلدی سے
کہا اور کمری پر بیٹھ گیا۔

دوسرے لمحے سکرین پر مختلف جھماکے ہونے لگے۔ اور پھر
ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس کے درمیان ایک بڑی مشین موجود
تھی۔ جس پر بے شمار چھوٹے بڑے رنگ بونگے بلب جل بھرے تھے۔
اور ایک آدمی اس مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔
”یس باس۔“ اس آدمی نے جلدی سے مشین کا ایک بٹن
دباتے ہوئے کہا۔

”روم نمبر ایٹ کی کیا پوزیشن ہے۔“ اس بار جیگر کے حلق
سے بارگم کی آواز نکلی۔

”روم نمبر ایٹ کی پوزیشن ساؤنڈ ہے باس۔ لیکن آپ تو ابھی بذات
خود روم نمبر ایٹ میں تھے باس۔“ اس آدمی کی حیرت سے پُر
آواز سنائی دی۔

”یس۔ ادہ۔ دھوکہ ہو گیا ہے۔ روم نمبر ایٹ میں میری جگہ کوئی
اور ہو گا۔ فوراً اُسے خلس اپ کر دو۔“ جیگر نے بارگم کی آواز میں
حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”کوئی اور۔“ کیا مطلب باس ٹیری بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

”شوٹ کر دوں۔ وہ کیسے باس۔“ اس آدمی کی حیرت
بھری آواز سنائی دی۔

اور اُسی لمحے جیگر نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ کیونکہ اس
مسلح آدمی نے پرنس کی طرف مشین گن کا رخ کر دیا تھا۔ اور جیگر
نے ٹریگر پر اس کی انگلی کی حرکت خود دیکھ لی تھی۔ اور ظاہر ہے
اب پرنس کے پہنچ جانے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہا تھا۔

”باس باس۔۔۔ یہ کیا ہو گیا ہے باس۔“ اُسی لمحے
اس آپریٹر کی چنجی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور جیگر کی آنکھیں بے اختیار
کھل گئیں۔ اور پھر سکریں پر اُسے جو منظر نظر آیا وہ واقعی اس کے لئے
انتہائی حیرت انگیز تھا ناقابل یقین منظر۔ اور جیگر بے اختیار اپنی آنکھیں
دونوں ہاتھوں سے ملنے لگ گیا۔

عمران بڑے اطمینان سے کھڑا بارگم اور اس مسلح آدمی
کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا
جیسے بارگم اس کے قتل کی بجائے کسی اور کے قتل کے بارے
میں اس مسلح آدمی کو ہدایات دے رہا ہو۔ جب کہ مارسیلا کا چہرہ
بُدی طرح متغیر ہونے لگ گیا تھا۔ اور پھر جیسے ہی اس مسلح آدمی نے
مشین گن کا ٹریگر دبایا۔ مارسیلا کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔ اور اس
کے حلق سے ہدیانہ انداز میں چیخیں نکلتے لگیں۔ اس کی چیخیں مشین گن کی
مسلل اور بے پناہ فائرنگ کی آوازوں پر بھی حاوی آگئی تھیں۔
”یہ کیا۔۔۔ اچانک اس کے کانوں میں بارگم کی چیخ پڑی تو
اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ اس طرح
آنکھیں بھاڑ بھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اس کی بینائی اچانک غائب ہو گئی
ہو۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے جو منظر ابھرا تھا وہ واقعی

ناقابل یقین تھا۔ عمران کا سر اور گردن سلنڈر کے اوپر سے غائب ہو چکا تھا۔ لیکن اس کی کھوپڑی کا کوئی ریزہ تک فرش پر نظر نہ آ رہا تھا اور مشین گن بردار پانگلوں کی طرح مشین گن ہاتھ میں پکڑے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جب کہ بارگم اور شیریں دونوں کے پہرے حیرت کی شدت سے مسخ ہو چکے تھے۔

اُسی لمحے جیسے کوئی گولی بندوق کی نال سے نکلتی ہے۔ اس طرح عمران کا جسم پلک جھپکنے میں سلنڈر کی اوپر والی سطح پر نظر آیا۔ اور اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا۔ عمران نے چھلانگ لگا کر اس مشین گن بردار کے ہاتھ سے مشین گن ہٹا کر ایک طرف کھڑا نظر آیا۔ اور ایک لمحے سے کم عرصے میں مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ہی وہ آدمی جس سے عمران نے مشین گن چھینی تھی اور شیریں لٹو کی طرح گھوم کر چلتے ہوئے فرش پر گر گئے ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔

”اب بتاؤ بارگم کہ موت زندگی کا فیصلہ کس کے ہاتھوں میں ہے“ عمران نے مشین گن کی نال کا رخ بارگم کے سینے کی طرف کرتے ہوئے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

”لگ۔ لگ۔ کیسے۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم اس سلنڈر میں پہلے غائب ہو گئے پھر باہر آ گئے۔ کیسے۔ یہ کیسے ہو گیا“ بارگم نے انتہائی حیرت اور بوکھلاہٹ سے پوچھ لہجے میں کہا۔

”اگر تم ڈاکٹر اور کی طرح ماہر نفسیات کے ساتھ ساتھ ایک ماہر سلنڈر ریات بھی رکھ لیتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ سلنڈر کے اندر اوپر سے کسی آدمی کے جسم کو ڈالنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سلنڈر کو اس

کے جسم کی نسبت کافی کھلا رکھنا پڑتا ہے۔ تاکہ وہ اندر سیدھا چلا جائے تمہارا یہ سلنڈر ہمارے جسم کی نسبت کافی کھلا تھا۔ اس لئے ہم اطمینان سے کھڑے تھے۔ اور پھر جیسے ہی تمہارے آدمی نے ٹریگر دبایا۔ ہم نیچے ہو گئے۔ نتیجہ یہ کہ گولیاں سلنڈر کے اوپر سے گزر گئیں۔ اس کے بعد ہمیں معلوم ہے کہ شدید حیرت کا ایک وقفہ آتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اس وقفے سے فائدہ اٹھایا اور ہم پول والٹ کے بھی بین الاقوامی کھلاڑی رہے ہیں۔ جس میں پول کی مدد سے جسم کو اوپر سیدھا اٹھایا جاتا ہے۔ اور ہم اس کھیل میں اس قدر مہارت رکھتے ہیں کہ اب ہمیں پول کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ چنانچہ جیسے ہی فائرنگ کی اور حیرت کا وقفہ آیا ہم اوپر کو اچھلے اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے“ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کاش مجھے ان باتوں کا پہلے خیال آ جاتا۔ میرے خیال میں تو ایسا ہونا ناممکن تھا۔ آج سے پہلے کسی نے ایسا نہ کیا تھا۔“ بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”آج سے پہلے تمہاری کبھی پنس آف ڈھپ سے ملاقات آجی نہیں ہوئی تھی“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ سنو۔ میں تمہارے ساتھ صلح کرنا چاہتا ہوں۔ تم جس قدر رقم لینا چاہو میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں کاروبار میں تمہارا حصہ بھی رکھ سکتا ہوں“ بارگم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مسٹر بارگم۔ تم ہماری توہین کر رہے ہو۔ اور تم نہیں جانتے کہ

ادھر — یہ منشیات کا سٹور ہے۔" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کمرے کی دوسری سائیڈ والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ لیکن اس کمرے کا اور کوئی دروازہ یا راستہ نہ تھا۔ اس کی باقی تمام دیواریں بالکل سپاٹ تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کمرے میں داخل ہوئے اور ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے۔ ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ کسی غنٹ کی طرح ادھر کو اٹھتا چلا گیا۔ کمرے کی اچانک حرکت کی وجہ سے یہ لمحہ کے لئے وہ سب لڑکھڑائے لیکن پھر سنبھل گئے۔ چند

ہمارے تو حسین کی سزا کیا ہے۔ — عمران نے انتہائی غصیلے ہلچے میں کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم نہ ہوا تھا کہ یک لحظت کمرے میں سرور کی تیز آوازیں گونجیں۔ یہ آوازیں عمران کے عقب میں پیدا ہوئی تھیں۔ اس لئے عمران فطری طور پر تیزی سے گھوما۔ اور دوسرے لمحے بارگم بھوکے عقاب کی طرح اس سے ٹکرایا۔ اور عمران چونکہ اچانک گھوما تھا۔ اور عین گھومتے ہی بارگم اس سے ٹکرایا تھا۔ اس لئے عمران اپنا توازن نہ سنبھال سکا اور پھل کر منہ کے بل نیچے فرش پر گر گیا۔ لیکن اُسی لمحے بارگم کے حلق سے چیخ نکلی اور عمران کے جسم سے اس کا وزن مٹ گیا۔ عمران پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ کر اٹھا۔ تو اس نے جوانا کو دیکھا کہ اس نے بارگم کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ اور اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جوانا نے ایک لخت آنسو سے گھبرا کر پوری قوت سے سامنے والی دیوار پر اس طرح مار دیا جیسے بچے غصے اور جھنجھلاہٹ میں گیند دیوار پر مارتے ہیں۔ لیکن بارگم نے نہ صرف اپنے گھومتے ہوئے جسم کو کنٹرول کیا بلکہ اس کا سر یا جسم کا دوسرا حصہ دیوار سے لگنے کی بجائے اس کے پیروار سے لگے اور دوسرے لمحے وہ حیرت انگیز طور پر فرش پر کھڑا نظر ہی آیا تھا کہ اس نے چھلانگ لگائی اور دروازے کے باہر غائب ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے وقوع پذیر ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

"متمہارے سلنڈر کہاں گئے۔" — عمران نے مڑ کر جو زف اور
بارسیلا سے پوچھا اور ساتھ ہی اس نے فرش پر گری پڑی مشین گن

اور مار سیلا حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی۔ جس کے چہرے پر اس پوزیشن میں پھنس جانے کے باوجود تردد یا پریشانی کے معمولی سے آثار بھی نہ تھے۔

اچانک راہداری کی چھت سے دھویں کی دھار سی نکل کر اس چھوٹے سے کمرے میں پھیل گئی۔ انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے آبشار بہہ رہا ہو۔ اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھی کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح دھڑام سے نیچے گرے۔ ان سب کے جسم اس بڑی طرح ٹیڑھے میڑھے ہو رہے تھے جیسے وہ انتہائی شدید تکلیف کے عالم میں ہوں۔ دھویں کا احساس ہوتا ہے ہی عمران نے فوری طور پر اپنا سانس روک لیا تھا۔ لیکن سانس روک لینے کے باوجود اس کے ذہن پر تار یک چادر اس طرح پھیل چلی گئی تھی جیسے کسی نے زبردستی یہ چادر اس کے ذہن کو اوڑھادی ہو۔

لمحوں بعد اس لفٹ نما کمرے کی حرکت ختم ہو گئی اور شمالی دیوار درمیان سے کھٹ کر خود بخود دونوں سائیڈوں پر بٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا۔ لیکن راہداری خالی تھی اس لئے وہ مشین گن پکڑے راہداری میں گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گئے۔ اور ان سب کے باہر آتے ہی دیوار میں پیدا ہونے والا خلا خود بخود برابر ہو گیا۔

”خاصا جدید قسم کا کارخانہ ہے۔“ عمران نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر راہداری میں دائیں طرف کو مڑ گیا۔ کیونکہ بائیں طرف سے راہداری بند نظر آ رہی تھی جب کہ دائیں طرف وہ آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔ وہ چاروں ہی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک سر کی تیز آواز کے ساتھ عمران کے سامنے اندھے شیشے کی ایک دیوار فرش سے نکل کر راہداری کی چھت میں غائب ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے گھومے لیکن دوسرے لمحے ان سب کے منہ سے بلے سانس نکل گئے۔ کیونکہ ان کے عقب میں بھی بالکل اسی طرح اندھے شیشے کی دیوار نمودار ہو گئی تھی اور اب وہ چاروں اس چھوٹے سے کمرے میں کھڑے حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

”یہ کیا ہو رہا ہے پرنس“ مار سیلا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تماشا ہو رہا ہے مادام۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ تماشا کون سے اور تماشاگر کون“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن اُسی لمحے پرنس تیزی سے مڑا۔ اور بارگم اس پر جھپٹ پڑا۔ اور پرنس نیچے گر پڑا۔ بارگم اس کے اوپر تھا کہ پرنس کے پاؤں گارڈ صاحبی جو اٹا نے بارگم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور گھما کر دیوار سے مار دیا۔ لیکن بارگم انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے کام لیتے ہوئے دیوار سے ٹکرا کر ایک لمحے کے لئے فرسش پر کھڑا نظر آیا۔ اور پھر اچھل کر دروازے کے باہر غائب ہو گیا۔

”باس باس۔ وہ نقلی بارگم بھاگ گیا۔ روم نمبر آٹھ سے بھاگ گیا۔ آپریٹر نے کہا اور جیسر ہونٹ چباتا رہ گیا۔ بارگم نے واقعی اس قدر پھرتی دکھائی تھی کہ شاید جیگر کو بھی اتنی پھرتی کی توقع بارگم سے نہ تھی۔“

اب کیا حکم ہے باس۔ اچانک آپریٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”اس نقلی بارگم کو تلاش کر کے ختم کر دو۔“ جیگر نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ عین اس کے سر کے اوپر چھت پر سے سرخ رنگ کی روشنی کی تیز دھار اس کے جسم کے اوپر پڑی۔ اور جیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ برف کے بلاک میں دھنسا جا رہا ہو۔ اس کا پورا جسم انتہائی سخت ہو گیا تھا۔ روشنی ایک لمحے بعد غائب ہو گئی۔ لیکن جیگر کا جسم مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔ وہ پکیں جھپکنے سے بھی معذور ہو چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد اس کے بے حس و حرکت جسم کو کسی سے گھسیٹ لیا گیا۔

آنکھیں کھولتے ہی جیگر کو جو منظر نظر آیا تھا۔ وہ واقعی حیرت انگیز تھا۔ پرنس بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح سلنڈر سے باہر اچھلا اور پھر اس نے مسلح شخص کے ہاتھوں سے مشین گن چھین لی۔ دوسرے لمحے وہ مسلح شخص اور تیری دونوں لٹو کی طرح گھومتے ہوئے فرسش پر گر گئے۔ اور پرنس نے مشین گن کی مال بارگم کے سینے کی طرف اٹھا دی۔ اس کے لب ہل رہے تھے۔ لیکن جیگر کو اس کی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

”باس باس۔ حکم دیجیے باس۔“ جیگر کے کانوں میں آپریٹر کی چیختی ہوئی آواز پڑی۔

”یہ سلنڈر غائب کر دو۔ فوراً۔“ جیگر نے بھی حج کر جواب دیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے پرنس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود سلنڈر ایک لمخت فرسش میں غائب ہوتے دیکھے

دوسرے لمحے وہ کسی لمبے ترنگے آدمی کے کانہ سے پر لدا ہوا تھا چونکہ اس کا چہرہ نیچے تھا۔ اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ اُسے کس طرف لے جایا جا رہا ہے۔ بس اس نے کمرے کا فرش نظر دل سے ادجھل ہوتے۔ اور پھر مختلف رنگوں کے فرش آنکھوں کے سامنے گزرتے دیکھے۔ پھر ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر اُسے کسی بوری کی طرح پھینک دیا گیا۔ لیکن جیگر کو اس طرح گرنے کے باوجود بھی کسی قسم کے درد کا کوئی احساس نہ ہوا تھا اور وہ پشت کے بل فرش پر پڑا ہوا کمرے کی چھت دیکھ رہا تھا۔ چھت بالکل سیاٹ تھی۔ کمرے میں مکمل سکوت طاری تھا۔ اُسے لے آنے والا بھی جاچکا تھا۔

پھر سنبھلنے کتنی دیر اُسے اس عالم میں پڑے ہوئے گزر گئی کہ اسے ایک بار پھر دردناک کھلنے اور بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ آنے والا اس کے جسم کے عین ادیر آکر رک گیا۔ اور جیگر نے دیکھا کہ وہ بارگم تھا۔ اس کا چہرہ نفرت اور غصے سے مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

”تم۔ کیمنے۔ بزدل۔ غدار۔ لالچی۔ سرلیں۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔“ بارگم نے انتہائی نفرت آمیز لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی پوری قوت سے جیگر کے پہلو میں لات مار دی۔ لیکن جیگر کا جسم مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔ اس کے کانوں میں پسلیاں ٹوٹنے کی آواز ضرور پڑی۔ لیکن اس کے جسم میں درد کی کوئی لہر نہ ابھری۔

بارگم نے غصے کی شدت میں یکے بعد دیگرے اس کے پہلو میں مسلسل لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ اپنا ذہنی

توازن کھو چکا ہے۔ لیکن جیگر بے حس پڑا ہوا تھا۔ نہ وہ بارگم کو کوئی جواب دے سکتا تھا اور نہ ہی اس کے تشدد کے خلاف کسی قسم کا کوئی رد عمل ظاہر کر سکتا تھا۔

ابھی بارگم پر پڑا ہوا دردہ جاری تھا کہ ایک بار پھر دردناک کھلنے اور کئی بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

”پھینک دو انہیں یہاں فرش پر۔ میں ان کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ یہ جرمزادے سبجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ میں انہیں بتاؤں گا کہ بارگم سے ٹکرانے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔“ بارگم نے مڑ کر نہیانی انداز میں چیختے ہوئے آنے والوں سے کہا۔ جیگر چونکہ بے حس حرکت تھا اس لئے وہ گردن موڑ کر یہ بھی نہ دیکھ سکتا تھا کہ کن لوگوں کو یہاں لایا گیا ہے۔ دوسرے لمحے فرش پر انسانی جسموں کے گرنے کے دھماکے ہوئے۔ جن میں دو دھماکوں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ کافی وزنی آدمی ہیں جب کہ ایک قدرے ہلکا تھا اور دوسرا اس سے بھی زیادہ ہلکا۔ اور جیگر سمجھ گیا کہ یہ یقیناً پرنس ادا اس کے ساتھی ہوں گے۔

”بکس بٹو تھی پوچھ رہا ہے کہ باہر کیپٹنگ جاری رکھی جائے یا ختم کر دی جائے۔“ ایک سہمی ہوئی سی مودبانہ آواز سنائی دی۔ اس آواز کے پٹھے کو کہو کہ اب کیپٹنگ کی کیا ضرورت ہے۔ اب یہ لوگ یہاں پڑے ہوئے ہیں۔ اُسے کہو کہ ایکشن گروپ کو واپس بھیجا دو۔“ بارگم نے انتہائی غصے سے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ذہنی طور پر عدم توازن کا شکار ہو چکا تھا۔

”یس بکس۔“ وہی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ

ہی کئی قدموں کی واپس جاتی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں۔
بارگم اب غصے کی شدت سے وہیں ٹہل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں
ہلکی سی سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔

”یس۔۔۔۔۔ بارگم کی چنچلی ہوئی آواز سنائی دی۔

”انتظام مکمل ہو گیا ہے باس۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے۔ لٹکا دو ان کو آروں پر۔ میں آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ بارگم نے تیز لہجے

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی تیز آواز دروازے کی طرف جاتی ہوئی سنائی دی۔

چند لمحوں کیلئے خاموشی سی چھا گئی اس کے بعد اچانک کمرے میں نیلے رنگ کا

دھواں بھرنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر میں کمرہ اس دھواں میں پوری طرح بھر گیا اور جیگر کو

یوں محسوس ہوا جیسے ہر چیز نیلے پردوں میں چھپ گئی ہو۔ تھوڑی دیر تک دھواں کمرے

میں بھرا رہا۔ پھر جس طرح نمودار ہوا تھا۔ اُسی طرح آہستہ آہستہ غائب ہو گیا

تھا۔ لیکن اچانک جیگر کو محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں تیزی سے گرمی پیدا

ہوتی جا رہی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ درد بھی محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد درد کی تیز لہریں اس کے جسم میں پیدا ہوئیں۔ اور اس کے

ساتھ ہی اس کا جسم آہستہ آہستہ حرکت میں آنے لگ گیا۔ اور چند لمحے

ہی گزرے تھے کہ جیگر نے کہا ہتے ہوئے اپنے جسم کو حرکت دی اور پھر

وہ بمشکل اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گیا۔ جس جگہ بارگم نے اُسے لائیں

ماری تھیں وہاں خاصا تیز درد تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے جسم

کے اندر کسی چیز کو کاٹ رہا ہو۔ اس نے ہونٹ بھینچے اور گردن گھما کر ادھر

ادھر دیکھنے لگا۔ فرش پر اس کے ساتھ ہی واقعی پرنس اور اس کے

ساتھ ہی پڑے ہوئے تھے۔ لیکن وہ بدستور بے ہوش تھے۔ ان کے

جسموں میں ذرا برابر بھی حرکت نہ تھی۔ ابھی جیگر انہیں دیکھ ہی رہا تھا کہ سر

کی تیز آواز کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں

کناروں میں سمٹی ہوئی غائب ہو گئی۔ اب جس جگہ دیوار تھی وہاں شفاف

شیشے کی دیوار نظر آ رہی تھی۔ جس کے پیچھے ایک ادنیٰ نشست کا کمرہ

تھا۔ جس میں ایک کرسی موجود تھی۔ جیگر کے دیکھتے ہی دیکھتے اس

کمرے کا دروازہ کھلا اور بارگم اس کمرے میں داخل ہوا۔ اور آگے بڑھے

شاید نہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک غصے اور

نفرت کے آثار نمایاں تھے۔ جبٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے

ساتھ ہی بارگم کی آواز جیگر والے کمرے میں گونجی۔

”اس پرنس اور اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ۔“

بارگم کی چنچلی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ کمرے کی

چھت سے ناربنجی رنگ کی شعاعیں نکل کر پرنس اور اس کے ساتھیوں

کے جسموں پر پڑنے لگیں۔ شعاعیں عین اس جگہ سے چھت سے نکل رہی

تھیں کہ ان کا ٹارگٹ پرنس اور اس کے ساتھیوں کے جسم تھے۔ چند

لمحوں تک شعاعوں نے پرنس اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو گھیرے

رکھا پھر یک لحظ غائب ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی پرنس اور

اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر ایک ایک

کمرے کے وہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ سوائے پرنس کے باقی سب حیرت

سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے ذہنی طور پر اپنے آپ کو اس ماحول

سے ایڈجسٹ کر رہے ہوں۔ جب کہ پرنس کی نظریں بارگم پر جمی

ہوئی تھیں۔

”ٹھوکتی ہے۔۔۔ بارگم نے چنچتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔۔۔ ایک اور آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

”اس جیگر پر اپنے فن کا مظاہرہ کرو۔ تاکہ پرنس اور اس کے ساتھیوں کو اپنے انجام کے متعلق کچھ اشارہ مل جائے۔۔۔ بارگم نے چنچتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔۔۔ ٹھوکتی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

دوسرے لمحے چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کی ایک دھار جیگر پر پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی روشنی کی یہ دھار ایک لخت چھت کی طرف اس طرح سمٹی گئی جیسے کوئی جال کواد پر کی طرف کھینچ رہا ہو۔ جیگر کا جسم بھی اس روشنی کے اندر بالکل اس طرح چھت کی طرف اٹھتا جا رہا تھا۔ جیسے وہ روشنی کی بجائے لوہے کے محفوظ جال میں پھنسا ہوا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے اس عجیب و غریب تماشے کو دیکھ رہے تھے۔ چھت کے قریب جا کر روشنی کی شعاع ایک لخت اوپر سے نیچے کی طرف آنے کی بجائے پھیل کر دائیں بائیں طرف کی دیواروں تک پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی جیگر کا جسم بھی افقی حالت میں ہونے کی بجائے اس طرح دائیں بائیں ہو گیا۔

جیگر کی آنکھوں میں دہشت کے سلسے تیرتے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ اس انداز میں آتے ہی جیگر کا جسم ایک لخت سیدھا اور ساکت ہو گیا تھا۔

”ویرمی گڈ۔ اب اصل کام شروع کرو۔ ٹھوکتی۔ لیکن آہستہ آہستہ۔ ایک لخت نہیں تاکہ یہ فوراً نہ مر جائے۔۔۔ بارگم کی چنچتی ہوئی

”تمہیں ہوش آگیا پرنس۔ اب دیکھو۔ میں نے تمہارے لئے کیسا عبرت ناک انجام تجویز کیا ہے۔ اس وقت تم اپنی چالاک اور عیاری کی وجہ سے بچ سکے تھے۔ اور کمرہ اس جیگر کے کنٹرول میں آگیا تھا۔ اور اس نے اپنے طور پر تو میرا خاتمہ کرنا چاہا۔ اور آپریٹر کو کہہ کر سلنڈر غائب کر دیتے۔ لیکن ان سلنڈروں کے غائب ہونے سے مجھے بچ نکلنے کا موقع مل گیا۔ اور تم ایک بار پھر پھنس گئے۔ میں نے اس آپریٹر کو بھی موت کی سزا دے دی ہے۔ اور یہ کمینہ۔ غدار۔ لالچی اور جریں جیگر بھی اب تمہارے ساتھ بیٹھا ہے۔ اب اس کا انجام بھی تمہارے ساتھ ہی ہوگا۔۔۔ بارگم کی چنچتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ویسے ایک بات ہے مسٹر بارگم۔ تم نے منشیات کے اس کارخانے کو پوری لیبارٹری بنا رکھا ہے۔ ویسے ہمیں اس میں تم سے زیادہ پولیس کمشنر جارجی کی ذہانت نظر آتی ہے۔ کیونکہ تم تو عقل سے بالکل ہی پیدل ہو۔ اور اس طرح پیدل ڈبل مارچ کرتے ہوئے اپنے انجام تک پہنچ جاؤ گے۔۔۔ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

”تم جس قدر جی چاہے زبان چلا لو۔ ابھی تمہاری بھیا تک چنچیں اس کمرے میں گونجیں گی۔۔۔ بارگم نے اور زیادہ اونچی آواز میں چنچتے ہوئے کہا۔

اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی اور جیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

آواز سنائی دی۔

عمران خاموش کھڑا چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر پہلی بار تشویش کی لکیریں نمودار ہوتی تھیں۔ اور چند لمحوں بعد چہرہ چمک کی تیز آوازیں چھت سے نکلیں اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ چھت سے گول چکر میں چلتے ہوئے انتہائی تیز وندانون کے آسے نیچے کھسکتے آرہے تھے۔ ان کے گھومنے کی رفتار زیادہ تیز نہ تھی۔ وہ آہستہ آہستہ گھوم رہے تھے۔ اور اس طرح گھومتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ جیگر کے ساکت جسم کی طرف بڑھ چلے آئے تھے۔ عمران اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ بارگم ان آدموں کی مدد سے جیگر کے جسم کی بوٹیاں اڑا دینا چاہتا تھا۔ اور یہ واقعی انتہائی بھیاںک موت تھی جو جیگر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اور جیگر کی چونکے آدوں کی طرف پشت تھی۔ اس لئے اُسے معلوم بھی نہ تھا کہ چند لمحوں بعد اس کا کیا حشر ہونے والا ہے۔ چھت فرش سے تقریباً بیس فٹ بلند تھی اور جس جگہ جیگر موجود تھا وہ چھت سے پانچ فٹ نیچے تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ جیگر فرش سے پندرہ فٹ کی بلندی پر موجود تھا۔ اور یہ بلندی خاصی تھی۔ عمران جس قدر بھی ادنیٰ چھلانگ لگاتا۔ تب بھی وہ جیگر تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ اور پہنچ کر کہتا بھی کیا۔ جیگر تو اس عجیب و غریب شعاع کے جالی میں جکڑا ہوا تھا۔

"بس یہیں روک دو ان آدموں کو۔ اور جب تک میں حکم نہ دوں اس وقت تک انہیں اور نیچے نہ آنے دینا۔" بارگم کی تیز آواز گونجی۔ اور اس کے ساتھ ہی آسے نیچے آنے سے رک

گئے۔ اب وہ جیگر کے جسم سے صرف چند انچ ادا پر تھے۔ البتہ وہ اُسی طرح مسلسل گھوم رہے تھے۔

"اب بولو پانس۔ کیسی ہے یہ سزا۔ اگر تم اسے اس موت سے بچا سکتے ہو تو بچا لو۔ میرا چیلنج ہے۔" بارگم نے بڑے طنز یہ لہجے میں کہا۔

"اگر ہم اسے بچالیں تب تم کیا کر دو گے۔" عمران نے مڑ کر بارگم کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میرے لب ملیں گے اور یہ آسے ایک جھٹکے سے اس جیگر کے جسم کو روکنی کی طرح دھنک کر رکھ دیں گے۔" بارگم نے بڑے فخر یہ لہجے میں کہا۔

"چلو۔ تم فرض کر لو کہ ہم اسے بچالیں گے تو پھر تمہارا کیا رد عمل ہو گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ایسا کر لو۔ تو میرا وعدہ کہ میں تم سب کے لئے کوئی آسان موت تجویز کر دوں گا۔" بارگم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سنو بارگم۔ ہم نے پہلے بھی کہا ہے کہ تم عقل سے پیسل ہو۔ اور اب بھی کہہ رہے ہیں تم پولیس کمشنر جارجی کی ذہانت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا ایمان ہے کہ مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ اور ہم نے پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ موت اور زندگی کا فیصلہ تمہارے ہاتھوں میں نہیں ہے۔"

عمران کا لہجہ یک لخت بے حد سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اب تمہارا دماغ خواب ہو گیا ہے۔ پانس۔ اب دیکھو کہ میں

کس طرح جیگر کو مارتا ہوں۔ اور اس کے بعد باری باری تم سب کا بھی یہی حشر ہو گا۔۔۔۔۔ بارگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران کا جسم یک لخت تن گیا۔

"ٹھوکتی"۔۔۔۔۔ بارگم کی تیز آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"یس باس"۔۔۔۔۔ ٹھوکتی کی آواز سنائی دی۔

"ارے چلا دو۔ فوراً"۔۔۔۔۔ بارگم نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیگر کی پشت کے اوپر گھومتے ہوئے چار آرے جھٹکے سے نیچے ہونے لگے۔ مار سیلانے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ اور دوسرے لمحے کمرہ جیگر کی کمر بٹاک چیخوں سے گونج اٹھا۔

ٹائیگر ایک پہاڑی چٹان کے پیچھے چھپا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مستطیل شکل کا ڈبہ تھا۔ جس کی سائٹ پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ اس کی نظریں اس بلب پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیپ دینے کے بعد وہ خود وہاں سے سیدھا ان پہاڑیوں کی طرف آگیا تھا۔ عمران نے اُسے انتہائی تفصیلی ہدایات دے رکھی تھیں اور عمران کی ہدایات کے مطابق ہی ٹائیگر خود جا کر جیگر سے ملا تھا۔ اور اُسے عجیب و غریب زبان میں ایک کاغذ دینے کے ساتھ ساتھ اُسے عمران کی طرف سے ایک کیسٹ بھی دیا تھا۔ عمران نے جیگر کے ساتھ ٹیلی فون پر تفصیلی بات کی تھی۔ اور اس کے بعد ہی ٹائیگر کو وہاں بھیجا تھا۔ اس ڈبے کے ذریعے اس نے جیگر اور بارگم کے آدمیوں کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت سن لی تھی۔ اور پھر اُسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ بارگم کے حکم پر جیگر کے ہاتھ پر باندھ کر

بھیجے گا۔ اور پھر وہ دہاں ایک ایسی مشین کا ہینڈل کھینچ کر اُسے آف کر دے گی۔ جس کا تعلق دوسرے خفیہ راستے سے تھا۔ اور جو براہ راست مین کنٹرول روم تک جاتا تھا۔ لیکن یہ راستہ کمپیوٹر کنٹرولڈ تھا۔ اس مشین کے آف ہوتے ہی اس راستے کا تعلق کمپیوٹر سے ختم ہو جاتا ہے گا۔ اور کمپیوٹر اسے چیک بھی نہ کر سکے گا۔ عمران نے جبکہ کو ریڈیو انٹرنٹ کے اندر پہنچانے کے لئے اُسے تفصیلی ہدایات دی تھیں کہ وہ کس طرح دہاں پہنچ کر بارگم سے رابطہ قائم کر لے گا اور اس سے معافی مانگے گا۔ اور غیر مشروط و فاداری کا اعلان کر لے گا اور پھر وہ اس کاغذ کا چکر چلا دے گا جو کوڈ میں ہے اور اس میں چار خفیہ راستوں کا ذکر ہے۔ عمران کو یقین تھا کہ بارگم لازماً جبکہ کو ریڈیو انٹرنٹ میں منگو لے گا۔ لیکن ظاہر ہے بارگم اب اس قدر احمق تو نہ تھا کہ وہ جبکہ کو جب تک اچھی طرح چیک نہ کر لے اُسے اندر آنے کی اجازت کیسے دے سکتا تھا۔ لیکن عمران نے جبکہ کی قمیض کی آستینوں میں لگانے کے لئے دو بٹن بھیجے تھے۔ جو ظاہر تو عام سے بٹن تھے اور جنہیں چیک نہ کیا جاسکتا تھا۔ لیکن ان دونوں بٹنوں میں انتہائی طاقتور بم چھپے ہوئے تھے۔ یہ اس لئے تھے تاکہ جبکہ جنگامی طور پر ان سے کام لے سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ جبکہ کی قمیض کی کمرے کے اندر دہاں کی طرف لگانے کے لئے ایک اور بٹن سی سی پی کے بھی لگا تھا۔ اس بٹن کے اندر انتہائی طاقتور لیڈر شاعروں پر مبنی ایک جدید قسم کا ٹائیگر ڈنر انسیمیٹر نصب تھا۔ یہ ٹرانسمیٹر ایسے سنگل دے سکتا تھا جنہیں کسی مشین کے ذریعے چیک نہ کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگانی گئی تھی کہ وہ ریڈیو انٹرنٹ

اُسے ریڈیو انٹرنٹ کے اندر لے جایا گیا تھا۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ڈبے کی بیرونی سطح پر ایک مایوس کی ڈبیا جتنی سکریں روشن ہو گئی تھیں۔ لیکن اس سکریں پر صرف آڑی تو بھی لکیریں ہی ہر طرف دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔ ان لکیروں کا رنگ تیز نیلا تھا۔ اور ٹائیگر خاموش بیٹھا اس سکریں پر دوڑتی ہوئیں ان لکیروں کو دیکھتا رہا۔ اس کے ہونٹ کھینچے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً دس یا زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ گزرے ہوں گے کہ ایک تخت سکریں پر ایک جھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی لکیروں کا رنگ ایک لمحے کے لئے تیز سرخ ہوا اور پھر سکریں تاریک ہو گئی۔ اب ڈبے پر صرف دہی چھوٹا سا بلب تیزی سے جل سجد رہا تھا۔ اور ٹائیگر کے لبوں پر مطمئن سی مسکراہٹ رہنا لگی۔ عمران نے اُسے بتادیا تھا کہ جیسے ہی ان لکیروں کا رنگ سرخ ہوا اور پھر سکریں تاریک ہو جائے وہ سمجھ جائے کہ ریڈیو انٹرنٹ کے مین کنٹرول روم تک پہنچنے کا ایک خفیہ راستہ کمپیوٹر سے کٹ گیا ہے۔ یہ ڈبہ دبے دبے وقت چونکہ عمران نے اُسے پوری تفصیل بتادی تھی تاکہ ٹائیگر سے کہیں غلطی نہ ہو جائے اس لئے ٹائیگر کو پوری صورت حال کا اچھی طرح علم تھا۔ عمران نے اُسے بتادیا تھا کہ ریڈیو انٹرنٹ کو انتہائی جدید کمپیوٹر کے ذریعے کنٹرولڈ کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے اندر کوئی غیر آدمی کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایک خفیہ راستہ ایسا تھا جس کے ذریعے مشین روم تک پہنچا جاسکتا تھا۔ لیکن مشین روم میں بھی کوئی مُرد داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے عمران نے یہ ترکیب سوچی تھی کہ وہ اس خفیہ راستے کے ذریعے مادام مارسیلا کو اس مشین روم تک

جب جیگر مین کنٹرول روم میں داخل ہو کر اندر سے وہ خفیہ راستہ کھول دیتا۔ اور وہ میزائل بھی اسی ڈبے کے اندر ہی بند تھا۔ لیکن انتظام کرتے کرتے ٹائیگر تھک گیا۔ لیکن وہ بلب مسلسل جلنے بجھنے چلا جا رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جیگر پر عمران نے جو بھروسہ کیا تھا وہ غلط ثابت ہوا ہے۔ جیگر پلاننگ کے مطابق ریڈ پوائنٹ میں تو داخل ہو گیا ہے لیکن وہ مین کنٹرول روم تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور ساری پلاننگ کا دار و مدار اسی بات پر تھا۔ سکریں پر موجود نیلی لائنوں کا سرخ ہو کر تاریک ہو جانے کا تو یہی مطلب تھا کہ مادام مارسیلا اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ہے اور وہ مشین روم میں داخل ہو کر وہ مشین آف کر چکی ہے۔ جس سے اس خفیہ راستے کا تعلق کمپیوٹر سے ملتا تھا لیکن اب دروازہ اندر سے بند تھا۔ جسے باہر سے نہ کھولا جاسکتا تھا اور اگر زبردستی کی جاتی تو اندر موجود لوگ فوراً چوکنہ ہو جاتے اور نتیجہ یہ کہ ساری پلاننگ ہی غلط ہو جاتی۔

ٹائیگر ہونٹ بھینچے خاموش پڑا ہوا تھا۔ اور پھر اس نے سوچنا شروع کر دیا کہ اب وہ یہاں پڑے رہنے کی بجائے خود آگے بڑھے یہ فیصلہ کر کے وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ یک لحظ تیزی سے اور نیچے دھک گیا۔ اس نے جلتے بجھتے بلب پر بھی اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔ کیونکہ اچانک پہاڑیاں تیز سیٹیوں کی آوازوں سے گونج اٹھیں تھیں۔ اور پھر پہاڑیوں کی چٹانوں نے مسلح افراد اگلے شروع کر دیئے تھے۔ یہ افراد اس سے ذرا آگے بھی موجود تھے۔ جن کا ابھی تک ٹائیگر کو ذرا برابر بھی علم نہ ہو سکا تھا۔ اور اب ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ وہ اگر چٹان کے پیچھے

کے اندر داخل ہو کر کسی طرح مین کنٹرول روم میں داخل ہو جائے۔ اور پھر اندر سے بند کئے گئے اس راستے کا دروازہ کھول دے جس سے ٹائیگر کو مین کنٹرول روم میں داخل ہونے کا موقع مل جائے۔ اور ٹائیگر نے مین کنٹرول روم میں داخل ہو کر اس جدید کمپیوٹر کو تباہ کرنا تھا۔ اور کمپیوٹر کنٹرول ختم ہوتے ہی ٹائیگر کو وہ جدید ترین میزائل بھی مین کنٹرول روم میں کسی جگہ فٹ کرنے کا موقع مل جاتا جسے باہر سے چارج کر کے پھاڑا جاسکتا تھا۔ اور اس طرح اس پورے ریڈ پوائنٹ کو مکمل طور پر تباہ کیا جاسکتا تھا۔ کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے ٹائیگر اس ہم کو مین کنٹرول روم کے اندر نہ لے جاسکتا تھا۔ اس کے لئے یہی طریقہ کار سوچا گیا تھا کہ ٹائیگر مین کنٹرول روم میں داخل ہونے سے پہلے وہ ہم باہر چھوڑ جاتا اور پھر مین کنٹرول روم میں پہنچ کر کمپیوٹر کو تباہ کرنے کے بعد وہ اس ہم کو باہر سے لاکر اندر فٹ کر دیتا۔ اس کے بعد وہ جیگر کو ساتھ لے کر باہر آ جاتا۔ اور پھر عمران کو مخصوص سگنل دے دیتا عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت اس خفیہ راستے کے باہر موجود رہنا تھا جس سے مارسیلا کو اندر داخل کر کے مشین روم تک پہنچانا تھا۔ اور عمران اس طاقتور میزائل کو چارج کر کے پورا ریڈ پوائنٹ اڑا دیتا۔ چونکہ عمران کے مطابق ریڈ پوائنٹ کی تباہی اس جدید ترین کمپیوٹر کنٹرول کی وجہ سے ناممکن تھی۔ اس لئے عمران نے اس قدر پیچیدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ لیکن اب ٹائیگر انتظام کرتے کرتے جیگر کی طرح تھک چکا تھا۔ خفیہ راستے سے مین کنٹرول کا تعلق ختم ہونے کا فی دیر ہو چکی تھی لیکن یہ جلتا بجھتا بلب سبب ہی نہ رہا تھا۔ اس بلب نے اس وقت آف ہونا تھا

نظر نہ آ رہے تھے اس لئے ٹائیگر نے اب مزید انتظار فضول سمجھا۔ اس نے اپنی پشت پر موجود سیاہ رنگ کے کپڑے کے تھیلے کو ہلکا کر اٹھایا۔ کیا۔ اور پھر اس کا منہ کھول کر اس نے اس کے اندر سے ایک چھوٹے منہ اور چھوٹی نال والی گن باہر نکال لی اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈبہ اسی طرح جلتے بجھتے بلب سمیت اس نے بیک کے اندر ڈالا اور اس کا منہ بند کر دیا۔ وہ آتے وقت عمران کے بتائے ہوئے اسلحے کے ساتھ ساتھ اپنی مرضی کا بھی کچھ اسلحہ لے آیا تھا اور یہ سارا اسلحہ اور یہ ڈبہ اور اسی طرح کی تمام جدید مشینری عمران کے کہنے پر جیگر نے انہیں سپلائی کی تھیں۔

چھوٹے منہ والی راکٹ گن ہاتھ میں لئے ٹائیگر تیزی سے چٹان کے پیچھے سے نکلا اور پھر تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ گوہر طرٹ گہری تاریکی چھانی ہوئی تھی۔ لیکن عمران نے نقشے کی مدد سے اُسے اس خفیہ راستے کے متعلق پوری طرح سمجھا دیا تھا۔ اس لئے ٹائیگر کو آگے بڑھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ ہو رہی تھی۔ بھڑکی دیر بعد وہ اس چٹان تک پہنچ گیا جس کی شکل بالکل گول تھی۔ بالکل اس طرح جیسے کسی چکی کا پارٹ ہوتا ہے۔ مین کنٹرول روم تک جانے والا خفیہ راستہ اس چٹان سے جاتا تھا۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے اس چٹان کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بالکل باریک سا سوراخ تھا۔ اس نے چونکہ ہاتھ پھیرتے وقت ذرا سا انگلیوں کو ٹیڑھا کر رکھا تھا۔ اس لئے اندھیرے میں اس کی انگلیوں نے اس سوراخ کو تلاش کر لیا تھا۔

سے نکل آتا تو لازماً ہٹ کر دیا جاتا۔ اس کے بچ نکلنے کا ایک فیصد سکوپ بھی نہ تھا۔ اور ان لوگوں کی یہاں موجودگی کی تو شاید عمران کو بھی توقع نہ تھی۔ چنانچہ اب ٹائیگر دل ہی دل میں جیگر کا شکریہ ادا کر رہا تھا جو مین کنٹرول روم میں نہ پہنچ سکا۔ اس طرح ڈبے پر بلب جلتا سمجھتا رہا۔ اور ٹائیگر کو وہیں دبکا پڑے رہنے کا موقع مل گیا۔ چٹانوں کے پیچھے سے نکلنے والے افراد کی تعداد تقریباً ساٹھ ستر کے قریب تھی جو سب نے کن کن چٹانوں کے گرد چھپے ہوئے تھے اور اب وہ سب چٹانیں پھلانگتے ہوئے مٹرک کی طرف جا رہے تھے۔

”اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی لمبی گولڈ ہو گئی ہے۔ ان کے یہاں چھپائے جانے کا مقصد تو یہی تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا جاسکے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی تو کنٹرول روم کے خفیہ تہ خانے میں چھپے ہوئے تھے۔ مادام مارسیلا بھی یقیناً اپنا کام کر کے واپس ان کے پاس پہنچ گئی ہوگی۔ پھر یہ ان لوگوں کو واپس کیوں بھیجا جا رہا ہے۔ یہ آرڈر تو اسی صورت میں دیئے جاسکتے تھے کہ جب مطلوبہ آدمی ہتھے چڑھ گئے ہوں۔ ٹائیگر وہیں دبکا ہوا سوچتا رہا اور اب اس کے خون میں ابال پیدا ہونے لگ گیا۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ عمران کی ساری پلاننگ ہی فیل ہو چکی ہے۔ اور نہ صرف جیگر بلکہ ہو سکتا ہے کسی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی بھی بارگم کے ہاتھ چڑھ گئے ہوں۔

اب چٹانوں کے پیچھے سے اچانک نمودار ہونے والے افراد کا فی دور جا چکے تھے اور گہرے اندھیرے میں اب ان کے سائے بھی

سوراخ میں صرف اس کی چھوٹی انگلی ہی جا سکتی تھی۔ اس نے انگلی اس
 سوراخ میں ڈالی۔ انگلی کا صرف تھوڑا سا حصہ سوراخ میں گیا۔ آگے
 سوراخ بند تھا۔ ٹائیگر نے انگلی کو دبا کر اُسے پہلے تین بار دائیں طرف
 اور پھر تین بار بائیں طرف گھما کر انگلی باہر نکال لی۔ اور انتظار کرنے لگا۔
 چند لمحوں بعد ایک لخت ہلکی سی گڑگڑاہٹ سی پیدا ہوئی۔ اور ایک
 گول سوراخ نمودار ہوا۔ یہ سوراخ اتنا بڑا تھا کہ ٹائیگر اس کے اندر لیٹ
 کر داخل ہو سکتا تھا۔ اور کہنیوں کے بل کر انگلے کرتا ہوا آگے بڑھ سکتا
 تھا۔ ٹائیگر نے اپنی پشت پر لدا ہوا قبیلہ ایشیہ حبشہ کیا اور پھر وہ لیٹ کر
 زرد داخل ہو گیا۔ راکٹ گن مسلسل اس کے ہاتھ میں تھی۔ اندر بھی گہرا
 نہ میرا تھا۔ لیکن ٹائیگر کی آنکھیں اب اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں۔
 وہ کر انگلے کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد
 وہ اس پائپ نما سرنگ سے نکل کر ایک چوڑی غاری میں پہنچ گیا۔ یہاں
 پہنچ کر وہ گھڑا ہو گیا۔ دائیں ہاتھ پر کھر درمی پٹانیں تھیں جب کہ ٹائیگر کو
 معلوم تھا کہ ان چٹانوں کے پیچھے ہی ریڈ پوائنٹ کا مین کنٹرول روم ہے
 مادام مارسیلا نے جو مشین آف کی تھی اس کی وجہ سے ٹائیگر یہاں
 تک پہنچ گیا تھا۔ ورنہ تو گول چٹان سے بھی راستہ نہ کھلتا۔ لیکن
 اب مسئلہ تھا اس میں کنٹرول روم کے راستہ کھولنے کا۔ ٹائیگر نے
 پھیلے میں سے وہ ڈبہ نکالا اس پر ابھی تک بلب جل بج رہا تھا۔ اس
 نے اُسے ایک طرف ایک بڑے سے پتھر کے پیچھے اس طرح
 چھپا دیا کہ عام حالات میں وہ نظر نہ آ سکتا تھا اور پھر وہ دو قدم پیچھے
 ہٹا۔ اس نے راکٹ گن کا میگزین چیک کیا۔ میگزین میں چار راکٹ

موجود تھے۔ اس نے گن کا رخ دائیں طرف والی کھر درمی چٹانوں کی طرف کیا۔
 اور پھر ہونٹ پھینچ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس نے
 فوراً ہی دوسری بار ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو انتہائی
 طاقتور راکٹ ان کھر درمی چٹانوں سے ٹکرائے اور خوف ناک دھماکے ہوئے
 اور روشنی کا جیسے سیلاب سا اس غاری میں اٹھ آیا۔ اس کے ساتھ ہی تیز سارن
 بجنے اور کئی آدمیوں کی چیخیں گونج اٹھیں۔ ایک لخت تیز روشنی کی وجہ سے
 ایک لمحے کے لئے تو ٹائیگر کی آنکھیں چندھیا گئیں، اُسے کچھ نظر نہ آیا۔
 لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر بائیں ہاتھ پر ہو گیا۔
 اور اس نے راکٹ گن کا رخ اندرونی ہال نما کمرے کی دائیں طرف کی
 دیوار کے ساتھ فٹ زمین سے چھت تک بہت بڑی اور سچیہ سی
 مشین کی طرف کیا۔ جس پر بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں چھوٹے
 بڑے بلب جل بج رہے تھے ان کے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا
 دیا۔ اس کے ہاتھ کو دوبارہ جھٹکے لگے اور ایک بار پھر انتہائی خوف ناک
 دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی دھماکوں کا ایک طویل اور نہ ختم
 ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس نے باہر سے مین کمپیوٹر پر
 راکٹ برساکر اُسے ختم کر دیا تھا۔ ورنہ اُسے معلوم تھا کہ وہ اندر جاتا
 کمپیوٹر اس پر لازماً کوئی وار کر دیتا۔
 مین کمپیوٹر کے پرچھے اڑ گئے تھے۔ اور یہ دھماکے جن کی آوازیں
 ب دور سے سنائی دے رہی تھیں یقیناً اس کمپیوٹر سے منسلک
 یمنوں کی تھیں جو پورے ریڈ پوائنٹ پر پھیلے ہوئے تھے۔
 ٹائیگر نے راکٹ گن ایک طرف پھینکی اور کوٹ کے اندر ریلیٹ

سے لگی ہوئی برین گن ایک جھٹکے سے کھینچی اور اچھل کر نہ صرف اندر داخل ہوا بلکہ اس نے قوس کی صورت میں مسلسل گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ اور انسانی چیخوں کے ساتھ ساتھ مشینری پھٹنے کے تیز دھماکوں سے وہ پورا بال گونج اٹھا۔ دہان موجود آٹھ افراد جو اس طرح کے اچانک دھماکوں کی وجہ سے جسموں کی صورت میں کھڑے تھے برین گن کی گولیوں کی زد میں آکر ختم ہو گئے۔

اسی لمحے گولیوں کی بوچھاڑ ٹائیگر کی طرف آئی مگر ٹائیگر نے لمبا جھپ لگایا اور ایک ادبھی میز کی آڑ لے لے کہ اس نے اس چھوٹے سے کیمپ کے دروازے پر فائر کھول دیا۔ جہاں سے ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے اس پر فائر کر رہا تھا۔ وہ آدمی چلتا ہوا گن سمیت اندر گرہا اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے میز کی آڑ سے نکلا اور بھاگتا ہوا اس شیشے کے کیمپ کے دروازے میں گھس گیا۔ یہ شاید اس میں کنٹرول روم کے کنٹرولر کا دفتر تھا۔ اس کے درمیان ایک لمبی مستطیل شکل کی ایک مشین موجود تھی۔ جس کے درمیان ایک سکرین روشن تھی۔ ایک آدمی فرش پر مرا پڑا تھا۔ ٹائیگر سکرین پر موجود منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ابھی وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر منظر کو دیکھ رہا تھا کہ ایک لخت اُسے کنٹرول روم کی ایک دیوار کی طرف کھٹکا سا سنائی دیا۔ اس نے جلدی سے اپنے آپ کو دروازے کی سائیڈ میں کر لیا۔

”ٹھوکتی — یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کس نے تباہی کی ہے“

ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹائیگر نے ہونٹ بھیج لئے۔ کیونکہ یہ آواز بارگم کی تھی۔ وہ اس آواز کو پہچانتا تھا۔ جیگر نے اس کا ٹیپ اُسے

سنوایا تھا۔ دوسرے لمحے بارگم اچھل کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اس کے سینے پر برین گن کی نال رکھ کر اُسے زور سے باہر کی طرف دھکیل دیا اور بارگم جو انتہائی پر جوش انداز میں اندر داخل ہو رہا تھا اچھل کر پشت کے بل باہر جا کر ٹائیگر اس کے پیچھے لپکا ہی تھا کہ ایک لخت بارگم کی دونوں ٹانگیں کسی آکٹوپس کی ٹانگوں کی طرح بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں اور ٹائیگر ہوا میں قوس کی صورت میں اڑتا ہوا پشت کے بل پیچھے موجود ایک میز پر گرہا اور پھر میز پر موجود مشین سمیت نیچے فرش پر جا کر برین گن اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر ایک طرف جا گری تھی۔ اچانک مشین کے اوپر گرنے کی وجہ سے اس کی ریڑھ کی ہڈی کو خاصی چوٹ آئی تھی۔ اور ایک لمحے کے لئے تو اس کا ذہن جیسے ماؤف سا ہو کر رہ گیا۔ جب کہ اس دوران بارگم اُسے اچھال کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے ٹائیگر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرنے والی برین گن کی طرف دوڑ لگا دی۔ ابھی وہ برین گن تک پہنچا بھی نہ تھا کہ ٹائیگر جیسے جوش میں آ گیا۔ اس نے تیزی سے اپنی ٹانگیں سکڑائیں۔ اور میز سمیت نیچے گرہی ہوئی مشین کی دوسری طرف جا کر اُسے اسی لمحے بارگم برین گن اٹھا کر تیزی سے مڑا اور ساتھ ہی اس نے فائر کھول دیا لیکن ٹائیگر ایک لمحے پہلے میز کے پیچھے پہنچ چکا تھا۔ اس لئے برین گن کی گولیوں نے میز اور اس پر موجود مشین کے پر خچے اڑا دیئے۔ لیکن ٹائیگر ان گولیوں سے محفوظ رہا۔ لیکن بارگم اُسی طرح جنونی انداز میں مسلسل گولیاں برسانے چلا جا رہا تھا۔ ٹائیگر نیچے گرتے ہی سانپ کی طرح رینگتا ہوا اس غار کی طرف بڑھتا گیا جہاں سے وہ اندر

کر دٹ بہ لےنے کی کوشش کی۔ لیکن بارگم نے نیچے گرتے ہوئے اس کے سینے پر اپنے سر کی زوردار ٹکڑ ماری اور ٹائیگر کو اپنا سانس سینے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں پھلجڑیاں سی چھوٹنے لگیں۔ اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ بارگم واقعی لڑائی پھڑائی کے فن میں نہ صرف طاق تھا بلکہ وہ انتہائی چست اور پھرتیلا بھی تھا۔ ٹائیگر کے جسم کے ڈھیلا پڑتے ہی وہ یک لخت ہوا میں اچھلا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے گھٹنے پوری قوت سے ٹائیگر کی ناف سے ذرا اوپر پڑے اور ٹائیگر کو ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ گیا ہو۔ مگر صرف ایک لمحے کے لئے اُسے یہ احساس ہوا دوسرے لمحے اس کا ذہن موت کی گہری تاریکیوں میں ڈوب گیا۔

داخل ہوا تھا۔ کیونکہ وہ دائیں ہاتھ پر اس کے بالکل قریب تھی۔ اور جس انداز میں بارگم گولیاں بوسا رہا تھا۔ اگر ٹائیگر اس طرف کو نہ کھسک جاتا تو مشین کے اڑنے والے پوز سے یقیناً اس کے جسم کا قیمہ بناتے چند ہی لمحوں میں ٹائیگر ریگتا ہوا اس غار میں پہنچ گیا اور وہاں پہنچتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور ٹوٹی ہوئی جگہ کی سائیڈ میں رک گیا۔ اس کی پشت پر موجود تھیل بھی اس کے جسم کی الٹ پلٹ کی وجہ سے کہیں گر چکا تھا اور اب ٹائیگر خالی ہاتھ کھڑا تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ بارگم گولیاں بوساتے ہوئے لازماً آگے بڑھے گا۔ اور وہی ہوا۔ اب گولیاں اس ٹوٹے ہوئے حصے کی سائیڈ پر پڑ رہی تھیں۔ اور پھر ایک لخت ٹھک کی آواز سنائی دی۔ اور فائونگ کی آواز بند ہو گئی۔ ٹھک کی آواز سننے ہی ٹائیگر یک لخت باہر نکلا اور کسی بھوکے عقاب کی طرح بارگم پر جاگرا جو خالی برین گن ہاتھ میں یکڑے ہونٹ بھینچے ادھر ادھر کسی اور ہتھیار کی تلاش کر رہا تھا۔ بارگم نے اُسے اچھل کر اپنے اوپر آتا دیکھ کر یک لخت برین گن آگے کر دی۔ اور اس کی نال اچھل کر آتے ہوئے ٹائیگر کے سینے سے ٹکرائی اور ٹائیگر کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے برین گن کی نال اس کا سینہ توڑ کر اندر گھس گئی ہو وہ الٹ کر نیچے گوارا اور بارگم نے پوری قوت سے اچھل کر اس کی کنیٹی پر لات مارنا چاہی۔ لیکن ٹائیگر باوجود سینے میں شدید تکلیف کے تیزی سے ایک طرف مہٹ گیا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے اس کی گھومتی ہوئی لات کو پکڑ کر جھٹکا دیا تو بارگم بھی چنچا ہوا اس کے اوپر آگرا۔ ٹائیگر نے تیزی سے

اس طرح کھڑا کر دیا جیسے جیگر کسی سرکس میں کوئی دلچسپ تماشا دکھا رہا تھا۔

”سوری مسٹر جیگر۔ آپ کو معمولی سی تکلیف ضرور پہنچی لیکن آپ نے خواہ مخواہ گھبرا کر چنچیں مارنی شروع کر دیں۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جیگر تیرت سے اپنے آپ کو یوں دیکھنے لگا جیسے اُسے اپنے لباس اور جسم کو صحیح سلامت دیکھ کر یقین نہ آ رہا ہو۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ کیسے ممکن ہے۔ ٹھوکتی۔ اس پرنس پر تھڑی دن فائر کر دو۔“ — اچانک بارگم کی مٹی طرح چنچتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”یس باس۔“ — دوسری طرف سے ٹھوکتی کی پھنچی پھنچی آواز سنائی دی۔ لیکن ابھی اس نے آخری لفظ پوری طرح ادا نہ کیا تھا کہ ایک لخت خون ناک دھماکے اور انسانی چیخوں کی آواز کمرے میں گونج اٹھیں۔ یوں لگتا تھا کہ جس جگہ ٹھوکتی موجود تھا وہاں کسی فوج نے حملہ کر دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک لخت تاریکی دونوں کمروں میں چھا گئی۔

”یہ کیا ہو رہا ہے۔ احمق۔ اتو کے پیٹھے۔ ٹھوکتی۔“ — بارگم کی چیختی ہوئی آواز دور جاتی سنائی دی۔

اُسی لمحے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی دونوں کمرے دوبارہ روشن ہو گئے۔ لیکن اب روشنی میں ہلکی ہلکی تھڑ تھڑاہٹ موجود تھی۔ بارگم جس کمرے میں بیٹھا تھا وہ اس کے دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔

جیسے ہی جیگر کی پشت پر موجود گھومتے ہوئے آرے ایک جھٹکے سے نیچے ہوئے۔ عمران کا ہاتھ بلند ہوا اور کمرہ جیگر کی کہ بناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہاتھ سے ایک چھوٹا سا کیپسول نما راکٹ بجلی کی سی تیزی سے بلند ہو کر اس سرخ شعاع سے ٹکرا گیا تھا۔ جس میں جیگر پھنسا ہوا تھا۔ اور اس کیپسول کے سرخ شعاعوں سے ٹکراتے ہی جیگر کے جسم کے گرد ایک لخت خون ناک آگ بھڑک اٹھی۔ اور جیگر کے حلق سے نکلنے والی کہ بناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اُسی لمحے وہ خوف ناک آرے گھومتے ہوئے اس آگ سے ٹکرائے۔ ایک خون ناک دھماکہ ہوا اور آرے نہ صرف چھت میں غائب ہو گئے بلکہ وہ آگ بھی بجھ گئی اور شعاعیں بھی غائب ہو گئیں۔ اور جیگر کا پھر کتا ہوا جسم تیزی سے نیچے گرا۔ اس کے حلق سے ابھی تک چنچیں نکلی ہی تھیں لیکن عمران نے اُسے دونوں ہاتھوں میں سنبھال کر ایک طرف

لمحے مشین گنوں سے مسلح دو افراد ایک لخت مخالف سمت سے
منو دار ہوئے تھے کہ عمران اور جوزف دونوں بھوکے عقابوں کی طرح
اس پر ٹوٹ پڑے۔ ایک آدمی کی چیخ راہداری میں گونج اٹھی جوزف
نے ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ ڈالی تھی جب کہ دوسرا آدمی عمران
کے بازوؤں میں پھنسا بڑی طرح پھرک رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں
سے مشین گن نکل کر فرش پر گر گئی تھی جسے مارسیلا نے جھپٹ کر
اٹھالیا تھا۔ جب کہ جوزف نے اپنے واسے آدمی کی مشین گن
اٹھالی تھی۔

”بولو یہاں سے مین کنٹرول روم کو راستہ کہاں سے جاتا
ہے۔ جلد ہی بولو۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے اس آدمی کی
گردن پر رکھے ہوئے اپنے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ عمران
کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی کہ مارسیلا کے جسم میں بے اختیار
سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

”باتیں باتیں سیرھیاں اتر رہی ہیں ان کے اختتام پر لفٹ والا کمرہ
ہے۔ اس کے اندر سوچے بوجھ کے نیچے سرخ ٹین دبانے سے
لفٹ نیچے جا کر رکتی ہے وہاں سے راہداری مین کنٹرول روم کے
دروازے پر پہنچتی ہے۔“ اس آدمی نے بھنیے بھنیے لہجے
میں کہا۔ اور عمران نے بازو کو زوردار جھٹکا دیا۔ اور کھٹاک کی آواز
کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا پھرکتا ہوا
جسم ایک لخت ڈھیل پڑ گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ عمران
نے اسے ایک طوفان اٹھال دیا۔ اور پھر تیزی سے اس لفٹ کی طرف

اور اب وہ کمرہ خالی تھا۔

”اوہ۔۔۔ کمپیوٹر تباہ ہو گیا۔ یہ روشنی اب متبادل آٹومیٹک
جنریٹر کی ہے۔ جلد ہی نکلویہاں سے۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا
اور تیزی سے اس کمرے کے اس دروازے کی طرف بڑھا۔
تو دروازہ لوہے کا تھا اور باہر سے بند تھا۔
”دروازہ تو بند ہے۔۔۔ مارسیلا نے احمقوں کی طرح
چیختے ہوئے کہا۔

”جوانا۔۔۔ تمہاری موجودگی میں یہ دروازہ کیسے بند رہ سکتا
ہے۔۔۔ عمران نے تیزی سے ایک طرف جھپٹے ہوئے
چیخ کر کہا۔

”یس ماسٹر۔۔۔ جوانا نے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ جنگلی
بھینے کی طرح دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اس سے پوری
قوت سے دروازے پر اپنے کانڈھے سے ٹکرا رہی۔ دروازہ بلا ضرور
لیکن ٹوٹا نہیں۔ جوانا پیچھے ہٹا اور اس نے دوڑ کر دوسری ٹکرا رہی۔
اور پھر تیسری ٹکرا لگتے ہی مضبوط دروازہ اکھڑ کر باہر راہداری میں جا
گرا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے کمرے سے
باہر نکلے۔ جیگر بھی ان کے ہمراہ تھا۔ باہر نکلتے ہی عمران تیزی سے
واپس طرف کو دوڑا۔ لیکن ابھی وہ مڑتی ہوئی راہداری کے قریب پہنچا
تھا کہ ایک لخت دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اسے سایڈ سے
اپنی طرف آتی دکھائی دیں اور عمران نے صرف خود دیوار سے جھپٹ گیا
بلکہ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا کرانے کا اشارہ کیا دوسرے

کا دستہ پوری قوت سے ٹائیگر کے سر پر مارنا چاہتا تھا۔ بارگم کی اس دردناک سہ کی طرف پشت تھی۔ یہ سارا منظر صرف پلک جھپکنے میں نظر آگیا۔ عمران خالی ہاتھ تھا اور فاصلہ اتنا تھا کہ وہ اچھل کر بھی ان کے قریب نہ پہنچ سکتا تھا اور جب تک وہ اپنے کسی ساتھی سے مشین گن لیتا ٹائیگر کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی ہوتی۔

"خبردار" — عمران نے ایک لخت چمختے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ پورا نہ ہوا تھا کہ مشین گن کی تیز ریٹ ریٹ گونج اٹھی۔ بارگم کی سر سے بلند ہوئی برین گن ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر دور جا گئی۔ یہ فائرنگ جوزف کی طرف سے ہوئی تھی جو عمران سے دو قدم پیچھے کھڑا تھا۔

"گٹہ جوزف۔ تم نے بروقت فیصلہ کیا ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اندر داخل ہو گیا۔

بارگم ہاتھ سے برین گن نکلتے ہی تیزی سے گھوما۔ اور پھر سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

بارگم کو دیکھ کر مارسیلا اور عمران کے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے تھے۔

"مارسیلا — اسی طرح ابھری ہوئی اینٹ تلاش کر کے یہ دردناک بندہ کر دو" — عمران نے مڑے بغیر کہا۔

"تم — تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ مضبوط دروازہ تو باہر سے بند تھا اور اندر سے کسی طرح نہ کھل سکتا تھا" — بارگم نے

دوڑ پڑا جس کی نشاندہی اس آدمی نے کی تھی۔ لفٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ابھی وہ لفٹ تک پہنچے ہی تھے کہ ارد گرد کی راہداریوں سے انہیں دوڑتے ہوئے قدموں اور آدمیوں کے چمکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی ر کے بغیر تیزی سے اس لفٹ نما کمرے میں داخل ہوئے اور عمران نے دروازہ بند کر کے سوئچ بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا۔ اور کمرہ تیزی سے نیچے اتارنے لگا۔ چند لمحوں بعد کمرے کی حرکت رکی اور دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی۔ جب کہ دوسری طرف فولاد کا انتہائی مضبوط دروازہ تھا۔ ان کے باہر آتے ہی لفٹ خود بخود اوپر کو اٹھ گئی تھی۔

"تم یہاں خیال رکھنا کہیں لفٹ واپس آئے اور مسلح آدمی اس کے ذریعے یہاں نہ پہنچ جائیں۔ میں دروازہ کھولتا ہوں"

عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بالکل سچاٹ تھا۔ اس میں معمولی سا بخند بھی نہ تھا۔ عمران نے سائیکل کی دیواروں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک ابھری ہوئی اینٹ پر پڑ گئیں۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس اینٹ کو دبایا تو فولادی دروازہ بغیر کوئی آواز نکالے دوسری طرف کی دیوار میں غائب ہو گیا۔ سامنے میں کنٹرول روم تھا۔ جہاں مکمل تباہی کے آثار موجود تھے۔ اور کچھ فاصلے پر ٹائیگر فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا اور بارگم برین گن کو مال سے پکڑ کر سر سے بلند کئے ہوئے تھا۔ وہ شاید برین گن

ہکلاتے ہوئے کہا۔

”ہمارے پاس دروازے کھولنے والے ایک نہیں دو جن

موجود ہیں۔ ہمارے باڈمی گارڈ مسٹر جونا اور مسٹر جوزف“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا

کہ بارگم نے ایک لخت اس پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن دوسرے لمحے

وہ بڑی طرح چیخا ہوا شیشے کے کیبن کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران

نے اس کے پھٹتے ہوئے جسم کو ہلکی سی تھپکی دی تھی۔

”یہ میرا مجرم ہے پرنس۔ پلیز اسے میرے حوالے کر دیجئے“

ایچانک مارسیلا کی منت بھری آواز سنائی دی۔

”اوسکے۔۔۔ آپ اسے سزا دے سکتی ہیں ویسے بھی اس

کے لئے یہ مناسب سزا ہے۔ کہ اسے ایک عورت کے ہاتھوں

شکست ہو۔۔۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارسیلا نے ہاتھ میں کڑھی ہوئی مشین گن پاس کھڑے

جیکر کی طرف اچھال دی۔ اور شیشے کے کیبن سے ٹکرا کر اٹھتے ہوئے

بارگم کے سامنے اس طرح جا کھڑی ہوئی جیسے پہلوان رنگ میں ایک

دوسرے کے مقابلے میں آتے ہیں۔

”تم۔۔۔ چڑیا کی بچی۔ تم بارگم کے مقابل آؤ گی۔۔۔“ بارگم

نے منہ کے کونے سے بہنے والے خون کی لکیر اپنے بازو سے

صاف کرتے ہوئے انتہائی ستحیر آمیز لہجے میں کہا۔ اس کی

آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

”تم آج تک مارسیلا کو صرف جارجی کی عورت ہی سمجھتے رہے ہو

بارگم۔ اور تم نے مجھ پر اچانک حملہ کر کے قابو پا لیا تھا۔ آج میں تمہیں

بتاؤں گی کہ مارسیلا دراصل کون ہے۔۔۔“ مارسیلا نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ادہ۔ تمہاری یہ جرات۔ کہ تم جیسی گھٹیا عورت بارگم پر غارتے“

بارگم نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے جیسے سچی ہنسی

ہے اس طرح بارگم کا جسم حرکت میں آیا لیکن دوسرا لمحہ عمران جیسے

آدھی کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب بارگم اس طرح فضا

میں اٹھتا چلا گیا جیسے کوئی راکٹ آسمان کی بلندیوں کی طرف اٹھتا

ہے۔ مارسیلا نے واقعی انتہائی مہارت سے قلابازی کھائی تھی۔

اور اس کا اوپر والا جسم نیچے اور نیچے والا جسم قوس کی صورت میں

اوپر کو اٹھتا تھا اور یہ عین وہی لمحہ تھا جب بارگم کا جسم رکتا ہوا مارسیلا

کے جسم کے اوپر پہنچا تھا۔ مارسیلا کی ٹانگیں قوس کی صورت میں

اوپر کو اٹھیں اور ساتھ ہی اس کے دونوں پیرا کھے رہنے کی بجائے

ذرا سے کھل گئے۔ نتیجہ یہ کہ ایک پیر کی ضرب بارگم کے سینے

پر اور دوسری اس کی ناف پر پڑی۔ اور بارگم راکٹ کی طرح سیدھا

چھت کی طرف اٹھتا گیا۔ بارگم کی اوپر اٹھنے کی رفتار اس قدر تیز تھی۔

کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔ اور اس کا سر ایک زوردار دھمکے

سے ٹھوس چھت سے ٹکرایا۔ مارسیلا بجلی کی سی تیزی سے قلابازی

کھا کر اٹھی۔ اور ایک طرف مہٹ گئی۔ اور بارگم بڑی طرح چیخا ہوا اپنی

نیچے گرنے لگا۔ نیچے گرتے ہوئے اس کا جسم پینتالیس کے زاویے

پر آگیا تھا۔ کہ ایک لخت مارسیلا ایک بار پھر اچھلی۔ اور اس نے

ہائی جب کے انداز میں اچھلی کہ جوڈو کا انتہائی ماہر نہ انداز میں استعمال کیا اور بارگم کی پسلیوں پر اس کی ہتھیلی اس قدر قوت سے اور صحیح زاویے پر پڑی کہ بارگم کا جسم ایک بار پھر بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح کنٹرول روم کی دائیں طرف کی دیوار سے ایک خوف ناک دھماکے سے جا ٹکرایا اور اس بار بارگم کے حلق سے ایسی چیخ نکلی کہ جیسے اس کی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ رہی ہو۔ وہ نیچے گم کہ پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔

مارسیلا ایک بار پھر اس کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ عمران نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

”بس مس مارسیلا۔ وہ بے ہوش ہونے والا ہے۔ ویسے ہمیں آپ کی مہارت پسند آتی ہے۔ ویل ڈن“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مارسیلا کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل گئے۔ بارگم واقعی چند لمحے تڑپ کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

”جوزف۔ اسے اٹھا کر درمیان میں رکھو اور اس کے ہاتھ پیرکسی تلاش کر کے باندھ دو۔ اور جوانا۔ تم ٹائیگر کو ہوش میں لاؤ۔ اس نے خاصا آرام کر لیا ہے۔“ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جوزف اور جوانا تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھ گئے۔

”مادام مارسیلا۔ آپ واقعی مارشل آرٹ میں انتہائی مہارت رکھتی ہیں۔ میں نے آج تک صرف آپ کی تعریف سنی تھی لیکن آج میں نے اس کا مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔“ — جبکہ

نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں آگے بڑھ کر کہا۔

”شکریہ مسٹر جیگر۔“ — مارسیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”مسٹر جیگر۔ آپ کو میں نے کہا تھا کہ آپ خفیہ راستوں کا چکر چلا کر بارگم سمیت اس کے کنٹرول روم میں پہنچا اور آپ کے یہاں پہنچنے پر ہی ساری پلاننگ کا دار و مدار تھا لیکن آپ میری توقع پر پورے نہیں اترے۔“ — عمران نے جبکہ سے مخاطب ہو کر سرد اور خشک لہجے میں کہا۔

”میں سخت شرمندہ ہوں پرنس۔ میں نے آپ کے احکامات کے مطابق بارگم کو چکر دے لیا تھا۔ لیکن عین اسی لمحے ٹیری مادام مارسیلا اور آپ کی گرفتاری کی اطلاع دینے اندر گھس آیا۔ اور پھر بھی میں نے کوشش کی کہ بارگم کے ساتھ میں کنٹرول روم میں پہنچ جاؤں۔ لیکن بارگم نے انکار کر دیا۔ ایک تو بارگم خوف ناک لڑاکا ہے۔ اس لئے میں اس پر ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا۔ دوسرا ٹیری مسلح تھا۔ تیسرا باسکپیوٹر کنٹرول تھا۔ پھر ٹیری نے اچانک دوستانہ انداز میں مجھے کہی پر دھکیل کر سبجانے کیا کیا کہ ایک فولادی چادر فرش سے نکل کر میری کمری کے اوپر سے ہوتی ہوئی دوسری طرف فرش میں غائب ہو گئی اور میں اس طرح بند ہو گیا جیسے کسی آدمی کو نوہے کے صندوق میں بند کر دیا جائے۔ میں نے آپ کے دینے ہوئے بیٹن کی مدد سے اس چادر کو تباہ کر دیا اور پھر میں نے ایک آدمی سے کمپیوٹر باکس بھی حاصل کر لیا اور اس کا کوڈ نمبر ادراپا بھی معلوم کر لیا اور پھر میں ایک ایسے کمرے میں پہنچ گیا جہاں سے

مشین سے آرہی تھی جو اس کیبن میں موجود تھی۔

”ہیلو ہیلو۔۔۔ چیف باس۔ میں جیکب بول رہا ہوں۔ کمپیوٹر بند ہو گیا ہے۔ مشینیں بھی بند ہو گئی ہیں۔ وہ آدمی جو بلیک روم میں بند تھے وہ بھی غائب ہو چکے ہیں۔ بلیک روم کا دروازہ ٹوٹا ہوا پایا گیا ہے اور نمبر تھری ون اور تھری تھری راہداری میں مردہ پڑے پائے گئے ہیں ان کی گردنیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور ان کی مشین گنیں غائب ہیں۔ ہم نے ان آدمیوں کو پورے ریڈ پوائنٹ میں تلاش کیا ہے۔ لیکن وہ کہیں نظر نہیں آتے۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے باس۔“ بولنے والے نے کمپل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”جیکب۔ اچھا ہوا تم نے خود ہی کال کر لیا۔ میں ابھی تم سے رابطہ کرنے والا تھا۔ دشمن ایک خفیہ راستے سے نکل کر جا رہے تھے کہ میں نے انہیں ختم کر دیا ہے۔ لیکن انہوں نے مین کنٹرول روم کی بہت سی مشینیں تباہ کر دی ہے۔ اس لئے فی الحال ریڈ پوائنٹ بند کیا جا رہا ہے۔ تم یہاں موجود سب افراد کو لے کر شہر چلے جاؤ۔ میں ایک دو روز میں تمہیں مزید احکامات دے دوں گا۔“ عمران نے بارگم کی آواز اور اس کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے باس۔ ریڈ پوائنٹ خالی کر دیا جائے۔“ جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اؤ کے پٹھے۔ جو میں نے حکم دیا ہے اس کی فوری تعمیل کرو۔“

مجھے اس آپریٹر تک رابطہ قائم کرنے کا موقع مل گیا جو کمرہ نمبر آٹھ کو کنٹرول کمرہ رہا تھا۔ میں نے اُسے کنٹرول میں کر کے وہ سلنڈر ہٹوائے لیکن پھر بارگم فرار ہو گیا۔ اور اچانک ہی مجھ پر چھت سے ایسی شعلیں گریں کہ میں بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے اس کمرے میں پہنچا دیا گیا جہاں آپ کو بے ہوشی کے عالم میں پہنچایا گیا تھا۔۔۔ جیکب نے شرمندہ سے لہجے میں اپنے ساتھ گزری ہوئی پوری تفصیل بتادی۔

”اوہ اچھا۔ تو یہ حالات تھے۔ بہر حال آپ کے اچانک سلنڈر ہٹانے سے بارگم کو فرار ہونے کا موقع مل گیا۔ ورنہ میں نے اُسے وہیں کمرہ نمبر آٹھ میں ہی قابو کر لیا تھا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ آپ کا واقعی قصور نہیں ہے۔ حالات بھی اس طرح بدل گئے کہ آپ بے بس ہو گئے۔۔۔ عمران نے اس کے کاندھے پر ہتھکی دیتے ہوئے کہا۔ اور جیکب نے سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے ٹائیگر نے کہا ہے ہوتے آنکھیں کھول دیں۔ جب کہ جوزف اس دوران ایک رسی تلاش کر کے بے ہوش بارگم کے ہاتھ اور پیر باندھ چکا تھا۔

ٹائیگر نے جب ہوش میں آتے ہی اپنے سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھڑے دیکھا تو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کہتا اچانک شیشے کے کیبن سے ایک آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش رہنے کے لئے کہا اور تیزی سے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ آواز اسی

مطلب مست پوچھا کہ وہ مجھ سے فوراً تعمیل کرو۔ — عمران نے بالکل بارگم کی طرح ہی چہیتے ہوئے کہا۔ اور اس نے جان بوجھ کر بارگم جیسے گھٹیا الفاظ استعمال کئے تھے تاکہ جبکہ اس کے ساتھیوں کو پوری طرح یقین ہو جائے کہ ایسے احکامات دینے والا بارگم ہی ہے۔

”یس۔ یس۔ یس۔“ دوسری طرف سے عمران کی توقع کے عین مطابق بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین خاموش ہو گئی اور عمران سر ملاتا ہوا باہر آ گیا۔ ٹائیگر اب پوری طرح ہوش میں آچکا تھا۔ عمران کے پوچھنے پر اس نے یہاں پہنچنے اور پھر بارگم کے ساتھ ہونے والی لڑائی کی پوری تفصیل بتادی۔

”وہ ڈبہ کہاں ہے۔ اُسے لے آؤ۔ ہم ابھی تک یہی سوچ رہے تھے کہ یہاں موجود انسانوں کو کیسے نکالا جائے۔ اب یہ مسئلہ خود بخود حل ہو گیا ہے۔“ عمران نے پرنس کے لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر سر ملاتا ہوا ٹوٹے ہوئے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو وہی ڈبہ اس کے ہاتھوں میں تھا جو وہ بیرونی کمرے میں چھپا کر رکھ آیا تھا۔ اس کا جلتا بجھتا بلب اب آف ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے وہ ڈبہ لیا اور پھر اس کی ایک سائڈ پر موجود ذرا سے ابھار کو انگوٹھے کی مدد سے دبایا تو وہ بلب یک لخت سرخ رنگ میں جل اٹھا اور اب ڈبے میں سے ہلکی ہلکی سائیں سائیں کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران نے وہ ڈبہ شیشے

کے کیمپ میں موجود مشین کے سامنے رکھ دیا۔
”بارگم کو اٹھاؤ اور اس نخیہ راستے سے باہر نکلو۔“ عمران نے ٹھکانہ لہجے میں کہا۔
اور جوزف نے آگے بڑھ کر بندھے ہوئے بے ہوش بارگم کو اٹھا کر کاندھے پر لا دیا۔ اور پھر ٹائیگر کی پیروی میں وہ مین کنٹرول روم سے نکل کر بیرونی کمرے میں آئے۔ آگے گول اور تنگ سبز رنگ تھی ٹائیگر لیٹ کر اس میں داخل ہونے لگا۔ تو عمران بول اٹھا۔
”رک جاؤ۔“ کیا سانپ کی طرح بل میں گھسے جا رہے ہو۔“ عمران نے کہا۔
”پرنس۔“ یہاں سے ایسے ہی گونرنا ہوگا۔“ ٹائیگر نے مڑ کر کہا۔
”اس طرح گونرنا پرنس کی توہین ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ جیگر کی طرف مڑ گیا۔
”ہم نے دیکھا ہے کہ تمہاری دوسری آستین کا بٹن محفوظ ہے۔“ عمران نے جیگر سے کہا۔
”اوہ۔ یس پرنس۔ اس کے استعمال کی نوبت ہی نہیں آتی۔“ جیگر نے جلدی سے کہا۔
”اب آگئی ہے۔ اسے توڑو۔ اور ادھر بائیں طرف کی دیوار پر دو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور جیگر نے جلدی سے دوسری آستین پر موجود بٹن توڑا اور اس پوری قوت سے اس کمرے کی بائیں طرف کی دیوار پر دے مارا۔

زوردار دھماکہ ہوا اور اس دیوار کے پرچے اڑ گئے۔ اور دوسری طرف تاروں بھرا آسمان نظر آنے لگا۔ ایک کھلا راستہ بن گیا تھا۔

”اب چلو۔۔۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور شاہانہ انداز میں چلتا ہوا اس ٹوٹے ہوئے راستے سے دوسری طرف نکل گیا۔ وہ اونچی نیچی چٹانوں کے درمیان تھا۔ ایک چٹان کا کافی بڑا حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔ اور اس کے پتھر نیچے بکھرے ہوئے تھے۔ یہ وہی چٹان تھی جس کی دوسری طرف کمرہ بنا ہوا تھا۔ اور جس پر جگر نے وہ بیٹن مارا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس راستے سے نکل کر باہر آ گئے۔ پھر ان اونچی نیچی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے وہ کافی دور پہنچ گئے۔ تو عمران رک گیا۔

”اب اس بارگم کو ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ ریڈ پوائنٹ کی تباہی کا نظارہ جاگتی آنکھوں سے کر سکے۔“ عمران نے جوزف سے کہا۔

اور جوزف نے جلدی سے کاندھے پر ہلے ہوئے بارگم کو نیچے لٹایا اور پھر اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔

”آپ اس پورے ریڈ پوائنٹ کو تباہ کر دیں گے۔“ ماریسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کو شاید اس پر اعتراض ہے۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”اوہ۔۔۔ نوپنس۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں نے اب جراثیم اور منشیات سے توبہ کر لی ہے۔ میں تو اس لئے کبہ رہی

تھی۔ کہ اگر اس پوائنٹ کو صاف کر کے کسی اور کام میں لایا جاتا تو۔۔۔۔۔“

ماریسیلا نے جلدی سے جواب دیا۔

”نہیں ماریسیلا۔ یہ ایسا اڑہ ہے جو پوری انسانیت کے لئے تباہی کا موجب ہے۔ اس کی مکمل تباہی ضروری ہے۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور ماریسیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بارگم جوزف کے کئی زوردار تھپڑ کھانے کے بعد کمر بستہ ہوئے ہوش میں آ گیا۔

”اسے اٹھا کر چٹان کے اوپر بٹھا دو جوزف۔ تاکہ یہ اپنے ریڈ پوائنٹ کی تباہی کا نظارہ اچھی طرح کر سکے۔“ عمران نے جوزف سے کہا۔ اور جوزف نے اس طرح اُسے دونوں ہاتھوں سے کمر کو سائیڈ پر موجود قدرے اونچی چٹان پر بٹھا دو۔ جیسے بارگم چھوٹا سا بچہ ہو۔

”مم۔۔۔ مم۔۔۔ مت تباہ کر دو۔ پلینز پلس۔ حصہ لے لو۔ سارا لے لو۔ سارا کارخانہ لے لو۔ مگر تباہ مت کر دو۔ اس پر بہت محنت کی گئی ہے۔ ہم نے منشیات سے کما فی ہوئی تمام رقم اسے بنانے پر لگا دی تھی۔ کروڑوں روپے۔ کئی ساؤنڈان اسے بنانے میں ہلاک ہوئے۔ پلینز۔“ بارگم نے بڑی طرح چیخا شروع کر دیا۔

”ہم سارا کارخانہ یہاں سے شفٹ کر رہے ہیں مسٹر بارگم۔ یہ یہاں سے اٹھ کر سیدھا کسی راکٹ کی طرح پرواز کرنا ہوا ریاست ڈھمپ میں پہنچ جائے گا۔ تم فکر نہ کرو۔“ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر اپنے بوٹ کے کسے کھولنے شروع کر دیئے۔ ماریسیلا اور جگر حیرت سے اُسے ایسا کرتے دیکھنے لگے۔

عمران نے دونوں بوٹوں کے تسمے کھولے۔ اور پھر اس نے دونوں تسموں کو ایک سائیڈ سے ایک دوسرے سے گانٹھ دے دی۔ اب وہ ایک ہی تسمہ بن چکا تھا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں پنس۔" مارسیلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اندھیرے کے باوجود انہیں عمران کی حرکات صاف نظر آ رہی تھیں۔ چٹان پر بندھا بیٹھا بارگم بھی حیرت سے عمران کو تسمے باندھتے دیکھ رہا تھا۔

"یہ انسانیت کے دشمنوں کا گلہ کاٹنے والا تسمہ ہے مس مارسیلا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تسمے کے دوسرے دوسروں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اس نے ان کے دونوں سروں کو آپس میں ملا دیا۔ ان سروں کے ملنے ہی ناربخی رنگ کا شعلہ سا چمکا اور غائب ہو گیا۔ عمران نے ایک جھٹکے سے تسمے علیحدہ کر لئے۔ چند لمحے خاموشی رہی اور اس کے بعد تیز گڑگڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی چٹانیں اس طرح ہلنے لگیں جیسے خوف ناک زلزلہ آگیا ہو۔ بارگم چیختا ہوا منہ کے بل ادبھی چٹان سے نیچے گرا۔ وہ چونکہ بندھا ہوا تھا۔ اس لئے چٹان کے حرکت میں آتے ہی وہ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا۔ لیکن عمران نے سچلی کی سی تیزی سے اُسے دونوں ہاتھوں میں سنبھال کر سیدھا کھڑا کر دیا۔

تیز گڑگڑاہٹ اور زلزلے جیسے آثار کے دو سیکنڈ بعد اس قدر خوف ناک دھماکہ ہوا کہ مارسیلا اور جیکر دونوں اچھل کر اپنی پشت پر موجود چٹانوں سے ٹکراتے اور نیچے گر گئے۔ لیکن بارگم کو چونکہ عمران

نے دونوں ہاتھوں سے جکڑ رکھا تھا۔ اس لئے وہ نیچے نہ گر سکا۔ اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے آتش فشاں کے لادے کی طرح ناربخی رنگ کے شعلوں کو آسمان کی طرف بلند ہوتے دیکھتا رہا۔ چٹانیں پتھر۔ شعلے اور بجانے کیا کیا واقعی کسی خوف ناک آتش فشاں کے اچانک پھٹنے والے لادے کی طرح آسمان کی طرف بلند ہوتے جا رہے تھے۔ اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر وہ بارش کی طرح نیچے گر گئے۔ لگے جب کہ آگ کے تیز شعلے مسلسل نیچے سے اوپر جا رہے تھے۔ ریڈ پوائنٹ واقعی خوف ناک انداز میں مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ کاش میں تم لوگوں کو سلنڈروں میں بند کر کے پوچھ گچھ کے چکر میں نہ پڑتا۔ کاش۔" بارگم نے سر جھٹکتے ہوئے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے تو جو پوچھ گچھ کرنی تھی سو کر لی تھی۔ ابھی تو ہم نے مادام مارسیلا کے محل پہنچ کر تم سے تمہاری ریڈ فلم اور ڈیٹا چانس کی تفصیلات پوچھنی ہیں۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ ہم تمہیں کسی سلنڈر میں بند نہیں کریں گے۔ بلکہ تمہاری روح جو سبجانے کتنے سالوں سے تمہارے اس جسم میں بند ہے۔ اُسے صرف آہستہ آہستہ باہر نکالیں گے۔ اور اس کے لئے ہمیں صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ ہم اپنے ہاڈی کارڈوں کو حکم دیں گے۔ اور سارے ہاڈی کارڈ روحیں باہر نکالنے میں پوری ریاست ڈھمپ کے سب سے بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ مارسیلا اور جیکر دونوں بے اختیار تھرتھرا پڑے۔

ہونٹ بھیچے اس کے قریب ہی بیٹھی تھی۔
 "مس ماریسیلا۔ وہ ہمارے لطفے سننے والے پروگرام تو رہ
 ہی گیا۔" عمران نے اچانک ماریسیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔
 اور ماریسیلا پھسکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئی۔

نغمہ شہ

گئے۔
 "مم۔۔۔ مم۔۔۔ میں بتا دوں گا۔ اب میں سب کچھ بتا دوں گا۔
 اب میں کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ اب چھپانے کے لئے کیا رہ گیا ہے۔
 بس میری درخواست ہے کہ مجھے معاف کر دیا جائے۔ مجھے زندہ چھوڑ
 دیا جائے۔" بارگم نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "تم چھپانے کی کوشش کر کے دیکھ لینا مسٹر بارگم۔ پھر ہمارے
 باڈی گارڈوں کی مہارت بھی دیکھنا۔ جوزف۔ اسے اٹھاؤ۔ ابھی ہم
 نے جیب تک پہنچنے میں کافی فاصلہ طے کرنا ہے۔ اور اس خوفناک
 دھماکے اور تباہی کی وجہ سے یقیناً پولیس یہاں پہنچ جائے گی۔ اور
 ہم نہیں چاہتے کہ پولیس ہمارے باڈی گارڈوں کی پوچھ گچھ میں
 مداخلت کرے۔" عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔
 اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

جوزف نے جھپٹ کر بارگم کو اٹھا کر دوبارہ کاندھے پر لا دیا۔
 اور تیزی سے عمران اور دوسرے ساتھیوں کے پیچھے چلنے لگا۔
 ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ دور سے پولیس
 گاڑیوں کے سائرنوں کی مدھم آوازیں ان کے کانوں میں پڑنے
 لگیں اور عمران کے قدم اور بھی تیز ہو گئے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس پر اس نے کھنڈر تک پہنچ گئے۔
 جہاں ابھی تک وہ جیب موجود تھی جس پر سوار ہو کر عمران یہاں پہنچا تھا۔
 اب چونکہ افراد کی تعداد بڑھ گئی تھی۔ اس لئے سب زبردستی ہی
 جیب میں لد گئے۔ اور عمران نے جیب آگے بڑھا دی۔ ماریسیلا